جنت کے احوال اور جنت میں لے جانے والے اعمال پر مشتمل مدنی گلدستہ

(تخریج شدہ)

بہشت کی کُنجیاں

مؤلف

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ الاعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

اس کتاب میں آپ ملاحظہ فرمائینگے:

جنت میں خدا کا دیدار ص 29	بغیر عمل کے فقط نیت پر ثواب ص 41
اذان کے دنیاوی فوائد ص 63	شہادت ملنے کا آسان طریقہ ص 131
اذکار ماثورہ ص 157	تکلیفوں کے بدلے جنت ص 236

MC 1286

جنت کے احوال اور جنت میں لے جانے والے اعمال پر مشتمل مدنی گلدستہ

بہشت کی کنجیاں

مؤلف

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفی الاعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبۂ تخریج)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب : بہشت کی کنجیاں

مؤلف : شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفی الاعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

پیش کش : شعبۂ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

طباعتِ اول شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ، 20 اگست 2008ء

طباعتِ ۱۴۳۲ھ، 2011 تعداد: 6000

طباعتِ ۱۴۳۳ھ، 2012 تعداد: 4000

ناشر :مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلّہ سوداگران باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- ……**کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون:021-32203311
- ……**لاھور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون:042-37311679
- ……**سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون:041-2632625
- ……**کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور فون:058274-37212
- ……**حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون:022-2620122
- ……**ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون:061-4511192
- ……**اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون:044-2550767
- ……**راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون:051-5553765
- ……**خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون:068-5571686
- ……**نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB فون:0244-4362145
- ……**سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون:071-5619195
- ……**گوجرانوالہ** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون:055-4225653
- ……**پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

''جنت کے لئے کمر بستہ ہوجایئے'' کے بائیس حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''22 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم: ''اچھی نیّت بندے کو جنّت میں داخل کر دیتی ہے۔''

(الجامع الصغیر، ص۵۵۷،الحدیث ۹۳۲۶، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

دومَدَنی پھول: ﴿1﴾ بِغیر اچھّی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿2﴾ جتنی اچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حَمد و {2} صلوٰۃ اور {3} تعوُّذ و {4} تَسمِیہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا) {5} **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا {6} حتَّی الامکان اِس کا باوُضُو اور {7} قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا {8} قرآنی آیات اور {9} اَحادیثِ مبارکہ کی زِیارت کروں گا {10} جہاں جہاں ''**اللہ**'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {11} جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا {12} (اپنے ذاتی نسخے پر) ''یادداشت'' والے صَفْحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا {13} (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضَّرورت (یعنی ضرورتاً) خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا {14} کتاب مکمّل پڑھنے کے لیے بہ نیّت حُصولِ علمِ دین روزانہ کم از کم چار صفحات پڑھ کر علمِ دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا {15} دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا

{16 }اس حدیثِ پاک " تَھَادَوْا تَحَابُّوْا " ایک دوسرے کوتحفہ دوآپس میں محبت بڑھے گی" (مؤطا امام مالك ، ج۲،ص ٤٠٧، رقم: ١٧٣١ ،دارالمعرفة بيروت) پرعمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق تعداد میں) یہ کتابیں خرید کر دوسروں کوتحفۃً دوں گا {17 }جن کو دوں گا حتَّی الامکان انہیں یہ ہَدَف بھی دوں گا کہ آپ اِتنے (مَثَلاً 26) دن کے اندر اندر مکمّل پڑھ لیجیے {18 }اس کتاب کے مطالَعے کا ساری اُمّت کوایصالِ ثواب کروں گا {19 }جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیتِ کریمہ:" فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ o"

ترجمۂ کنزالایمان:"تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔" (پ ١٤، النحل:٤٣) پر عمل کرتے ہوئے عُلَماء سے رُجوع کروں گا {20 }جس مسئلے میں دشواری ہوگی اس کو بار بار پڑھوں گا {21 }ہر سال ایک بار یہ کتاب پوری پڑھا کروں گا {22 }کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔(ناشِرین ومصنّف وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اچھی اچھی **نیّتوں** سے متعلق رَہنمائی کیلئے، **امیرِ اہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کا سنّتوں بھرا بیان **"نیّت کا پھل"** اور نیتوں سے متعلق آپ کے مُرتّب کردہ **کارڈ** اور **پمفلٹ** **مكتبة المدينه** کی کسی بھی شاخ سے ھدیّۃً حاصِل فرمائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینة العلمیة

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ
مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس'' **المدینة العلمیة** ''بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کتب
(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''**المدینة العلمیة**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیٔ

سنّت ، ماحیٔ بِدعت ، عالمِ شرِیعت ، پیرِ طریقت ، باعثِ خَیر و بَرَکت ، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوسعَ سَہۡل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔

تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی ، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینة العلمیة**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت ، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بہشت یعنی جنت انتہائی حسین و بہت ہی شاندار مقام ہے، اس میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو داخل فرمائے گا جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے۔ چنانچہ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد ربانی ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ (پ ۵، النسآء: ۱۲۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کچھ دیر جاتی ہے کہ ہم انہیں باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں۔

ایک اور مقام پر اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے والوں کو جنت کی بشارت دی گئی چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (پ ۴، النسآء: ۱۳)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جنکے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی۔

جنت میں اللہ عزوجل نے تمام قسم کی روحانی وجسمانی لذتوں کے وہ تمام سامان مہیا فرمائے ہیں جو کسی بڑے سے بڑے دانش ور کے گمان وتصور میں بھی نہیں آسکتے جو کوئی مثال ان نعمتوں کی تعریف میں دی جائے وہ محض تقریب فہم (سمجھانے کے لیے)

ہے ورنہ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شے کو جنت کی کسی چیز کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں۔ظاہر ہے کہ جن نعمتوں کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا نہ کسی آدمی کے دل پر بے دیکھے ان کا خطرہ گزرا تو وہ تمثیل وتشبیہ سے اپنی پوری حقیقت کے ساتھ کیونکر نگاہوں میں سما سکتی اور ذہنوں میں جگہ پا سکتی ہے اس لیے انسان کو جنت کی نعمتوں کا پورا اندازہ اپنے حواس سے ہو ہی نہیں سکتا۔غفور رحیم کی مرحمتوں، مہربانیوں، بخششوں، عنایتوں اور نعمتوں کا کچھ تذکرہ آیاتِ قرآنی کی روشنی میں درج ذیل ہے:

{۱}جنتی جنت میں ہمیشہ رہیں گے انہیں کبھی موت نہ آئے گی {۲}ایک ایک جنتی کے لیے چار چار باغ ہوں گے {۳}اوران باغوں میں شراب طہور، کبھی خراب نہ ہونے والے دودھ، صاف کیے ہوئے شہد اور ٹھنڈے خوش گوار پانی کی نہریں ہیں {۴}ان میں کھجور، انار، انگور اور ہر قسم کے میوے ہیں {۵}ان باغوں میں خیمے استادہ ہیں اوران میں بالا خانوں کے اوپر بالا خانے بنے ہیں {۶}ان باغوں میں پردہ نشین، بڑی بڑی آنکھوں والی، ایک عمر والی حوریں ہیں جو اپنے شوہروں پر پیاری، انہیں پیار دلاتی ہیں، عادت کی نیک، صورت کی حسین ہوں گی حسن ولطافت میں یاقوت ومرجان کی مثل ہوں گی، ان کے حسن کی چمک دمک چھپے ہوئے موتیوں کی آب وتاب کی طرح ہوگی، ان کوان کے شوہروں سے پہلے نہ کسی آدمی نے ہاتھ لگایا ہوگا نہ کسی جن نے {۷}ان میں جنتیوں کی خدمت کے لیے، نہایت خوبصورت، کمسن، لڑکے ہوں گے جو کبھی جنتیوں کی خدمت سے نہ تھکیں گے اور نہ کبھی ان کی خوبصورتی وکمسنی میں فرق آئے گا {۸}وہ غلمان جنتیوں کے گرد کوزے، آفتابے، جام، اور چاندی سونے کے برتن لیے پھریں گے {۹}ان میں پسند کے مطابق میوے، مرضی کے موافق پرندوں کے گوشت ہوں گے

{۱۰}ان کے سائے جنتیوں پر جھکنے والے ہوں گے کہ جنتی جس طرف جائے گا جنت کے درخت کا سایہ اسی طرف جھک جایا کرے گا {۱۱}ان کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے کہ جب جنتی کوئی میوہ کھانا چاہے گا اس کی شاخ اس کے منہ تک جھک کر نیچی ہو جایا کرے گی {۱۲}ان باغوں میں نہ دھوپ کی حدت ہوگی نہ سردی کی شدت {۱۳}جنتیوں کو قناویز اور کریب (ریشم کے دو قسموں) کے کپڑے اور سونے چاندی کے کنگن اور موتیوں کے زیور پہنائے جائیں گے {۱۴}اونچے اونچے جڑاو تختوں پر ایسے ریشمی نرم بچھونوں پر، جن کا استر قناویز کا ہوگا اور خوبصورت منقش چاندنیوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔

اسی طرح مالک جنت، قاسم نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات عالیہ کی روشنی میں جنت کا کچھ تذکرہ ملاحظہ فرمایئے

{۱}جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں میں وہ مسافت ہے جو زمین وآسمان کے درمیان ہے {۲}جنت میں قسم قسم کے جواہر کے محل ہیں ایسے صاف شفاف کہ اندر کا حصہ باہر سے اور باہر کا اندر سے دکھائی دے {۳}جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہیں، زمین زعفران کی، کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت {۴}جنت میں ایک ایک موتی کا خیمہ ہوگا جس کی بلندی ساٹھ میل ہوگی {۵}جنت کی نہریں جو ہر ایک جنتی کے مکان میں جاری ہیں ان کا ایک کنارہ موتی کا دوسرا یاقوت کا ہے اور نہروں کی زمین خالص مشک کی {۶}وہاں نجاست گندگی بول وبراز وغیرہ بلکہ بدن کا میل اصلاً نہ ہوگا ایک خوشبودار فرحت بخش ڈکار آئے گی خوشبودار فرحت بخش پسینہ نکلے گا اور سب کھانا ہضم ہو جائے گا اور ڈکار اور پسینے سے مشک کی خوشبو نکلے گی {۷}ہر وقت زبان سے تسبیح وتکبیر بالقصد اور بلا قصد مثل سانس کے جاری

ہوگی {۸} ہر شخص کے سرہانے کم ازکم دس ہزار خادم کھڑے ہونگے قسم قسم کی نعمتوں کے ساتھ {۹} ہرنوالے میں ستر مزے ہوں گے اور ہر مزہ دوسرے سے ممتاز {۱۰} ادنیٰ جنتی کے لیے اَسی ہزار خادم اور بہتر بیبیاں ہوں گی اوران کوایسے تاج ملیں گے کہ ان میں کا ادنیٰ موتی مشرق ومغرب کو روشن کردے {۱۱} جنت میں نیند نہیں کہ نیند ایک قسم کی موت ہے اور جنت میں موت نہیں {۱۲} جب کوئی جنتی جنت میں جائے گا تو اس کے سرہانے اور پائنتی دو حوریں نہایت اچھی آواز سے گائیں گی مگران کا گانا یہ شیطانی مزامیر نہیں بلکہ اللہ عزوجل کی حمد و پاکی ہوگا وہ ایسی خوش گلو ہوں گی کہ مخلوق نے ویسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی اور یہ بھی گائیں گی کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی نہ مریں گی ہم چین والیاں ہیں کبھی تکلیف میں نہ پڑیں گی ہم راضی ہیں ناراض نہ ہوں گی مبارک باد اس کے لیے جو ہمارا اور ہم اس کے لیے ہوں {۱۳} سب سے کم درجہ کا جو جنتی ہے اس کے باغات، بیبیاں، نعمتیں اور خدام ہزار برس کی مسافت تک ہوں گے۔ سب سے اعظم واعلیٰ نعمت جو مسلمانوں کو نصیب ہوگی وہ اللہ عزوجل کا دیدار ہے کہ اس کے برابر کوئی نعمت نہیں جسے ایک بار دیدار میسر ہوگا ہمیشہ ہمیشہ اس کے ذوق میں مستغرق رہے گا کبھی نہ بھولے گا۔

جنت کی ایسی ایسی دائمی نعمتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے، جس میں رب عزوجل کا دیدار شامل ہے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ جنت کے لیے کمر بستہ ہوجائے اور سنن ابن ماجہ کی ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ہے کوئی جو جنت کو پانے کے لیے کمر بستہ ہو" (سنن ابن ماجه، الحديث: ٤٣٣٢، ج ٤، ص ٥٣٥) لہٰذا اللہ عزوجل کی رحمت سے امید رکھتے ہوئے ایسے اعمال میں مشغول ہوجایئے جن پر عمل کرنے والوں کے لیے جنت کی بشارت ہے اور احادیث مبارکہ میں

ان اعمال کا تذکرہ موجود ہے جن پر جنت کی خوشخبری ہے، ان احادیثِ جنت نشان میں سے ساٹھ اعمال کو حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اپنی کتاب ''بہشت کی کنجیاں'' میں ذکر فرمایا ہے جنت کی تیاری کے لیے یہ کتاب مشعل راہ ثابت ہوگی۔[1] ''دعوت اسلامی'' کی مجلس''المدینۃ العلمیۃ'' اس مدنی گلدستے کو دور جدید کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے، جس میں مدنی علما کرام دام فیوضھم نے درج ذیل کام کرنے کی کوشش کی ہے

۞ کتاب کی نئی کمپوزنگ، جس میں رموزِ اوقاف کا بھی خیال رکھنے کی کوشش کی گئی ہے ۞احتیاط کے ساتھ مکرر پروف ریڈنگ تا کہ اغلاط کا امکان کم ہو ۞ دیگر نسخوں سے تقابل اور حوالہ جات کی حتی المقدور تخریج ۞ عربی عبارات اور آیاتِ قرآنیہ کے متن کی تطبیق وتصحیح ۞ اور آخر میں ماخذ ومراجع کی فہرست مصنفین ومؤلفین کے ناموں، ان کے سن وفات اور مطابع کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔

اس کتاب کو حتی المقدور احسن انداز میں پیش کرنے میں علمائے کرام نے جو محنت وکوشش کی اللہ عزوجل اسے قبول فرمائے، انہیں بہترین جزادے اوران کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی مجلس''المدینۃ العلمیۃ'' اور دیگر مجالس کو دن گیارھویں رات بارھویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

شعبۂ تخریج مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

---

[1] ......اس سلسلے میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران کے بیان کا رسالہ ''جنت کی تیاری'' کا مطالعہ بھی نہایت معاون ثابت ہوگا، مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب فرمائیں۔

تعارف مصنف

حضرت الحاج مولانا عبدالمصطفیٰ الاعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو اپنے آبائی وطن گھوسی ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔

شجرہ نسب یہ ہے

محمد عبدالمصطفیٰ بن شیخ حافظ عبدالرحیم بن شیخ حاجی عبدالوہاب بن شیخ چمن بن شیخ نور محمد بن شیخ مٹھو بابا رحمہم اللہ تعالیٰ۔

آپ کے والد گرامی حضرت حافظ عبدالرحیم صاحب حافظ قرآن، اردو خواں، واقف مسائل دینیہ، متقی، پرہیز گار تھے۔ گاؤں کے مشہور بزرگ حافظ عبدالستار صاحب سے شرف تلمذ حاصل تھا جو حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بڑے بھائی حضرت شاہ سید اشرف حسین صاحب قبلہ کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے چند سال ہوئے انتقال فرما گئے۔

تعلیم

علامہ اعظمی صاحب قرآن مجید اور اردو کی ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کر کے مدرسہ اسلامیہ گھوسی میں داخل ہوئے اور اردو فارسی کی مزید تعلیم پائی۔ چند ماہ مدرسہ ناصر العلوم گھوسی میں بھی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد مدرسہ معروفیہ معروف پورہ میں میزان سے شرح جامی تک پڑھا۔ پھر ۱۳۵۱ھ میں مدرسہ محمدیہ حنفیہ امروہہ ضلع مراد آباد (یوپی) کا رخ کیا اور وہاں شیخ العلماء حضرت مولانا شاہ اویس حسن عرف غلام جیلانی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (شیخ الحدیث دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف متوفی ۱۳۹۷ھ)

اور حضرت مولانا حکمت اللہ صاحب قبلہ امروہی اور حضرت مولانا سید محمد خلیل صاحب چشتی کاظمی امروہی کی خدمت میں ایک سال رہ کر اکتساب فیض کیا۔

اس کے بعد ۱۳۵۲ھ میں حضرت صدر الشریعہ مولانا حکیم محمد امجد علی صاحب اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ہمراہ بریلی شریف تشریف لے گئے اور مدرسہ منظر اسلام محلّہ سوداگران بریلی میں داخل ہوکر تعلیمی سلسلہ شروع فرمایا۔ ملا حسن، میبذی وغیرہ چند کتابیں حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب چشتی گورداسپوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے پڑھیں باقی کتابیں حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے پڑھیں۔

اس دوران حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ حامد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (خلف اکبر سرکار اعلٰی حضرت امام احمد رضا قدس سرہ) کی خدمت میں حاضری دی اور شرفیاب ہوئے۔ موصوف آپ پر بڑا کرم فرمایا کرتے تھے۔ اعلٰی حضرت قدس سرہ کے برادر خورد حضرت مولانا محمد رضا خان صاحب عرف ننھے میاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے فرائض کی مشق کی اور حضور مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفٰی رضا خان نوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (زیب سجادہ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف، خلف اصغر حضور اعلٰی حضرت قدس سرہ) کے دار الافتاء میں بھی حاضری دی۔

بریلی شریف میں دوران طالب علمی آپ کی اقتصادی حالت اچھی نہیں تھی۔ مسجد کی امامت اور ٹیوشن سے اخراجات پورے کرتے تھے۔ جب حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بریلی سے رخصت ہوکر مدرسہ حافظیہ سعیدیہ دادوں ضلع علی گڑھ میں مسند تدریس پر جلوہ فرما ہوئے تو مولانا اعظمی صاحب بھی بریلی شریف نہ رہ سکے اور ۱۰ شوال ۱۳۵۵ھ کو علی گڑھ حضرت صدر الشریعہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مدرسہ حافظیہ سعیدیہ میں داخلہ لیا اور امتحانات میں اچھی پوزیشن سے

کامیاب ہوکر انعامات بھی حاصل کئے۔

علی گڑھ کے دورانِ قیام حضرت مولانا سید سلیمان اشرف بہاری پروفیسر دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (خلیفہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ) کی خدمت میں بھی حاضری دیتے اور علمی اکتساب فرماتے رہے۔

۱۳۵۶ھ میں مدرسہ حافظیہ سعیدیہ دادوں سے سند فراغ حاصل کیا۔ حضرت مولانا سید شاہ مصباح الحسن صاحب چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سر پر دستار فضیلت باندھی۔

بیعت

۱۷ صفر المظفر ۱۳۵۳ھ میں حضرت قاضی ابن عباس صاحب عباسی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پہلے عرس میں حضرت الحاج حافظ شاہ ابرار حسن خان صاحب نقشبندی شاہ جہانپوری (جو قاضی صاحب موصوف کے پیر بھائی تھے) سے مرید ہوئے۔

۲ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ کو حضرت شاہ ابرار حسن صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوگیا تو اس کے بعد آپ کے خلیفۂ برحق الحاج قاضی محبوب احمد صاحب عباسی نقشبندی سے بھی اکتساب فیض کیا۔

چونکہ شروع ہی سے موصوف کا رجحان سلسلۂ نقشبندیہ کی طرف زیادہ تھا اسی لیے اس سلسلے میں مرید ہوئے مگر دیگر سلاسل کے بزرگوں سے بھی اکتساب فیض و برکات کا سلسلہ جاری رکھا۔

۲۵ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ میں عرس رضوی کے مبارک و مسعود موقع پر حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان صاحب (م ۱۳۶۲ھ) نے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کی

خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا۔

سلسلۂ تدریس

فارغ التحصیل ہونے کے بعد سب سے پہلے مدرسہ اسحاقیہ جودھ پور (راجھستان) میں مدرس ہوئے۔درس نظامی کا افتتاح فرمایااور مدرسہ ترقی کی راہ پر چل نکلا تھا کہ اچانک جودھ پور میں ہندو مسلم فساد ہونے کی وجہ سے بہت سے بیرونی علماء کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گرفتار کیا گیا اور بعد میں اشتعال انگیز تقریر کرنے کا الزام لگا کر حکومت نے شہر بدر کر دیا جس سے مدرسہ کو بھی نقصان ہوا اور مولانا موصوف کو بھی وہاں سے آنا پڑا۔

ستمبر ۱۹۳۹ء میں حضرت قاضی محبوب احمد صاحب کی دعوت پر امروہہ تشریف لے گئے اور وہاں مدرسہ محمدیہ حنفیہ میں تدریسی خدمات انجام دیں جس کا سلسلہ تین سال تک رہا۔اس وقت وہاں پر مولانا سید محمد خلیل صاحب کاظمی امروہی صدر مدرس تھے اس دوران بھی موصوف سے استفادہ کیا۔اس کے بعد ۱۹۴۲ء میں دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور میں تدریسی خدمات کا آغاز فرمایااور گیارہ سال تک یہاں بھی درس دیتے رہے اور اس کی تعمیر وترقی میں بھر پور حصہ لیا۔

۱۹۵۲ء میں آپ کا احمد آباد گجرات بسلسلۂ تقریر دورہ ہوا۔متعدد تقاریر کے سبب لوگ گرویدہ ہوئے اور جب وہاں پر ایک دارالعلوم کا قیام عمل میں آیا تو احمد آباد کے عمائد اہل سنت نے باصرار مبارک پور سے بلوا کر دارالعلوم شاہ عالم میں مدرس رکھا۔ اس سلسلے میں حضرت مولانا ابراہیم رضا خاں صاحب نبیرۂ اعلیٰ حضرت اور حضور مفتی

اعظم ہند مدظلہ الاقدس نے بھی دارالعلوم کے قیام اور ترقی میں بھرپور حصہ لیا۔

مولانا نے اس دارالعلوم کی ترقی اور بقا میں بھرپور اور جان توڑ کر کوشش کی اور اس کو عروج تک پہنچا کر دم لیا۔

بعض ناگفتہ بہ حالات اور ارکان میں سے بعض کے درپے آزار ہونے کی وجہ سے استعفا دے کر ۱۷ شعبان ۱۳۷۸ھ کو وہاں سے وطن آ گئے۔ اس کے بعد حج بیت اللہ کو روانہ ہوئے۔ واپسی پر دارالعلوم صمدیہ بھیونڈی (مہاراشٹر) کی طلبی پر مارچ ۱۹۶۰ء کو طلبہ کی ایک جماعت کے ساتھ مدرسہ مذکور میں تشریف لے گئے اور چار برس تک جم کر وہاں تدریسی خدمات کو انجام دیا اور مدرسہ مذکور کی تعمیر میں بھی بھرپور کوشش فرمائی، جس کے طفیل ایک شاندار عمارت آج بھی موجود وشاہد ہے۔

مگر جب وہاں کے بھی بعض حضرات سے تعلقات معمول پر نہ رہے تو خاطر برداشتہ ہو کر ۱۹۶۴ء میں مستعفی ہو گئے۔ اس کے بعد فوراً دارالعلوم مسکینیہ دھوراجی گجرات سے طلبی آ گئی اور مولانا حکیم علی محمد صاحب اشرفی کے اور دوسرے لوگوں کے اصرار پر وہاں مع جمعیۃ طلبہ تشریف لے گئے مگر وہاں بھی زیادہ دنوں قیام نہ کر سکے اور بالآخر دارالعلوم منظر حق ٹانڈہ فیض آباد (یوپی) میں بعہدہ صدر المدرسین وشیخ الحدیث تشریف لے گئے جہاں تقریباً دس سال سے علوم ومعارف کے گوہر لٹا رہے ہیں۔ خدا نے تفہیم کی خوب خوب صلاحیت بخشی ہے۔ تمام متداول کتابوں پر یکساں قدرت رکھتے ہیں اور پوری مہارت سے درس دیتے ہیں اور طلبہ خوب مانوس ہوتے ہیں۔ تدریس کی اس طویل مدت میں طلبہ کی ایک تعداد تیار ہو گئی اور آج ملک وبیرون ملک آپ کے تلامذہ تدریس وتقریر اور مناظرہ وتصنیف کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

افتاء

تدریس کے ساتھ ساتھ فتوی نویسی کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔تحریر کردہ فتووں کی نقلیں کم محفوظ ہیں پھر بھی چھ سو سے زیادہ فتاوے منقول ہیں جو کبھی شائع کیے جاسکتے ہیں۔

وعظ

مولیٰ تعالیٰ نے وعظ ونصیحت کی بھی خوب صلاحیت بخشی ہے۔ملک کے گوشے گوشے میں آپ کے مواعظ حسنہ کی دھوم مچی ہوئی ہے اور بہت سے مواعظ تو مطبوعہ بھی ہیں جن سے عوام ہمیشہ فائدہ حاصل کرتے رہیں گے۔

ذوقِ سخن

زمانہ طالب علمی ہی سے شعروشاعری کا ذوق ہے۔نعت شریف،قومی نظمیں اورغزل میں بھی طبع آزمائی فرمائی ہے۔کوئی مجموعۂ کلام مطبوعہ نہیں ہے۔

تصنیف وتالیف

تدریس،افتاء،وعظ وغیرہ کے ساتھ آپ نے تصنیف وتالیف کا بھی بہت اچھا اورخوب ذوق پایا ہے۔اوراس کی طرف خاصی توجہ مبذول فرمائی ہے۔مختلف موضوعات پرآپ کی مطبوعہ اردو تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:

﴿۱﴾ موسم رحمت (سب سے پہلی تصنیف جومتبرک راتوں اور مبارک ایام کے فضائل پر مشتمل ہے)

﴿۲﴾ معمولات الابرار بمعانی الآثار (تصوف کے بیان میں)

﴿۳﴾ اولیاء رجال الحدیث (اولیائے محدثین کی سوانح)

﴿۴﴾مشائخ نقشبندیہ (نقشبندی بزرگوں کا سلسلہ وار تذکرہ)

﴿۵﴾روحانی حکایات (دو حصے)

﴿۶﴾ایمانی تقریریں ﴿۷﴾نورانی تقریریں

﴿۸﴾حقانی تقریریں ﴿۹﴾عرفانی تقریریں

﴿۱۰﴾قرآنی تقریریں ﴿۱۱﴾سیرۃ المصطفیٰ

﴿۱۲﴾نوادر الحدیث (چالیس حدیثوں کی عمدہ اور مفید شرح)

﴿۱۳﴾ کرامات صحابہ ﴿۱۴﴾جنتی زیور

﴿۱۵﴾قیامت کب آئے گی۔

کتاب ''سیرۃ المصطفیٰ'' سیرت کے موضوع پر قلمبند فرمائی گئی ہے جو تقریباً آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہے اور خوب ہے۔اس کے علاوہ تمام کتابیں متعدد بار طبع ہو کر اہل ذوق کے لیے تسکین کا سامان بن چکی ہیں اور خاص بات یہ ہے کہ اس وقت بھی آپ کی تمام کتابیں بآسانی مل جاتی ہیں۔کوئی بھی کتاب نایاب اور مشکل الحصول نہیں، خود ہی اپنے اہتمام سے طبع کراتے اور شائع فرماتے ہیں۔کتابت وطباعت کا معیار بھی عام کتابوں سے بہتر ہے جو کہ مقبولیت کی ایک خاص وجہ ہے۔آپ کی تقریر وتصنیف میں مفید لطائف کی خاصی آمیزش ہوتی ہے جو عوامی دلچسپی کا باعث ہے۔

حج وزیارت

۱۳۷۸ھ مطابق ۱۹۵۹ء میں حج کعبہ وزیارت مدینہ طیبہ کا عزم کیا اور شاد کام ہوئے اور پوری صحت وتوانائی کے ساتھ تمام ارکان کی ادائیگی سے سرفراز ہوئے۔

جدہ میں آپ کے برادر طریقت الحاج عبدالحمید کے مکان پر محفل وعظ کا انعقاد ہوا جس میں آپ نے نہایت ہی رقت انگیز تقریر فرمائی۔اس محفل میں قائد اہلسنت مولانا الحاج شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (خلف الصدق حضرت مولانا عبدالعلیم میرٹھی قدس سرہ) نے بھی شرکت فرمائی تھی۔

دونوں مقامات متبرکہ میں کثیر علماء ومشائخ سے ملاقات فرمائی اور بہتوں نے آپ کو اپنے سلاسلِ طریقت، دلائل الخیرات،حزب البحر اور اوراد و وظائف نیز حدیث کی سندیں واجازتیں مرحمت فرمائیں۔حضرت شیخ مفتی محمد سعداللہ المکی نے باوجود ضعف پیری کے آپ کو خود لکھ کر سندیں عطا کیں اور دیگر تبرکات وآثار سے بھی نوازا مولانا الشیخ السید علوی عباس المکی مفتی المالکیہ ومدرس الحدیث بالحرم شریف سے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

حج کو جاتے وقت مولانا موصوف نے حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے شیخ مذکور کے نام ایک تعارفی خط لکھوالیا تھا جس سے توجہات عالیہ کو منعطف کرانے میں مدد ملی۔شیخ کی بارگاہ میں پہنچ کر جب آپ نے خط پیش کیا اور شیخ اس جملہ پر پہنچے هذا تلميذ تلميذ الشيخ مولانا احمد رضا خان الهندی ۔ تو فرمایا:عبدالمصطفیٰ آپ ہی ہیں؟ آپ نے عرض کیا:ہاں میں ہی ہوں!پھر تو بڑی ہی گرم جوشی سے معانقہ فرمایا اور دعائیں دیں اور کچھ دیر تک سرکار مرشدی حضور مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ کا ذکر کرتے رہے اور سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تذکرہ فرمایا پھر اپنے گھر بلایا۔

جب آپ انکے گھر پہنچے تو وہ آپ کے ساتھ بہت ہی توجہ اور مہربانی سے پیش آئے اور اپنی تمام تصانیف کی ایک ایک جلد عنایت فرما کر صحاح ستہ کی سند حدیث عطا فرمائی۔

مولانا الشیخ محمد بن العربی الجزائری کے نام بھی سرکار مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خط لے کر حاضر ہوئے تو آپ کی مسرت کی انتہا نہ رہی، بڑے تپاک سے ملے اور صحیح بخاری شریف اور موطا کی سند حدیث عطا فرمائی اور حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تذکرہ جمیل ان الفاظ میں فرمایا:

''ہندوستان کا جب کوئی عالم ہم سے ملتا ہے تو ہم اس سے مولانا شیخ احمد رضا خاں ہندی کے بارے میں سوال کرتے ہیں اگر اس نے تعریف کی تو ہم سمجھ لیتے ہیں کہ یہ سنی ہے اور اگر اس نے مذمت کی تو ہم کو یقین ہوجاتا ہے کہ یہ شخص گمراہ اور بدعتی ہے ہمارے نزدیک یہی کسوٹی ہے۔''

مولانا الشیخ ضیاء الدین مہاجر مدنی خلیفہ اعلیٰ حضرت سے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا اور آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ آپ ہی نے دیگر حضرات سے بھی ملاقات کرائی جن میں شیخ الدلائل حضرت سید یوسف بن محمد المدنی بھی ہیں۔

ان متعدد شیوخ کی اسناد کی نقلیں حضرت علامہ اعظمی صاحب نے اپنی کتاب ''معمولات الابرار'' میں نقل فرمائی ہیں جو کئی صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں۔(1)

محمد عبد المبین نعمانی مصباحی

......مذکورہ بالا مضمون میں نے ''معمولات الابرار'' کے حصہ سوانح اور ذاتی معلومات کی بنیاد پر قلم بند کیا ہے۔۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تمہیدی تجلیاں

﴿ ۱ ﴾ ''جنتی زیور'' کی تصنیف کے بعد خود بخود دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ جنت کی نعمتوں اور جنت میں لیجانے والے اعمال کے بارے میں بھی کوئی کتاب لکھدوں تا کہ مسلمان بھائی جنتی اعمال کی طرف راغب ہو کر اپنے جنت میں جانے کا سامان کریں مگر خدا کی شان کہ اس درمیان میں کئی بار مجھ پر مختلف بیماریوں کا حملہ ہوتا رہا اور میں کچھ بھی نہ لکھ سکا لیکن بحمدہ تعالیٰ امسال رمضان ۱۴۰۰ھ میں صحت قدرے اچھی رہی اور میں نے یہ طے کر لیا کہ اس رمضان شریف میں چھوٹا یا بڑا کہیں کا بھی کوئی سفر نہیں کروں گا چنانچہ ماہ رمضان میں مکان پر قیام کے دوران بحالت روزہ ان اوراق کو تحریر کرنے کی توفیق ہوئی۔ فالحمد للہ علی ذلك

﴿ ۲ ﴾ یوں تو ہر نیک عمل جنت میں لے جانے والا عمل ہے مگر بعض ایسے نیک اعمال بھی ہیں جن پر خصوصیت کے ساتھ اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جنت کا وعدہ اور بہشت کی خوشخبری دی گئی ہے چنانچہ اسی قسم کے اعمال حسنہ میں سے چن چن کر ساٹھ عملوں کو حدیثوں سے منتخب کر کے جمع کر دیا ہے اور ان ساٹھ اعمال کو عنوان بنا کر ہر عنوان کے تحت ان اعمال کے فضائل میں چند احادیث نقل کر دی ہیں پھر ہر عنوان کے آخر میں ''تشریحات و فوائد'' لکھ کر حدیثوں کی وضاحت کرتے ہوئے ضروری مسائل کی بھی توضیح کر دی ہے۔ ان منتشر اوراق کے مجموعہ کو ''بہشت کی کنجیاں'' ''اعمالِ جنت'' کے نام سے ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

﴿۳﴾ پہلے یہ خیال ہوا کہ چونکہ یہ کتاب عام مسلمانوں کیلئے لکھی گئی ہے۔اس لیے ہر عنوان کے تحت میں چند حدیثوں کے اردو ترجموں کو نقل کردوں مگر پھر نا گہاں یہ خیال پیدا ہوگیا کہ حدیثوں کے اصل عربی الفاظ کتابوں کے حوالوں کے ساتھ نقل کرکے پھر ان کا مطلب خیز ترجمہ کردیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔کیونکہ حدیث پڑھنے والے طلبہ کو کچھ حدیثوں کے ترجموں میں آسانی بھی ہوجائے گی اور ہمارے عوام بھائی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے مقدس الفاظ حدیث کی تلاوت کا شرف اوراجروثواب حاصل کرلیں،اس لیے بعض عنوانوں میں حدیث کے اصل الفاظ مع صفحات کتب نقل کرکے ان کا بامحاورہ اور مطلب خیز ترجمہ تحریر کردیا ہے اور بعض عنوانوں میں بغرض اختصار صرف حدیثوں کا ترجمہ لکھ دیا ہے مگر کتابوں کے صفحات کا حوالہ اور ''تشریحات وفوائد'' ہر عنوان کے تحت لکھا گیا ہے تاکہ حدیثوں کو کتابوں میں تلاش کرلینا آسان ہو اور حدیثوں کے سمجھنے میں کوئی دشواری نہ لاحق ہو۔زباں قصداً بہت عام فہم اور آسان تحریر کی ہے تاکہ مضامین کے سمجھنے میں عورتوں اور بچوں کو بھی کوئی دقت نہ پیش آئے۔

دعا ہے کہ ارحم الراحمین اپنے فضل وکرم سے اس مجموعہ کو دونوں جہان میں شرف قبولیت سے سرفراز فرمائے اور مجھ فقیر اور میرے والدین واساتذہ،نیز میرے سب احباب ومریدین وتلامذہ کیلئے سامان آخرت وذریعہ مغفرت بنائے اوراس کتاب کے ذریعے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو اعمال جنت کی رغبت اور عمل کرنے کی توفیق حاصل ہو۔

آمین بحرمة النبی الامین علیه وعلی آله وصحبه افضل الصلوة والتسلیم والحمد لله رب العالمین

۲۸ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ (اعظمی منزل گھوسی)

جنت کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ان کے اچھے اچھے اعمال کا اپنے فضل وکرم سے بدلہ اور انعام دینے کے لئے آخرت میں جو شاندار مقام تیار کررکھا ہے اُس کا نام جنت ہے اور اُسی کو بہشت بھی کہتے ہیں۔

جنت میں ہر قسم کی راحت وشادمانی وفرحت کا سامان موجود ہے۔سونے چاندی اور موتی وجواہرات کے لمبے چوڑے اور اُونچے اُونچے محل بنے ہوئے ہیں اور جگہ جگہ ریشمی کپڑوں کے خوبصورت ونفیس خیمے لگے ہوئے ہیں۔ ہر طرف طرح طرح کے لذیذ اور دل پسند میوؤں کے گھنے،شاداب اور سایہ دار درختوں کے باغات ہیں۔ اوران باغوں میں شیریں پانی،نفیس دودھ،عمدہ شہد اور شرابِ طہور کی نہریں جاری ہیں۔ قسم قسم کے بہترین کھانے اور طرح طرح کے پھل فروٹ صاف ستھرے اور چمکدار برتنوں میں تیار رکھے ہیں۔اعلیٰ درجے کے ریشمی لباس اور ستاروں سے بڑھ کر چمکتے اور جگمگاتے ہوئے سونے چاندی اور موتی وجواہرات کے زیورات،اونچے اونچے جڑاؤ تخت،اُن پر غالیچے اور چاندنیاں بچھی ہوئی اور مسندیں لگی ہوئی ہیں۔عیش ونشاط کے لئے دنیا کی عورتیں اور جنت کی حوریں ہیں جو بے انتہا حسین وخوبصورت ہیں۔خدمت کے لئے خوبصورت لڑکے چاروں طرف دست بستہ ہر وقت حاضر ہیں الغرض جنت میں ہر قسم کی بے شمار راحتیں اور نعمتیں تیار ہیں۔اور جنت کی ہر نعمت اتنی بے نظیر اور اس قدر بے مثال ہے کہ نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھا،نہ کسی کان نے سنا،نہ کسی کے دل میں

اس کا خیال گزرا۔ جنّتی لوگ بِلا روک ٹوک اُن تمام نعمتوں اور لذتوں سے لطف اندوز ہوں گے اور ان تمام نعمتوں سے بڑھ کر جنت میں سب سے بڑی یہ نعمت ملے گی کہ جنت میں جنتیوں کو خداوند قدوس عزوجل کا دیدار نصیب ہوگا۔ جنت میں نہ نیند آئے گی نہ کوئی مرض ہوگا نہ بڑھاپا آئے گا نہ موت ہوگی۔ جنتی ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور ہمیشہ تندرست اور جوان ہی رہیں گے۔

اہلِ جنت خوب کھائیں پئیں گے مگر نہ ان کو پیشاب پاخانہ کی حاجت ہوگی نہ وہ تھوکیں گے نہ ان کی ناک بہے گی۔ بس ایک ڈکار آئے گی اور مُشک سے زیادہ خوشبو دار پسینہ بہے گا اور کھانا پینا ہضم ہوجائے گا۔ جنتی ہر قسم کی فکروں سے آزاد اور رنج و غم کی زحمتوں سے محفوظ رہیں گے۔ ہمیشہ ہر دم اور ہر قدم پر شادمانی اور مسرت کی فضاؤں میں شادو آباد رہیں گے اور قسم قسم کی نعمتوں اور طرح طرح کی لذتوں سے لطف اندوز و محظوظ ہوتے رہیں گے۔ (خلاصۂ قرآن وحدیث)

جنت کہاں ہے؟

زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ جنت ساتویں آسمان کے اوپر ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے کہ

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ○ عِنْدَ هَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى○[1]

یعنی سدرۃ المنتہٰی کے پاس ہی جنت الماویٰ ہے۔

اور ایک حدیث میں یہ آیا ہے کہ جنت کی چھت عرش پر ہے۔[2]

(حاشیہ شرح عقائد نسفیہ، ص۸۰)

......ترجمۂ کنزالایمان: سدرۃ المنتہٰی کے پاس، اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔ (پ۲۷، النجم: ۱۴، ۱۵)

......شرح المقاصد، المبحث الخامس، الجنۃ والنار...الخ، ج۳، ص ۳۶۱

جنتیں کتنی ہیں؟

جنتوں کی تعداد آٹھ ہے جن کے نام یہ ہیں۔

﴿۱﴾دارالجلال ﴿۲﴾دارالقرار ﴿۳﴾دارالسلام ﴿۴﴾ جنة عدن

﴿۵﴾جنة الماوىٰ ﴿۶﴾جنة الخلد ﴿۷﴾جنة الفردوس ﴿۸﴾جنة النعيم[1]

(تفسیر روح البیان، ج۱، ص۸۲)

جنت کی منزلیں

حدیث شریف میں ہے کہ جنت کے سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان ایک سو برس کی راہ ہے۔[2] (مشکوٰۃ، ج۲، ص۴۹۷)

اور ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جنتی لوگ جنت کے بالا خانوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم لوگ زمین سے مشرق یا مغرب میں چمکنے والے تاروں کو دیکھا کرتے ہو۔[3] (مشکوٰۃ، ج۲، ص۴۹۶)

جنت کے پھاٹک

حدیث شریف میں ہے کہ جنت کے پھاٹک اتنے بڑے بڑے ہیں کہ اس کے دونوں بازوؤں کے درمیان چالیس برس کا راستہ ہے مگر جب جنتی جنت میں داخل

---

[1] ......تفسیرروح البيان،البقرة،تحت الآية:٢٥،ج١،ص٨٢

[2] ......مشكاة المصابيح، كتاب احوال القيامة...الخ،باب صفة الجنة واهلها، الحديث:٥٦٣٢، ج٢،ص٣٣٢

[3] ......مشكاة المصابيح، كتاب احوال القيامة...الخ،باب صفةالجنة واهلها، الحديث:٥٦٢٤، ج٢،ص٣٣١

ہونے لگیں گے تو ان پھاٹکوں پر ہجوم کی کثرت سے تنگی محسوس ہونے لگے گی۔[1]

(مشکوٰۃ، ج۲،ص ۴۹۷)

جنت کے باغات

جنت کے باغوں کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مؤمن جب جنت میں داخل ہوگا تو وہ ستر ہزار ایسے باغات دیکھے گا کہ ہر باغ میں ستر ہزار درخت ہوں گے اور ہر درخت پر ستر ہزار پتے ہوں گے اور ہر پتے پر یہ لکھا ہوگا: لَآ اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اُمَّۃٌ مُّذْنِبَۃٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ اور ہر پتے کی چوڑائی مشرق سے مغرب تک کے برابر ہوگی۔[2] (روح البیان، ج۱،ص۸۲)

اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے تمام درختوں کے تنے سونے کے ہیں۔[3] (مشکوٰۃ، ج۲،ص ۴۹۷)

جنت کی عمارتیں

جنت کی عمارتوں میں ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اس کا گارا نہایت ہی خوشبودار مشک ہے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی دھول زعفران ہے۔[4] (مشکوٰۃ، ج۲،ص ۴۹۷)

---

[1] ......مشكاة المصابيح، كتاب احوال القيامة...الخ،باب صفةالجنة واهلها، الحديث:٥٦٢٩، ج٢،ص ٣٣٢

[2] ...... تفسيرروح البيان،البقرة،تحت الآية:٢٥،ج١،ص ٨٢

[3] ......مشكاةالمصابيح، كتاب احوال القيامة...الخ،باب صفة الجنة واهلها، الحديث:٥٦٣١، ج٢،ص ٣٣٢

[4] ......مشكاة المصابيح، كتاب احوال القيامة...الخ،باب صفةالجنة واهلها، الحديث:٥٦٣٠، ج٢،ص ٣٣٢

اور یہ بھی مروی ہے کہ بعض عمارتیں نُور کی اور بعض یاقوت سُرخ کی اور بعض زمرد کی ہیں۔[1] (روح البیان، ج۱،ص۸۲)

جنت کی نہریں اورحوضِ کوثر

جنت میں شیریں پانی، شہد، دودھ اور شراب کی نہریں بہتی ہیں۔[2] (مشکوٰۃ، ج۲،ص۵۰۰)

جب جنتی پانی کی نہر میں سے پئیں گے تو انہیں ایسی حیات ملے گی کہ پھر انہیں موت نہ آئے گی اور جب دودھ کی نہر میں سے نوش کریں گے تو ان کے بدن میں ایسی فربہی پیدا ہوگی کہ پھر کبھی لاغر نہ ہوں گے اور جب شہد کی نہر میں سے پی لیں گے تو انہیں ایسی صحت وتندرستی مل جائے گی کہ پھر کبھی وہ بیمار نہ ہوں گے اور جب شراب کی نہر میں سے پلائے جائیں گے تو انہیں ایسا نشاط اور خوشی کا سرور حاصل ہوگا کہ پھر کبھی وہ غمگین نہ ہوں گے۔[3] (روح البیان، ج۱،ص۸۲)

یہ چاروں نہریں ایک حوض میں گر رہی ہیں جس کا نام ''حوضِ کوثر'' ہے یہی حوض حضورِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کا وہ حوضِ کوثر ہے جو ابھی جنت کے اندر ہے لیکن قیامت کے دن میدانِ محشر میں لایا جائے گا، جہاں حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم اس حوض سے اپنی اُمت کو سیراب فرمائیں گے۔[4] (روح البیان، ج۱،ص۸۳)

---

[1] ......تفسیرروح البیان،البقرۃ،تحت الآیۃ:۲۵،ج۱،ص۸۲

[2] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب احوال القیامۃ...الخ، باب صفۃالجنۃ و اھلھا، الحدیث: ۵۶۵۰، ج۲،ص۳۳۶

[3] ......تفسیرروح البیان،البقرۃ،تحت الآیۃ:۲۵،ج۱،ص۸۲

[4] ......تفسیرروح البیان،البقرۃ،تحت الآیۃ:۲۵،ج۱،ص۸۳

جنت کے چشمے

اِن چاروں نہروں کے علاوہ جنت میں دوسرے چشمے بھی ہیں جن کے نام یہ ہیں:﴿ ۱ ﴾کافور﴿ ۲ ﴾زنجبیل ﴿۳﴾سلسبیل﴿ ۴ ﴾رحیق﴿ ۵ ﴾تسنیم ۔[1]

(روح البیان، ج۱،ص۸۳)

اہلِ جنت کی عمریں

ہر جنتی خواہ بچپن میں مرا ہو یا بوڑھا ہو کر وفات پائی ہو، ہمیشہ جنت میں اُس کی عمر تیس ہی برس کی رہے گی اس سے زیادہ کبھی اس کی عمر نہیں بڑھے گی۔اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی طرح جوان رہتے ہوئے آرام وراحت کی زندگی بسر کرتا رہے گا۔[2]

(ترمذی، ج۲،ص۸۰)

جنتیوں کی بیویاں اور خُدّام

ادنیٰ درجے کے جنتی کو اسّی ۸۰ ہزار خادم اور بہتّر ۷۲ بیویاں ملیں گی اور اس کے لئے موتی اور زبرجد و یاقوت کا اِتنا لمبا چوڑا خیمہ گاڑا جائے گا جتنا کہ جابیہ اور صنعاء کے دو شہروں کے درمیان فاصلہ ہے۔[3](ترمذی، ج۲،ص۸۰)

حوروں کا جلسہ اور گانا

جنت میں حوروں کا جلسہ ہوگا جس میں حوریں اس مضمون کا گانا سنائیں گی کہ ''ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں تو ہم کبھی فنا نہ ہوں گی۔ہم چین میں رہنے والیاں ہیں تو

---

[1] ......تفسیر روح البیان،البقرۃ،تحت الآیۃ:۲۵،ج۱،ص۸۳

[2] ......سنن الترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ،باب ماجاء ما لادنٰی ...الخ،الحدیث:۲۵۷۱،ج۴،ص۲۵۳

[3] ......سنن الترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ،باب ماجاء ما لادنٰی...الخ،الحدیث:۲۵۷۱،ج۴،ص۲۵۳

ہم کبھی غمگین نہیں ہوں گی۔ ہم خوش ہونے والیاں ہیں تو ہم کبھی ناراض نہ ہوا کریں گی۔ مبارک باد ہے ان کے لئے جو ہمارے لئے ہوں اور ہم اُن کے لئے ہوں۔“[1]

(ترمذی، ج۲،ص۸۰)

جنت کے بازار

ہر جمعہ کے دن جنت میں ایک بازار لگے گا کہ اُس میں شمالی ہوا چلے گی جو جنتیوں کے چہروں اور کپڑوں پر لگے گی تو اُن کے حسن و جمال میں نکھار پیدا ہو کر وہ بہت زیادہ خوبصورت ہو جائیں گے اور جب وہ بازار سے پلٹ کر اپنے گھر جائیں گے تو اُن کے گھر والے کہیں گے کہ تم تو خدا کی قسم! حسن و جمال میں بہت بڑھ گئے ہو۔ تو یہ لوگ کہیں گے کہ ہمارے پیچھے تم لوگوں کا حسن و جمال بھی بہت بڑھ گیا ہے۔[2]

(مشکوٰۃ، ج۲،ص۴۹۶)

جنت میں خداعزوجل کا دیدار

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو خدا عزوجل کا ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ اے اہلِ جنت! ابھی تمہارے لئے اللہ عزوجل کا ایک اور وعدہ بھی ہے۔ تو اہلِ جنت کہیں گے کہ اللہ عزوجل نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کر دیا ہے! کیا اللہ عزوجل نے ہم کو جہنم سے نجات دے کر جنت میں نہیں داخل کر دیا ہے؟ تو منادی جواب دے گا کہ کیوں نہیں! پھر ایک

---

[1] ......سنن الترمذی، کتاب صفة الجنة،باب ماجاء فی کلام الحورالعین،الحدیث ۲۵۷۳، ج٤، ص٢٥٤

[2] ......صحیح مسلم، کتاب صفة الجنة...الخ،باب فی سوق الجنة...الخ،الحدیث: ۲۸۳۳، ص١٥١٩

دم خداوند قدوس عزوجل اپنے حجاب اقدس کو دور فرمادے گا (اور جنتی لوگ خدا عزوجل کا دیدار کرلیں گے) تو جنتیوں کو اس سے زیادہ جنت کی کوئی نعمت پیاری نہ ہوگی۔[1]

(ترمذی، ج۲،ص۷۸)

اسی طرح بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے۔حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے چودھویں رات کو چاند کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ تم لوگ عنقریب (قیامت کے دن) اپنے رب عزوجل کو دیکھو گے جس طرح تم لوگ چاند کو دیکھ رہے ہو۔ (یعنی جس طرح چاند کو دیکھنے میں کوئی کسی کے لئے حجاب اور آڑ نہیں بنتا اِسی طرح تم لوگ اپنے رب عزوجل کو دیکھو گے) تو اگر تم لوگوں سے ہوسکے تو نماز فجر و نماز عصر کبھی نہ چھوڑو۔[2] (مشکوٰۃ، ج۲،ص۵۰۰)

اسی طرح حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوچکیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے اہلِ جنت! کیا تم چاہتے ہو کہ کچھ اور زیادہ نعمتیں میں تم لوگوں کو عطا کروں؟ تو اہلِ جنت کہیں گے کہ خداوندا! عزوجل کیا تو نے ہمارا منہ اُجالا نہیں کردیا؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں نہیں داخل کردیا؟ اور جہنم سے نجات دیدیا۔ اِتنے میں حجاب اُٹھ جائے گا اور لوگ دیدارِ الٰہی عزوجل کرلیں گے تو اس سے زیادہ بڑھ کر انہیں جنت کی

---

1 ......سنن الترمذی، کتاب صفۃالجنۃ، باب ماجاء فی رؤیۃالرب تبارک و تعالٰی، الحدیث: ۲۵۶۱، ج۴، ص۲۴۸

2 ......صحیح مسلم، کتاب المساجد...الخ، باب فضل صلاۃ تی...الخ، الحدیث۶۳۳، ص۳۱۷

کوئی نعمت محبوب نہ ہوگی۔ اُس وقت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوا الۡحُسۡنٰی وَزِیَادَۃٌ (1) (مشکوٰۃ شریف، ج۲،ص۵۰۰)

اعمالِ جنت

﴿۱﴾ کلمۂ اسلام

حدیث: ۱

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ خدا عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے اوپر جہنم کو حرام فرما دے گا۔(2)

(مسلم)(مشکوٰۃ، ج۱،ص۱۵)

حدیث: ۲

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا یقین رکھتے ہوئے مرا وہ جنت میں داخل ہوگا۔(3) (مسلم، ج۱،ص۴۱)

---

1 ......ترجمۂ کنزالایمان: بھلائی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد۔ (پ۱۱،یونس:۲۶)

2 ......صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات رؤیۃ المؤمنین... الخ، الحدیث: ۱۸۱، ص۱۱۰

......مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، الفصل الثالث، الحدیث: ۳٦، ج۱، ص۲۸

3 ......صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات... الخ، الحدیث: ۲٦، ص۳٤

حدیث : ۳

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس کا آخری کلام لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔[1] (مشکوٰۃ، ج۱، ص۱۴۱)

حدیث : ۴

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی کنجیاں لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کی گواہی ہے۔[2]

(مشکوٰۃ، ج۱، ص۱۵)

حدیث : ۵

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور اُس کے دل میں جو کے برابر بھی نیکی ہوگی تو وہ جہنم سے نکال لیا جائے گا اور جس نے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور اُس کے دل میں گیہوں کے برابر بھی نیکی ہوگی تو وہ جہنم سے نکال لیا جائے گا اور جس نے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور اُس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی ہوگی تو وہ بھی جہنم سے نکال لیا جائے گا۔[3] (بخاری شریف، ج۱، ص۱۱)

حدیث : ۶

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُن سے کسی نے کہا

---

[1] ......سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، الحدیث:۳۱۱۶، ج۳، ص۲۵۵

[2] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، الفصل الثالث، الحدیث:۴۰، ج۱، ص۲۹

[3] ......صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب زیادۃ الایمان و نقصانہ، الحدیث۴۴، ج۱، ص۲۸

کہ کیا لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ جنت کی کنجی نہیں ہے؟ تو آپ نے فرمایا: کیوں نہیں لیکن کوئی کنجی ایسی نہیں ہوتی جس میں دندانے نہ ہوتے ہوں لہٰذا اگر تم ایسی کنجی لاؤ گے جس میں دندانے ہوں جب تو تالا کھلے گا ورنہ نہیں کھلے گا۔[1] (مشکوٰۃ، ج۱،ص۱۶)

تشریحات وفوائد

﴿۱﴾ کلمۂ اسلام یعنی کلمۂ طیبہ وکلمۂ شہادت کے فضائل میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں جن میں سے چھ حدیثیں اوپر ذکر کی گئی ہیں۔ یہ اسلام کا وہ بنیادی کلمہ ہے جس پر اسلام کی پوری عمارت قائم ہے۔ یہ کلمہ بلاشبہ جنت میں لے جانے والا عمل بلکہ جنت میں لے جانے والے تمام اعمال صالحہ کی اصل و بنیاد ہے۔

﴿۲﴾ مذکورہ بالا حدیثوں میں جہاں جہاں صرف ”لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ“ ذکر کیا گیا ہے اُس سے مراد پورا کلمہ یعنی ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ“ ہے مگر اختصار کے طور پر صرف ”لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ“ کا ذکر کر دیا گیا ہے جیسے کہ عام طور پر یہ بولا کرتے ہیں کہ نماز میں ”الحمد“ پڑھنا واجب ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ بس فقط ”الحمد“ کا ایک لفظ پڑھنا واجب ہے بلکہ الحمد سے پوری سورت کا پڑھنا مراد لیا جاتا ہے اسی طرح حدیثوں میں جہاں جہاں صرف ”لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ“ کا ذکر ہے اس سے مراد پورا کلمہ ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ صرف ”لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ“ پڑھنے والا نہ مسلمان ہی ہوسکتا ہے نہ جنت میں جا سکتا ہے۔ مسلمان اور جنتی تو وہی ہوگا جو پورے کلمہ ”لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ“ کو دل سے سچا مان کر زبان سے پڑھے۔ چنانچہ اس عنوان کی پہلی حدیث میں پورے کلمہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ذکر موجود ہے وہی ان سب حدیثوں میں بھی مراد ہے۔

---

[1]...... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، الفصل الثالث، الحدیث: ۴۳، ج۱، ص۲۹

﴿۳﴾ اگر کوئی شخص زبان سے کلمہ پڑھ لے مگر دل میں اس کلمہ کے معنی اور مضمون پر اعتقادو یقین نہ رکھے تو وہ بھی ہرگز ہرگز مسلمان اور جنتی نہیں ہوسکتا کیونکہ حدیث نمبر۲ میں "وھو یعلم" کا لفظ آیا ہے۔جس کا واضح طور پر یہی مطلب ہے کہ اس کلمہ پر قلبی اعتقاد اور دل سے یقین رکھتے ہوئے جو اس کلمہ کو پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

﴿۴﴾ اوپر ذکر کی ہوئی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کلمۂ اسلام کو دل سے سچا مان کر پڑھنے والا یقیناً ضرور جنت میں جائے گا،اب اس کی چند صورتیں ہیں:

﴿۱﴾ نابالغ مگر ہوش مند لڑکے نے کلمہ پڑھ لیا اور بالغ ہونے سے پہلے ہی مرگیا یا بالغ نے یہ کلمہ پڑھا اور فوراً ہی پاگل ہوگیا اور اِسی حالت میں مرگیا یا کلمہ پڑھتے ہی فوراً اُس کا انتقال ہوگیا اور نہ کوئی نیک کام کرسکا نہ کوئی گناہ کرسکا تو یہ سب فقط ایک کلمۂ اسلام پر ایمان لانے کے سبب سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہوں گے۔

﴿۲﴾ یہ کہ کسی نے کلمۂ اسلام پڑھ کر عمر بھر نیکی ہی کے اعمال کئے اور کوئی گناہ کا کام اس نے کیا ہی نہیں۔تو یہ شخص بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں جائے گا۔

﴿۳﴾ یہ کہ کسی شخص نے کلمہ پڑھ کر کچھ نیک اعمال بھی کئے اور کچھ گناہ کے کام بھی کر ڈالے مگر مرتے دم تک اس کلمہ پر قائم رہا۔تو اگر اس شخص کو توبہ نصیب ہوگئی تو یہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں جائے گا اور اگر یہ شخص توبہ نہ کرسکا تو پھر اس کا معاملہ خداوند کریم عزوجل کی مرضی پر ہے،اگر خداوند تعالیٰ چاہے گا تو اپنے فضل و کرم سے اُس کے گناہوں کو معاف فرمادے گا اور اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل فرمادیگا۔ اور اگر چاہے گا تو اس کے گناہوں کے لئے اُس کو جہنم میں عذاب دے کر پھر اُس کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کردے گا۔

بہر حال کلمۂ اسلام پر ایمان رکھنے والا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہیں رہ سکتا بلکہ وہ کبھی نہ کبھی ضرور جنت میں جائے گا اس لئے کہ کلمۂ اسلام جنت کی کنجیوں میں سب سے اعلیٰ درجے کی کنجی بلکہ جنت کی تمام کنجیوں کا دارومدار ہے اور جنت میں پہنچانے والی سڑکوں میں یہ سب سے بڑی سڑک بلکہ شاہراہ ہے۔

﴿۵﴾ حدیث نمبر ۶ میں اعمال صالحہ کی اہمیت ظاہر کی گئی ہے کہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو جنت کی کنجی ہے اور اعمال صالحہ اِس کنجی کے دندانے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس کلمہ کا پڑھنے والا اگر نیک اعمال بھی کرتا ہے جب تو وہ ابتدا ہی سے جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور ہمیشہ ہمیشہ جنت ہی میں رہے گا اور اگر کوئی عاقل و بالغ کلمہ پڑھ لینے کے بعد فسق و فجور اور طرح طرح کے گناہوں کا مرتکب رہا (اور پکڑ ہو گئی) تو وہ ابتدا ہی سے جنت میں نہیں داخل ہوگا بلکہ اپنے گناہوں کے برابر جہنم میں عذاب پا کر جنت میں جائے گا اس لئے جو شخص عذاب جہنم سے بالکل بچ کر شروع ہی سے جنت میں جانے کا طلبگار ہے تو اس کو نیک اعمال کے کرنے کی بے حد ضرورت ہے کیونکہ دوزخ سے بالکل ہی بچ کر ابتدا ہی سے جنت میں چلا جانا یہی مؤمن کی حقیقی کامیابی اور فلاح ہے۔

قرآن مجید کا ارشاد ہے کہ

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ (1) یعنی جو جہنم سے الگ رکھا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ یقیناً کامیاب ہو گیا۔

یاد رکھو کہ حقیقی کامیابی اور فلاح بغیر اعمالِ صالحہ کے حاصل نہیں ہوتی لہٰذا جنت میں لے جانے والے اعمال پر جذبۂ ایمانی اور جوشِ اسلامی کے ساتھ کاربند ہو کر حقیقی فلاح کے مستحق بنو۔ مولیٰ تعالیٰ ہر مسلمان مرد و عورت کو اعمالِ صالحہ کی توفیق بخشے۔ (آمین)

......ترجمہ کنزالایمان: جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہونچا۔ (پ ۴، آل عمرٰن:۱۸۵)

کلمۂ اسلام کا ثواب

اِس مقدس کلمہ کی بڑی عظمت ہے اوراس کوبکثرت اور بار بار پڑھنے کا بہت بڑا اجروثواب ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کواللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے سامنے کھڑا کر کے اس کے نامۂ اعمال کے ننانوے دفتر کھولے گا اور ہر دفتر اس کی حدِ نگاہ کے برابر لمبا چوڑا ہوگا۔ پھر باری تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھ کو ان اعمال سے انکار ہے؟ کیا نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتوں نے تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ نہیں اے میرے پروردگار! عزوجل پھر باری تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تجھ کو کچھ عذر پیش کرنا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ نہیں اے میرے پروردگار! عزوجل تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیوں نہیں! تیری ایک نیکی ہمارے پاس موجود ہے اور تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پھر ایک پرچہ نکالا جائے گا جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوگا اس کے بعد اللہ تعالیٰ حکم دے گا اے شخص! تو اپنے نامۂ اعمال تولنے کی جگہ حاضر ہو جا تو وہ شخص عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار! عزوجل بھلا اِن دفتروں کے سامنے اس چھوٹے سے پرچہ کی کیا حقیقت ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو میزان عمل کے پاس جا کر وزن کرالے اور یاد رکھ لے تیرے اُوپر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت ان تمام نامۂ اعمال کے دفتروں کو میزان عمل کے ایک پلڑے میں رکھا جائے گا اور وہ پرچہ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا اور جب وزن کیا جائے گا تو تمام دفتروں کے انبار ہلکے پڑ جائیں گے اور وہ پرچہ بھاری ہوگا اور ظاہر ہے کہ بھلا خدا عزوجل کے نام کے مقابلہ میں کون سی چیز بھاری ہوسکتی ہے؟[1]

(ترمذی شریف، ج۲، ص۸۸)

---

[1] ......سنن الترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فیمن...الخ، الحدیث:۲٦٤٨، ج٤، ص۲۹۰

﴿۲﴾ اچھی نیت

حدیث:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام اعمال کے ثواب کا دارومدار نیت پر ہے ہر آدمی کو وہی حاصل ہوگا جو اُس کی نیت ہوگی تو جس نے اللہ عزوجل اوراس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے لئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ عزوجل اوراس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے لئے ہوگی اور جس نے دنیا حاصل کرنے کی غرض سے ہجرت کی یا کسی عورت کے لئے ہجرت کی کہ اُس سے نکاح کرے تو اُس کی ہجرت اُسی کام کے لئے ہوگی جس غرض کے لئے اُس نے ہجرت کی۔[1] (بخاری شریف، ج۱ص۲)

تشریحات وفوائد

عمل کی دوقسمیں ہیں اچھا عمل اور برا عمل، برے عمل کو خواہ کتنی ہی اچھی نیت سے کریں اُس پر ثواب ملنے کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کیونکہ بُرا عمل تو بہرحال بُرا ہی ہے، لہٰذا برے عمل کو خواہ کتنی ہی اچھی نیت سے کریں یا بری نیت سے ہر حال میں اس پر عذاب ہی ملے گا۔ ہاں البتہ اچھے عمل کی دوصورتیں ہیں۔ اگر اچھے عمل کو اچھی نیت سے کریں تو ثواب ہی ثواب ہے اور اگر اچھے عمل کو بری نیت سے کریں تو بجائے ثواب کے عذاب ہی عذاب ملے گا۔ مثلاً نماز ایک بہترین اور اچھے سے اچھا عمل ہے اب اگر کوئی اس نیت سے نماز پڑھے کہ خداوند قدوس عزوجل اس سے راضی ہوجائے تو اس کو بے انتہا ثواب ملے گا اور اگر کوئی بدنصیب اس نیت سے پڑھے گا کہ لوگ مجھے

---

[1] ......صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء...الخ، الحدیث ۱، ج۱، ص۵

نمازی کہیں اور میری عزت کریں تو ہرگز ہرگز اس کو کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ بلکہ وہ عذاب کا حقدار ہوگا کیونکہ اس نے ریا کاری کی نیت سے نماز پڑھی ہے جو شرک کی ایک شاخ ہے اور بری نیت ہے۔

بہر حال خلاصہ یہ ہے کہ اچھا عمل اگر اچھی نیت سے کیا جائے تو یہ عمل کارِ ثواب اور جنت میں لے جانے والا عمل ہوگا اور اچھا عمل اگر بری نیت سے کیا جائے تو اس پر ہرگز ہرگز کوئی ثواب نہیں ملے گا اور وہ جنت میں لے جانے والا عمل نہ ہوگا۔ یہی حدیث مذکور کا خلاصۂ مطلب ہے اور اس مضمون کی مزید وضاحت کے لئے مندرجہ ذیل حدیثوں کو پڑھئے اور عبرت حاصل کیجئے۔

ایک شہید، ایک عالم، ایک سخی کا انجام

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے ایک شہید، ایک عالم، ایک سخی کا فیصلہ ہوگا۔ سب سے پہلے ایک شہید کو خداوند قدوس عزوجل کے دربار میں لایا جائے گا تو خداوند کریم عزوجل اس سے اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا پھر فرمائے گا کہ تو نے میری اِن نعمتوں کے شکریہ میں کون سا عمل کیا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید ہوگیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو جھوٹ بول رہا ہے کہ تو نے میری راہ میں میری رضا کے لئے جہاد کیا تھا تو نے تو اس نیت سے جہاد کیا تھا تاکہ دنیا والے لوگ تجھ کو ''بہادر'' کہیں، تو دنیا میں لوگوں نے تجھ کو بہادر کہہ دیا تو نے جس نیت سے جہاد کیا تھا دنیا میں تجھ کو اس کا صلہ مل گیا کہ سب لوگوں سے میں نے تجھ کو بہادر کہلوا دیا اب آخرت میں میرے دربار سے تجھ کو کوئی اجر نہیں ملے گا پھر وہ خدا عزوجل

کے حکم سے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

دوسرا شخص ایک عالم ہوگا جس نے علم پڑھا اور پڑھایا ہوگا اور قرآن مجید کی قرأت بھی کرتا رہا ہوگا۔ یہ جب دربار خداوندی عزوجل میں لایا جائے گا تو خداوند کریم عزوجل پہلے اُس شخص سے اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا پھر دریافت فرمائے گا کہ تو نے میری ان نعمتوں کے شکریہ میں کون سا عمل کیا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور تیری رضا کے لئے قرآن مجید کی قرأت کی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے تو نے تو اس نیت سے علم پڑھا پڑھایا تھا تا کہ لوگ تجھے ''عالم'' کہیں اور تو نے قرآن کی قرأت اس نیت سے کی تھی کہ لوگ تجھ کو ''قاری'' کہیں تو دنیا میں تجھ کو لوگوں نے عالم اور قاری کہہ دیا اور تجھ کو تیری نیت کا صلہ مل گیا اب آخرت میں تیرے لئے میرے یہاں سے کوئی اجر نہیں ملے گا۔ پھر وہ خدا عزوجل کے حکم سے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

تیسرا شخص ایک مالدار سخی ہوگا۔ جب یہ دربارِ خداوندی عزوجل میں پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا پھر یہ پوچھے گا کہ تو نے میری نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے کون سا عمل کیا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاں جہاں تجھے پسند تھا اپنا مال خرچ کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے تو نے تو اِس نیت سے اپنا مال خرچ کیا تھا کہ لوگ تجھے سخی کہیں تو لوگوں نے تجھے ''سخی'' کہا اور تیری مراد پوری ہوگئی اب تیرے لئے میرے یہاں کوئی اجر نہیں پھر وہ خدا عزوجل کے حکم سے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔[1] (مشکوۃ، ج۱، ص۳۳)

......صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قاتل للریاء...الخ، الحدیث:۱۹۰۵، ص۱۰۵۵

غور کیجئے کہ شہید، عالم، سخی، تینوں نے اچھے اچھے عمل کئے تھے لیکن چونکہ ان تینوں کی نیتیں اچھی نہیں تھیں اس لئے ان لوگوں کے اچھے اعمال پر ان لوگوں کو کوئی ثواب نہیں ملا بلکہ اُلٹے عذاب جہنم میں گرفتار ہو گئے۔

رات میں صدقہ دینے والا

حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے صدقہ دینے کا ارادہ کیا اور اپنا صدقہ لے کر خفیہ طریقے سے نکلا لیکن رات کی تاریکی میں بجائے کسی فقیر کو دینے کے ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا جو چوری کے ارادے سے گھوم رہا تھا۔ صبح کو لوگوں میں چرچا ہوا کہ کسی نے رات میں ایک چور کو صدقہ دے دیا اس آدمی نے چرچا سن کر کہا کہ الٰہی! عزوجل تیرے ہی لئے سب تعریف ہے آج میں پھر صدقہ دوں گا چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر رات میں نکلا تو ایک زنا کار عورت اپنے گاہک کی تلاش میں چکر لگا رہی تھی اس نے اس کو کوئی مسکین عورت سمجھ کر صدقہ دے دیا پھر صبح کو لوگوں میں چرچا ہوا کہ رات میں کوئی شخص ایک زانیہ کو صدقہ دے گیا تو اس شخص نے چرچا سن کر کہا کہ اے اللہ! عزوجل تیرے ہی لئے سب تعریف ہے آج میں پھر صدقہ دوں گا۔ چنانچہ پھر یہ شخص رات میں چھپ کر صدقہ کا مال لے کر چلا تو ایک مالدار شخص رات میں کہیں جا رہا تھا تو اس نے اس مالدار کو مسکین سمجھ کر صدقہ دے دیا۔ صبح کو پھر اس کا چرچا ہونے لگا کہ کوئی شخص رات میں بہت بڑے مالدار کو صدقہ دے کر چلا گیا۔ جب اس نے یہ سنا تو نہایت ہی افسوس کے ساتھ یہ کہا کہ یا اللہ! عزوجل تیرے ہی لئے حمد ہے، افسوس کہ میرا صدقہ

ایک چور، ایک زانیہ، ایک مالدار کے ہاتھ میں پڑ گیا۔ حالانکہ ہر رات میں اپنا صدقہ اُن سبھوں کو مسکین سمجھ کر دیتا رہا اسی افسوس میں رنجیدہ ہو کر یہ شخص سو گیا۔ تو خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ نے آ کر یہ کہا کہ تو نے چور کے ہاتھ میں صدقہ دے دیا تو شاید وہ چوری سے بچ جائے اور توبہ کر لے اور تیرا صدقہ زانیہ کو مل گیا تو شاید وہ زنا کاری سے بچ جائے اور توبہ کر لے اور تو نے مالدار کے ہاتھ میں صدقہ دے دیا تو شاید وہ عبرت حاصل کرے اور خود بھی اپنا مال خدا عزوجل کی راہ میں خرچ کرنے لگے۔(1)

(مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۱۶۵)

مطلب یہ ہے کہ چور اور زانیہ اور مالدار کو صدقہ دیا گیا یہ اچھا نہیں ہوا مگر چونکہ لاعلمی میں ہوا اور صدقہ دینے والے کی نیت اچھی تھی اس لئے تینوں راتوں کا صدقہ مقبول ہو گیا۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ"، یعنی عمل کے ثواب کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

لٰہذا یہ بڑی اہم بات ہے کہ مؤمن کو چاہیئے کہ عمل کرنے سے پہلے اپنی نیت کو درست کر لے کہ ہر نیک عمل کرنے میں یہی نیت رکھے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے خوش ہو جائے ہر گز ہر گز نام ونمود اور عزت وشہرت وغیرہ کی نیت دل میں نہ لائے ورنہ عمل صالح کرنے کے باوجود کوئی اجر وثواب نہیں ملے گا۔

بغیر عمل کے فقط نیت پر ثواب

شریعت میں مؤمن کی اچھی نیت کی اس قدر اہمیت ہے کہ اچھی نیت پر بلا عمل کے بھی ثواب مل جاتا ہے، چنانچہ ایک حدیث پڑھئے جو بڑی ہی نصیحت آموز وعبرت آمیز ہے۔

---

1 ...... صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب اذا تصدق...الخ، الحدیث: ۱۴۲۱، ج ۱، ص ۴۷۹

حدیث:

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم جب غزوۂ تبوک سے آتے ہوئے مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ میں کچھ ایسے لوگ رہ گئے ہیں کہ اگرچہ وہ لوگ اس جنگ میں نہیں آئے۔ مگر تم لوگ جہاں جہاں گئے اور جس جس میدان کو تم لوگوں نے طے کیا وہ لوگ تمام مقامات میں تمہارے ساتھ تھے کیونکہ اس جہاد میں اُن لوگوں نے شریک ہونے کی نیت کی تھی مگر اپنی مجبوری ومعذوری کی وجہ سے وہ لوگ اس جہاد میں شامل نہ ہوسکے۔ (1) (مشکوٰۃ، ج۲،ص۳۳۱)

﴿۳﴾ اتباعِ سنت

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی سُنت مبارکہ کی اتباع و پیروی بھی جنت میں لے جانے والے اعمال میں سے ایک بڑا اُمید افزا عمل ہے چنانچہ اس سلسلے میں چند حدیثیں پڑھ کر جنت کی اِس شاہراہ پر چلنے کی کوشش کیجئے۔

حدیث: ۱

عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيٰى سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا رواه الترمذی۔ (2) (مشکوٰۃ، ج۱،ص۳۰)

---

(1) ......صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب ۸۳، الحدیث: ۴۴۲۳، ج۳، ص ۱۵۰

(2) ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام... الخ، الحدیث: ۱۶۸، ج۱، ص ۵۴

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد مردہ کردی گئی ہوتو اس کو ان تمام لوگوں کے ثوابوں کے برابر ثواب ملے گا جو لوگ اس سنت پر عمل کریں گے اوران لوگوں کے ثوابوں میں کچھ کمی نہیں ہوگی اور جو شخص کوئی گمراہی کی بدعت نکالے جس سے اللہ عزوجل اوراس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم راضی نہیں ہے تو اس شخص پر ان تمام لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ہوگا جو لوگ اس بدعت پر عمل کریں گے اوران لوگوں کے گناہ میں کچھ بھی کمی نہیں ہوگی۔اس حدیث کوامام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

تشریحات وفوائد

اس حدیث میں یہ فرمایا گیا ہے کہ " مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ "اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہرنئی بات جو دین میں نکالی جائے وہ مذموم اور باعثِ گناہ نہیں ہوتی، بلکہ وہ نئی بات مذموم اور گناہ ہے جو بدعتِ ضلالت ہواور اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس سے ناراض ہوں،اسی لئے شارحینِ حدیث نے فرمایا کہ بدعت کی دوقسمیں ہیں:ایک بدعتِ سیئہ (بری بدعت) دوسری بدعتِ حسنہ(اچھی بدعت) بدعت سیئہ گناہ کا کام ہےاور بدعت حسنہ گناہ نہیں بلکہ کار ثواب ہے،چنانچہ صاحب مرقاۃ نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا کہ " قُيِّدَ الْبِدْعَةُ بِالضَّلَالَةِ لِاِخْرَاجِ الْبِدْعَةِ الْحَسَنَةِ " (1)

یعنی بدعت ضلالت کی قید اس حدیث میں اس لئے لگائی گئی ہے تاکہ

---

(1)......مرقاۃالمفاتیح، کتاب الایمان،تحت الحدیث:۱٦۸،ج۱،ص٤۱٤

بدعت حسنہ کو اس سے نکال دیں کیونکہ بدعت حسنہ مذموم اور گناہ نہیں ہے۔

اقسام بدعت

چنانچہ حضرت علامہ عزالدین بن عبدالسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی ''کتاب القواعد'' کے آخر میں تحریر فرمایا کہ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں:

﴿۱﴾ **بدعت واجبہ:** جس پر عمل کرنا ضروری ہے جیسے قرآن مجید کو سمجھنے اور سمجھانے کے لئے علم نحو سیکھنا اور اصول فقہ اور جرح وتعدیل کے قواعد کو مدون کرنا تاکہ فقہ وحدیث کے سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔

﴿۲﴾ **بدعت محرمہ:** جس پر عمل کرنا حرام وگناہ ہے، جیسے جبریہ، قدریہ، مرجیہ وغیرہ تمام بدمذہبوں اور بددینوں کے مذاہب۔

﴿۳﴾ **بدعتِ مستحبہ:** جن پر عمل کرنا ثواب ہے اور چھوڑ دینا گناہ نہیں، جیسے دینی مدارس اور مسافر خانوں کی تعمیرات۔

﴿۴﴾ **بدعت مکروہہ:** جیسے مسجدوں اور قرآن مجید کی جلدوں کو نقش ونگار سے مزین کرنا۔(1)

---

(1)......شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی اشعة اللمعات میں بدعت کی اقسام بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ "وبعض مکروہ مانند نقش ونگار کردن مساجد ومصاحف بقول بعض" یعنی بعض بدعات مکروہ ہیں جیسے بعض علماء کے نزدیک مسجدوں اور قرآن مجید کی جلدوں کی زیبائش وآرائش اوران کا نقش ونگار۔(اشعة اللمعات، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ج۱،ص۱۳۵)

علامہ ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری مرقاة المفاتیح میں نقل فرماتے ہیں: "وإما مکروهة کزخرفة المساجد وتزویق المصاحف یعنی عند الشافعیة وأما عند الحنفیة فمباح" یعنی بدعت کبھی مکروہ ہوتی ہے جیسے مسجدوں کی زیبائش وآرائش اور قرآن مجید کی جلدوں کا نقش ونگار اور یہ کراہت شوافع کے نزدیک ہے جبکہ احناف کے نزدیک ایسا کرنا مباح ہے۔

(مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، کتاب الایمان، تحت الحدیث ۱۴۱، ج۱،ص۳۶۸)

﴿۵﴾ **بدعت مباحہ:** جیسے انواع واقسام کے کھانے، پہننے، پینے کا سامان کرنا اور فجر وعصر کی نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا، مکانات بنوانا۔[1]

(حاشیہ مشکوٰۃ، ج۱،ص ۲۷ بحوالہ مرقاۃ المفاتیح)

اسی طرح ''بدعت ضلالت'' کا بیان کرتے ہوئے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا کہ وہ نئی چیز جو قرآن وحدیث یا اقوال واعمال صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا اجماع امت کے مخالف ہو وہ ضلالت وگمراہی ہے اور جو اچھی اچھی نئی نئی چیزیں ان میں سے کسی کے مخالف نہ ہوں وہ مذموم اور گمراہی نہیں۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کے ساتھ تراویح کو'' نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ'' فرمایا یعنی یہ اچھی بدعت ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ '' مَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ '' یعنی تمام مسلمان جس چیز کو اچھی مان لیں وہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَةِ '' یعنی میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔[2]

(حاشیہ مشکوٰۃ، ج۱،ص ۲۷)

درمختار میں ہے'' جاز تحلية المصحف لما فيه من تعظيمه كما في نقش المسجد ''یعنی قرآن مجید کو مزین کرنا جائز ہے کیونکہ اس میں قرآن مجید کی تعظیم ہے جیسا کہ مسجد کو منقش کرنا جائز ہے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، كتاب الحظرو الاباحة،فصل فی البيع، ج۹،ص٦٣٦) **واللہ تعالیٰ اعلم۔**

[1] ......حاشية مشكاة، كتاب الايمان،باب الاعتصام بالكتاب و السنة،ص۲۷ و مرقاةالمفاتيح، كتاب الايمان،تحت الحديث:١٤١،ج١،ص٣٦٨

[2] ......مرقاة المفاتيح، كتاب الايمان،باب الاعتصام بالكتاب و السنة،تحت الحديث:١٤١، ج١،ص٣٦٨

اور حضرت علامہ عزالدین بن عبدالسلام و حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے بیان کی تائید مزید اس حدیث مرفوع سے بھی ہوتی ہے جو ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ "مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَھُوَرَدٌّ" (1)
(مشکوٰۃ، ج۱،ص ۲۷)

یعنی جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالے جو دین میں سے نہ ہو وہ مردود ہے۔ اس حدیث سے صاف صاف ظاہر ہے کہ دین میں وہ نئی بات جو دین کے مخالف نہ ہو وہ ہرگز ہرگز مردود نہیں ہے۔

اس تقریر سے معلوم ہوا کہ مشکوٰۃ ج۱ص۳۰ پر جو حدیث ہے کہ اِیَّاکُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (2) (مشکوٰۃ، ج۱،ص۳۰)

یعنی تم لوگ اپنے کو دین میں نئے نئے کاموں سے بچائے رکھو کیونکہ ہر نئی نکالی ہوئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اس سے مُراد وہی بدعت ہے جو قرآن و حدیث یا اقوال و اعمالِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلاف ہو ورنہ ظاہر ہے کہ ہر نئی نکالی ہوئی چیز گمراہی کیونکر ہوسکتی ہے؟ جب کہ اُوپر ذکر کی ہوئی حدیثوں میں صاف صاف تصریح موجود ہے کہ گمراہی وہی نئی نکالی ہوئی چیز ہوگی جو دین کے خلاف ہو اور اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اس سے ناراض ہوں اور جو نئی نئی باتیں دین کے خلاف نہیں ہیں وہ ہرگز ہرگز کبھی بھی مذموم اور گمراہی نہیں ہوسکتی ہیں۔ چنانچہ مسلم شریف کی ایک حدیث میں اس کی صراحت بھی موجود ہے جو مشکوٰۃ ج۱ص۳۳ پر مذکور ہے کہ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب الاقضية، باب نقض الاحکام الباطلة...الخ، الحدیث:۱۷۱۸، ص۹٤٥

2 ......مشکاة المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام...الخ، الحدیث:١٦٥، ج١، ص٥٣

سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجرُهَا وَاَجرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُورِهِمْ شَیْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْءٌ [1] (مشکوٰۃ،ج۱،ص۳۳)

جو اسلام میں کوئی اچھا طریقہ نکالے تو اس کے لئے اس کا ثواب ہے اور جو لوگ اس کے بعد اس اچھے طریقے پر عمل کریں گے ان کے ثوابوں کا اجر بھی اس کو ملے گا بغیر اس کے کہ ان لوگوں کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو اور جو شخص اسلام میں کوئی برا طریقہ نکالے تو اس پر اس کا گناہ ہے اور تمام ان لوگوں کے گناہوں کا وبال بھی اس پر ہوگا جو اس کے بعد اس برے طریقے پر عمل کریں گے بغیر اس کے کہ ان لوگوں کے گناہوں میں سے کچھ کمی ہو۔

بہرحال یہ بات سورج کی طرح روشن ہوگئی کہ دین میں ہر نئی بات جو نکالی جائے وہ گمراہی نہیں ہے بلکہ وہی نئی چیز گمراہی ہوگی جو دین کے مخالف ہو ورنہ ظاہر ہے کہ ہر نئی چیز گمراہی کس طرح ہوسکتی ہے؟ حالانکہ زمانۂ نبوت کے بعد سینکڑوں چیزیں اولیائے امت و علمائے ملت نے نئی نئی ایجاد کی ہیں جو ہرگز ہرگز مذموم نہیں بلکہ باعث اجر و ثواب ہیں۔ مثلاً قرآن مجید پر اعراب لگانا، قرآن مجید کو تیس پاروں میں تقسیم کرنا، قرآن میں اوقاف کی علامتوں کو لکھنا، رکوع کی نشانی تحریر کرنا، اسی طرح قرآن مجید کے سمجھنے اور سمجھانے کے لئے نحو و صرف اور معانی و بیان نیز اصول فقہ و اصول حدیث کے قواعد و ضوابط کو مدون کرنا، ان فنون میں کتابیں تصنیف کرنا، ان کی تعلیم کے لئے مدارس قائم کرنا، نصاب مقرر کرنا، اسی طرح جمعہ و عیدین کے خطبوں

---

[1] ......مشكاة المصابيح، كتاب العلم، الفصل الاول، الحديث: ٢١٠، ج١، ص٦١

میں خلفائے راشدین اور حضرت فاطمہ وحضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے دونوں چچاؤں حضرت حمزہ و حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا نام پڑھنا، مسجدوں کی عمارتوں کو پختہ اور عالی شان بنانا، مسجدوں پر مناروں اور مئذنہ کی تعمیرات وغیرہ اس قسم کی بہت سی نئی نئی چیزیں علمائے مِلت نے دین میں نکالی ہیں مگر چونکہ ان میں کوئی چیز بھی دین کے مخالف نہیں اس لئے ان چیزوں کو ہرگز ہرگز مذموم اور گمراہی نہیں کہا جاسکتا بلکہ یہ سب بدعتِ حسنہ اور ثواب کے کام ہیں۔ اسی طرح صوفیائے کرام کے معمولات مثلاً مُراقبات اور ذکر کی ہیئات اور جلسات، تسبیحات کا استعمال، ذکروں کی مقدار، حلقے اور ختم خواجگان، میلاد شریف، مجالس وعظ، فاتحہ و اعراس اولیاء، مقابر پر گل پوشی وچادر پوشی، بلاشبہ یہ سب دین میں نئی نئی باتیں نکالی گئی ہیں، مگر چونکہ ان میں کوئی بھی قرآن مجید وحدیث یا اقوال واعمال صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مخالف نہیں۔ لہٰذا ہرگز ہرگز ان چیزوں کو مذموم اور گمراہی نہیں کہا جاسکتا بلکہ یہ سب بدعت حسنہ اور سب ثواب کے کام ہیں۔ لہٰذا ازروئے حدیث جن لوگوں نے ان اچھی اچھی باتوں کو ایجاد کیا، ان کو ایجاد کرنے کا ثواب بھی ملے گا اور قیامت تک جتنے لوگ ان باتوں پر عمل کر کے ثواب حاصل کرتے رہیں گے ان سب لوگوں کے ثوابوں کے برابر بھی ان کو ثواب ملتا رہے گا اور کسی کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

یہ ہے ان حدیثوں کی تشریحات جو اہل حق کا طریقہ ہے۔ خداوند کریم عزوجل سب کو اہل حق کے معمولات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ان لوگوں کو جو صرف ایک حدیث " كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ " (1) پڑھ پڑھ کر میلاد شریف اور نیاز وفاتحہ کو حرام و

(1) ....صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفیف الصلاة و الخطبة، الحدیث: ۸٦٧، ص ٤٣٠

گمراہی بتاتے ہیں انہیں اس حدیث کا صحیح مطلب سمجھنے اور حق کہنے اور حق پر عمل کرنے کی توفیق بخشے تاکہ یہ اُمت موجودہ دور کے افتراق اور جدال وشقاق کی بلاؤں سے محفوظ رہے۔(آمین)

ان تشریحات کے بعد اس عنوان کی چند حدیثیں بھی پڑھ لیجئے جو درج ذیل ہیں۔

حدیث: ۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے میرے پیارے بیٹے! اگر تو یہ کرسکتا ہے کہ تو اس حال میں صبح وشام کرے کہ تیرے دل میں کسی کی بدخواہی نہ ہوتو ایسا ہی کر۔ پھر فرمایا کہ اے میرے پیارے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جو میری سنت سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ رہے گا۔[1] (مشکوٰۃ، ج۱، ص۳۰)

حدیث: ۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو حلال غذا کھائے اور سنت پر عمل کرے اور تمام لوگ اس کی شرارتوں سے بے خوف ہوجائیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ سنکر ایک آدمی نے کہا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اتنی بات تو آج بہت سے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب میرے بعد بھی بہت زمانوں تک ایسا کرنے والے لوگ پائے جاتے رہیں گے۔[2] (مشکوٰۃ، ج۱)

---

[1] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام...الخ، الحدیث:۱۷۵، ج۱، ص۵۵

[2] ......سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۶۰، الحدیث:۲۵۲۸، ج۴، ص۲۳۳

حدیث : ۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی سوا ان لوگوں کے جو منکر ہوگئے۔ تو کسی نے کہا کہ منکر کون لوگ ہیں؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری فرمانبرداری کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ منکر ہوگیا۔(1) (مشکوٰۃ، ج۱ص ۲۷)

حدیث : ۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری امت میں فساد پھیل جانے کے وقت میری سنت پر عمل کرے گا اس کو ایک سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔(2)

مطلب یہ ہے کہ ایسے زمانے میں جب کہ لوگ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی سنتوں سے بے پروائی کرتے ہوں یا سنت پر عمل کرنے والوں کا مذاق اڑاتے ہوں اگر ایسے فتنہ وفساد کے زمانے میں کوئی مسلمان حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی سنت پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہ کر اس پر عمل کرتا رہے گا تو ایسے شخص کو ایک سو شہیدوں کا اجر وثواب ملے گا۔

حدیث : ٦

حضرت مالک بن اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مُرسل روایت ہے انہوں نے کہا

---

1 ......صحيح البخاری، کتاب الاعتصام...الخ،باب الاقتداء بسنن...الخ،الحديث ۷۲۸۰، ج٤،ص٤٩٩

2 ......مشكاة المصابيح، کتاب الايمان،باب الاعتصام...الخ،الحديث:۱۷٦،ج۱، ص٥٥

کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں میں دو ایسی چیزیں چھوڑی ہیں کہ جب تک تم لوگ ان دونوں پر مضبوطی کے ساتھ عمل کرتے رہو گے ہرگز ہرگز تم گمراہ نہیں ہوگے۔ ایک خدا عزوجل کی کتاب (قرآن) دوسری رسول خدا عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی سنت (حدیثیں)[1] (مشکوٰۃ، ج۱، ص۳۰)

{۴} علم دین

علم دین پڑھنا اور پڑھانا بھی جنت میں لے جانے والے اعمال میں سے ایک بہت ہی اہم اور شاندار عمل ہے۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل حدیثوں کا ایمانی نگاہوں سے مطالعہ کیجئے اور اسلامی جذبوں سے اِن پر عمل کیجئے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے نورِ ہدایت کی روشنی ملے گی۔

حدیث : ۱

کثیر بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دمشق کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا تو ایک آدمی آیا اور کہا کہ اے ابوالدرداء! رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مدینہ منورہ سے ایک حدیث سننے کے لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا ہوں۔ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ اس حدیث کو رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں میں کسی اور ضرورت سے یہاں نہیں آیا ہوں۔ یہ سن کر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بے شک میں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص علم کی طلب میں کوئی راستہ چلے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلائے گا اور بے شک

[1] ......المؤطاء للامام مالك، كتاب القدر، باب النهى...الخ، الحديث:۱۷۰۸، ج۲، ص۴۰۰

فرشتے طالبِ علم کی خوشی کے لئے اپنے بازوؤں کو بچھا دیتے ہیں اور بے شک عالم کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی تمام چیزیں اور مچھلیاں پانی کے اندر مغفرت کی دعا کرتی ہیں اور یقیناً عالم کی فضیلت عابد کے اوپر ایسی ہی ہے جیسے کہ چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے اور یقین رکھو کہ علماء انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی میراث دینار و درہم نہیں ہیں، انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی میراث تو علم ہی ہے تو جس نے اس کو لیا اُس نے بہت بڑا حصہ پالیا۔[1]

(مشکوٰۃ، ج۱، ص۳۴)

حدیث : ۲

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو علم کی طلب میں گھر سے نکلا وہ اپنے لوٹنے کے وقت تک جہاد میں ہے۔[2] (مشکوٰۃ، ج۱، ص۳۴)

مطلب یہ ہے کہ طالبِ علم جتنے دنوں تک علم کی طلب میں اپنے گھر سے باہر رہے گا اتنے دنوں تک اس کو اتنا ہی ثواب ملتا رہے گا جتنا کہ ایک مجاہد کو جہاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

حدیث ۳

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مرسل روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اس حالت میں موت آ گئی کہ

---

[1] ......سنن ابی داود، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، الحدیث: ۳۶٤۱، ج۳، ص٤٤٤

[2] ......سنن الترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، الحدیث: ۲٦٥٦، ج٤، ص۲۹٤

وہ اسلام کو زندہ کرنے کی نیت سے علم حاصل کررہا تھا تو جنت کے اندر اس کے اور نبیوں علیہم الصلاۃ والسلام کے درمیان بس ایک ہی درجے کا فاصلہ ہوگا۔(1)

(مشکوٰۃ، ج۱،ص۳۶)

مطلب یہ ہے کہ جنت میں اُس کا درجہ اتنا بلند ہوگا کہ اس سے اونچا صرف نبیوں علیہم الصلاۃ والسلام کا درجہ ہوگا اگرچہ اس کے اوپر نبیوں کا ایک ہی درجہ اتنا بلند و بالا اور عظمت والا ہوگا کہ اس کی بلندی تک کسی کی عقل کی رسائی نہیں ہوسکتی۔ اللہ اکبر! حضرات انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے ایک ایک درجے کی بلندی اور عظمت کا کیا کہنا۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ!

حدیث : ۴

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اس علم کی کیا حد ہے کہ اگر آدمی اس کو پہنچ جائے تو ''فقیہہ'' ہوجائے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دین کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کرکے میری امت کو پہنچادے اس کو اللہ تعالیٰ قبر سے ''فقیہہ'' بنا کر اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کا گواہ بنوں گا۔(2)

(مشکوٰۃ، ج۱،ص۳۶)

حدیث : ۵

حضرتِ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تم لوگ جنت کے

---

(1)......سنن الدارمی، باب فی فضل العلم و العالم، الحدیث: ۳۵٤، ج۱، ص۱۱۲

(2)......مشکاۃ المصابیح، کتاب العلم، الفصل الثالث، الحدیث: ۲۵۸، ج۱، ص۶۸

باغات میں گزرو تو میوہ چنا کرو۔ اس پر کسی نے کہا کہ جنت کے باغات کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ علم کی مجلسیں۔(1) (کنزالعمال، ج۱۰، ص۷۹)

حدیث: ٦

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن علماء کی روشنائی اور شہیدوں کے خون تولے جائیں گے تو علماء کی روشنائی کا پلڑا بھاری رہے گا۔(2)

(کنزالعمال، ج۱۰، ص۸۰)

حدیث: ۷

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ جو اپنے دین کی تعلیم میں صبح کو چلا یا شام کو چلا وہ ''جنتی'' ہے۔(3) (کنزالعمال، ج۱۰، ص۸۰)

تشریحات وفوائد

﴿۱﴾ حدیث نمبرا سے جہاں علم دین کی عظمت و بزرگی اور علمائے دین کے بلند درجات وعظیم مراتب کا حال معلوم ہوتا ہے وہاں اس حدیث سے یہ بھی انکشاف ہوتا ہے کہ ہمارے اسلاف اور پرانے بزرگوں میں علمِ دین کی طلب کا کتنا بے پناہ جذبہ تھا کہ محض ایک حدیث کو سننے کے لئے لوگ مدینہ منورہ سے دمشق کا سفر اس زمانے میں کیا کرتے تھے جب کہ سفر کے وسائل بہت ہی کم اور سفر کی مشکلات بے انتہا تھیں۔ افسوس کہ آج کل کے مسلمانوں میں یہ دینی جذبہ بہت کم رہ گیا بلکہ بالکل فنا ہو چکا ہے

1 ......المعجم الکبیر، الحدیث:۱۱۱۵۸، ج۱۱، ص۷۸

2 ......الجامع الصغیر، الحدیث:۱۰۰۲٦، ج۲، ص۵۹۰

3 ......کنزالعمال، کتاب العلم، الباب الاول، الحدیث:۲۸۷۰۲، ج۵، الجزء۱۰، ص٦١

دنیوی ضروریات کے لئے تو آج کل کے مسلمان بڑے لمبے لمبے سفر کیا کرتے ہیں مگر علمِ دین کے لئے چند قدم بھی چلنا اُن لوگوں کے لئے سر پر پہاڑ اٹھانے کے برابر مشکل ہے۔

﴿۲﴾ حدیث نمبر۲ سے معلوم ہوا کہ ایک مسلمان جب تک کہ علمِ دین کی طلب میں اپنے گھر سے باہر رہتا ہے اس کو ہر دم اور ہر قدم پر جہاد کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ اس حدیث سے ان طالب علموں کا رتبہ معلوم ہوا جو اپنا وطن چھوڑ کر علمِ دین پڑھنے کے لئے پردیس میں پڑے ہوئے ہیں اور طرح طرح کی تکلیف اٹھا کر اپنے وطن سے دور اسلامی مدارس میں تحصیل علم کر رہے ہیں۔ کاش! مسلمان ان طالبِ علموں کے مراتب و درجات کو سمجھ کر ان کی خدمت و دلجوئی کرتے اور مجاہدین فی سبیل اللہ کے معاونین کی فہرست میں اپنا نام لکھا کر جہاد کا ثواب حاصل کرتے۔ مگر افسوس کہ آج کل کے مسلمان ان بے چارے طالبِ علموں سے نفرت کرتے ہیں بلکہ ان کو حقارت کی نظر سے دیکھا کرتے ہیں۔ اور خدا عزوجل کے ان نیک بندوں سے بدسلوکی کر کے اپنی آخرت کو خراب کرتے رہتے ہیں۔

﴿۳﴾ حدیث نمبر۳ میں ''اسلام کو زندہ کرنے کی نیت سے علم حاصل کر رہا تھا'' سے معلوم ہوا کہ علم طلب کرنا جنت میں لے جانے والا عمل اُسی وقت ہوگا جب کہ خدمتِ اسلام کی نیت سے علم دین حاصل کیا جائے ورنہ خدانخواستہ اگر کوئی شخص عالم کہلانے یا محض روزی روٹی اور دنیا کمانے کی نیت سے علم دین حاصل کرے تو نہ وہ جنتی ہوگا نہ فرشتے اس کے لئے اپنے بازو کے پر بچھائیں گے نہ اُس کو جہاد کا ثواب ملے گا۔ اس لئے ہر طالب علم کو لازم ہے کہ وہ صرف خدمت دین اور احیاءِ اسلام کی نیت سے علمِ

دین حاصل کرے ورنہ وہ اس کے اجروثواب سے محروم ہو جائے گا۔

﴿۴﴾ علمِ دین کی مجلسوں کو حدیث نمبر۵ میں جنت کا باغ فرمایا گیا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ان مجلسوں میں بیٹھنا اور علم دین حاصل کرنا، یہ جنت کے باغ میں پہنچنے کا سبب ہے تو گویا یہ جنت کا باغ ہی ہے۔

﴿۵﴾ حدیث نمبر۶ میں یہ بیان فرمایا گیا کہ علمائے دین کی روشنائی جس سے وہ قرآن وحدیث اور دینی مسائل لکھتے ہیں وہ روشنائی اللہ تعالیٰ کے نزدیک میزانِ عمل میں شہیدوں کے خون سے زیادہ اجروثواب کے لحاظ سے وزن دار اور بھاری ہوگی کیونکہ یہ روشنائی ہزاروں لاکھوں کے لئے ہدایت کا سامان فراہم کرتی ہے کیونکہ علمائے کرام کی دینی تحریروں سے ہزار ہا امتیوں کو ہدایت کی روشنی ملتی ہے اور شہیدوں کا خون اگرچہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت محبوب، نہایت قیمتی بلکہ انمول ہے مگر اس خون بہنے کا فائدہ اور اجروثواب شہید کی ذات ہی تک محدود رہتا ہے۔اس لحاظ سے علمائے دین کی روشنائی شہیدوں کے خون سے زیادہ اُمت رسول کے لئے نفع بخش ہوئی لہٰذا میزان عمل میں اجروثواب کے لحاظ سے اس کا پلہ بھاری رہے گا۔

﴿۶﴾ ضروریاتِ دین یعنی فرائض وواجبات کا علم حاصل کرنا تو ہر عاقل وبالغ مسلمان مردوعورت پر "فرض عین" ہے باقی اتنا زیادہ علم دین حاصل کرنا کہ قرآن وحدیث اور مسائلِ فقہ کو اچھی طرح جان کر فتویٰ دینے کے قابل ہو جائے یہ "فرض کفایہ" ہے یعنی شہر کے کچھ لوگ اگر اتنا علم حاصل کرلیں تو سب مسلمانوں کے سر سے فرض ادا ہو گیا اور اگر پورے شہر میں کسی نے بھی اتنا علم حاصل نہیں کیا تو شہر کے تمام مسلمان اس فرض کو چھوڑنے کے مواخذہ میں گرفتار ہوں گے۔

{۵} وضو

وضو بھی اعمالِ جنت میں سے ایک عمل اور جنت کی سڑکوں میں سے ایک شاہراہ ہے۔ وضو کے فضائل اور اجر وثواب کے بارے میں مندرجہ ذیل چند حدیثیں بہت زیادہ ایمان افروز اور رغبت انگیز ہیں۔

حدیث : ۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسے کاموں کا راستہ نہ بتاؤں؟ جس سے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو بھی مٹا دے اور تمہارے درجات کو بھی بلند فرما دے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ کیوں نہیں ایسے عمل کی تو بہت ضرورت ہے۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تکلیفوں کے باوجود ''کامل وُضوٗ'' کرنا اور مسجدوں کی طرف بکثرت قدم رکھنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہ چیزیں جہاد کے حکم میں ہیں۔[1] (مشکوٰۃ، ج۱،ص ۳۸)

حدیث : ۲

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بہترین طریقے سے وضو کرے تو اس کے بدن سے اس کے تمام گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی نکل جاتے ہیں۔[2]

(مشکوٰۃ، ج۱،ص ۳۸)

---

[1] ......صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ،باب فضل اسباغ الوضوء...الخ،الحدیث:۲۵۱، ص۱۵۱

[2] ......صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ،باب خروج الخطایا...الخ،الحدیث:۲۴۵، ص۱۴۹

حدیث : ۳

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑے ہوکر دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ اپنے دل اور چہرے کے ساتھ ان دونوں رکعتوں پر توجہ رکھے تو اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔[1] (مشکوٰۃ، ج۱، ص۳۹)

حدیث : ۴

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی بھی خوب کامل وضو کرے پھر ان کلمات کو پڑھ لے: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں کہ وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہوجائے۔[2] (مشکوٰۃ، ج۱، ص۳۹)

حدیث : ۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت قیامت کے دن اس حالت میں بلائی جائے گی کہ ان کی پیشانی روشن اور ہاتھ پاؤں وضو کے اثرات سے چمکتے ہوں گے تو جو اپنی روشنی کو بڑھا سکتا ہو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی روشنی کو بڑھائے۔[3] (مشکوٰۃ، ج۱، ص۳۹)

---

[1] ......صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الذکر المستحب...الخ، الحدیث: ۲۳۴، ص ۱۴۴

[2] ......مشکاة المصابیح، کتاب الطهارة، الفصل الاول، الحدیث: ۲۸۹، ج ۱، ص ۷۳

[3] ......صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء...الخ، الحدیث: ۱۳۶، ج ۱، ص ۷۱

تشریحات وفوائد

﴿۱﴾وضو بذات خود بظاہر کوئی عبادت کا کام نہیں معلوم ہوتا اس لئے کہ پانی بہانا اور چند اعضاء کو دھو لینا بظاہر کوئی عبادت کا عمل نہیں لیکن چونکہ وضو نماز ادا کرنے کا وسیلہ ہے اور عبادت کا وسیلہ بھی عبادت ہوتا ہے اس لئے وضو بھی اس لحاظ سے عبادت بن گیا اور ایسی شاندار عبادت بن گیا کہ جنت دلانے والا عمل اور بہشت کی سڑکوں میں سے ایک سڑک بلکہ شاہراہ بن گیا۔

﴿۲﴾اس عنوان کی حدیث نمبر ا میں تکلیفوں کے باوجود وضو کرنے کا یہ مطلب ہے کہ سردی وغیرہ کے مواقع پر تکلیف کے باوجود اعضاء کو پورا پورا کامل طریقے سے سنت کے مطابق دھوئے اس میں ہرگز ہرگز کوئی سستی یا کوتاہی نہ کرے۔

اس حدیث میں کامل وضو کرنے اور کثرت سے مسجدوں میں آنے جانے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے۔ان تینوں باتوں کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے " فَذَا لِکُمُ الرِّبَاطُ "فرمایا۔رباط کے معنی اسلامی سرحد پر گھوڑا باندھ کر کفار سے جہاد کرنا اور دارالاسلام کو کفار کے حملوں سے بچانا ہے۔حدیث کا مطلب یہ ہے کہ گویا ان تینوں کاموں کو بجالانے کا ثواب جہاد کے مثل ہے۔

﴿۳﴾حدیث نمبر ۲ میں تمام گناہوں کے بدن سے نکل جانے کا یہ مطلب ہے کہ وضو کرنے سے گناہ صغیرہ (چھوٹے گناہ) کل کے کل معاف ہو جاتے ہیں۔گناہ کبیرہ (بڑے بڑے گناہ) اگر حقوق اللہ سے ان کا تعلق ہے مثلاً نماز و روزہ چھوڑ دیا تو بغیر سچی توبہ کے یہ گناہ معاف نہیں ہوسکتا اور اگر حقوق العباد سے تعلق رکھنے والے گناہ کبیرہ ہوں جیسے کسی کا مال چرا لیا ہے تو اس کو معاف کرانے کے لئے توبہ کے ساتھ ساتھ

بندوں سے معاف کرالینا بھی ضروری ہے۔

﴿۴﴾حدیث نمبر ۵ کا یہ مطلب ہے کہ جہاں جہاں وضو کا پانی پہنچتا ہے قیامت میں بدن کا وہ حصہ روشن اور چمکتا ہوگا تو جو شخص اس نورانی چمک کو بڑھانا چاہے اس کو چاہیئے کہ وہ بکثرت وضو کرے اور اعضائے وضو کو سنت کے مطابق اچھی طرح دھوئے۔

وضو کے دنیاوی فائدے

وضو سے آخرت کے فائدے کے علاوہ بہت سے دنیاوی فوائد بھی ہیں مثلاً:

﴿۱﴾ باوضو رہنے والا مسلمان شیطان کے وسوسوں اور شیطانی حملوں سے محفوظ رہتا ہے۔

﴿۲﴾ وضو بہت سی بیماریوں کا علاج اور تندرستی کا محافظ ہے۔

﴿۳﴾ وضو کرکے جس کام کے لئے گھر سے نکلیں ان شاءاللہ تعالیٰ وہ کام پورا ہو جائے گا۔ اِسی لئے اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ ہمیشہ یا اکثر اوقات باوضو رہا کرتے تھے۔

{۶} اذان

اذان بھی جنت میں لے جانے والا عمل اور بہشت کی کنجیوں میں سے ایک کنجی ہے اذان کے فضائل میں بہت زیادہ حدیثیں ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

حدیث : ۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: جو سات برس ثواب طلب کرنے کی نیت سے اذان پکارے اس کے لئے جہنم سے نجات کا پروانہ لکھ دیا جاتا ہے۔(1) (مشکوٰۃ، ج۱،ص ۶۵)

---

(1)......سنن الترمذی،ابواب الصلوٰۃ،باب ماجاء فی فضل الاذان،الحدیث:۲۰۶،ج۱،ص۲۴۸

حدیث : ۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ میں تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوکر اذان پڑھنے لگے پھر جب وہ خاموش ہوگئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یقین رکھتے ہوئے اس اذان کے مثل کہے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔[1]

(مشکوٰۃ، ج۱،ص ٦٦)

حدیث : ۳

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے کہ مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ لمبی ہوں گی۔[2] (مشکوٰۃ، ج۱،ص ٦۴)

حدیث : ۴

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے:

﴿۱﴾ وہ غلام جس نے اللہ عزوجل اور اپنے مولیٰ کے حق کو ادا کیا۔

﴿۲﴾ وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرتا رہا ہو اور وہ قوم اس سے راضی رہی ہو۔

﴿۳﴾ وہ شخص جو ہر دن ہر رات میں پانچوں نمازوں کی اذان پکارتا رہا ہو۔[3]

(مشکوٰۃ، ج۱،ص ٦۵)

---

[1] ......سنن النسائی، کتاب الأذان، ثواب ذالك، ج ۱، الجزء ۲، ص ۲٤

[2] ......صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل الاذان...الخ، الحدیث: ۳۸۷، ص ۲۰٤

[3] ......سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی فضل المملوك الصالح، الحدیث ۱۹۹۳، ج ۳، ص ۳۹۷

حدیث : ۵

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے: تیرا رب عزوجل اس بکری کے چرواہے سے بہت خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کے کسی ٹیکرے کی چوٹی پر اذان پکارتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اللہ عزوجل (فرشتوں سے) یہ فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو دیکھو یہ نماز قائم کرتا ہے اور مجھ سے ڈرتا ہے بے شک میں نے اپنے اس بندے کو بخش دیا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔[1]

(مشکوٰۃ، ج۱، ص۶۵)

حدیث : ۶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: مؤذن کی آواز کی درازی جن وانسان اور جو چیز بھی سنتی ہے سب قیامت کے دن اُس کے لئے گواہی دیں گے۔[2] (مشکوٰۃ، ج۱، ص۶۴)

حدیث : ۷

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے: جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے:

" اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ "

تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوگئی۔[3] (مشکوٰۃ، ج۱، ص۶۵)

---

[1] ......سنن ابی داود، کتاب صلاۃ المسافر، باب الأذان فی السفر، الحدیث: ۱۲۰۳، ج۲، ص۷

[2] ......صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب رفع الصوت بالنداء، الحدیث: ۶۰۹، ج۱، ص۲۲۲

[3] ......صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء عند النداء، الحدیث: ۶۱۴، ج۱، ص۲۲۴

تشریحات وفوائد

﴿۱﴾ اِس عنوان کی حدیث نمبرا میں ارشاد فرمایا گیا کہ ''جو سات برس ثواب طلب کرنے کی نیت سے اذان دے۔'' اس سے معلوم ہوا کہ جو تنخواہ لینے کی نیت سے اذان پکارے اگر چہ اس کا تنخواہ لینا جائز ہے مگر اس کو یہ فضیلت نہیں حاصل ہوگی کہ اس کو جہنم سے نجات کا پروانہ مل جائے یہ فضیلت تو بس اُسی مؤذن کو حاصل ہوگی جو صرف ثواب کی نیت سے سات برس اذان پڑھے۔

﴿۲﴾ حدیث نمبر۳ میں جو آیا ہے کہ قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ مؤذنوں کی گردن لمبی ہوگی اس سے مراد ان کے درجات ومراتب کا بلند ہونا ہے کیونکہ جس کا درجہ بلند ہوتا ہے وہ گردن اونچی کر کے چلتا ہے۔

﴿۳﴾ حدیث نمبر۷ ''حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ'' کہ میری شفاعت اُس کے لئے حلال ہوگئی اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت اُسی کے لئے حلال ہوگی جس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہوگا۔ کافر کی شفاعت تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے جائز اور حلال ہی نہیں۔

اذان کے دُنیاوی فوائد

جنت میں داخل ہونے کے سوا اذان کے دُنیاوی فوائد بھی بہت ہیں مثلاً:

﴿۱﴾ اذان کی آواز سے شیطان اِتنی دور بھاگ جاتا ہے کہ جہاں اذان کی آواز نہ پہنچے

﴿۲﴾ آگ لگ جائے تو اذان پڑھنے سے آگ کا زور کم ہو جاتا ہے اور آگ بجھنے لگتی ہے

﴿۳﴾ سخت آندھی کا طوفان اذان پڑھنے سے بہت جلد ختم ہو جاتا ہے۔

﴿۴﴾ بارش اگر نقصان دہ ہونے لگے یا سیلابوں سے ہلاکت کا اندیشہ پیدا ہو جائے تو

اذان پڑھنے سے نقصان اور ہلاکت کا خطرہ ٹل جاتا ہے۔

﴿۵﴾ جس گھر یا بستی میں پتھر گرنے لگے تو اذان پکارنے سے پتھر کا گرنا بند ہو جاتا ہے۔

﴿۶﴾ جس گھر میں جن یا شیاطین یا آسیب وغیرہ کا عمل دخل ہو تو بعد مغرب اُس گھر میں چند دن اذان پڑھنے سے شیاطین اور آسیب دفع ہو جاتے ہیں۔

﴿۷﴾ وبائی بیماریاں پھیل گئی ہوں تو بستی میں گلیوں کے اندر بہت سے لوگ اذان پڑھیں، خصوصاً رات میں اذان پکاریں تو وباؤں کا زور کم ہو جاتا ہے۔

﴿۸﴾ دفن کے بعد قبر کے پاس اذان دینے سے مُردہ کو منکر و نکیر کے سوالوں کا جواب دینے میں آسانی ہوتی ہے اور مُردہ کی وحشت اور گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے۔

﴿۹﴾ مجنون کے کان میں اذان پڑھ دینے سے جنون میں کمی ہو جاتی ہے۔

﴿۱۰﴾ جنگل یا میدان میں راستہ بھول جائے تو اذان پڑھ دینے سے غیبی امداد کا ظہور ناگہاں ہو جاتا ہے۔

﴿۱۱﴾ کفار سے جنگ کے وقت اذان پڑھنے سے کفار خائف اور مسلمانوں میں اسلامی جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ (شامی، جلد اول، ص ۲۵۸ و ایذان الاجر)

{۷} تعمیر مساجد

حدیث:

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ (1) (مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۶۸)

......مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب المساجد...الخ، الحدیث: ۶۹۷، ج ۱، ص ۱۴۷

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ عزوجل کے لئے ایک مسجد بنائے گا تو اللہ عزوجل اُس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔

تشریحات وفوائد

《۱》اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مسجدوں کی تعمیر پر جنت کا وعدہ فرمایا ہے کہ جو مسلمان کوئی مسجد بنا دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔

《۲》واضح رہے کہ اس حدیث میں مَسْجِدًا اور بَیْتًا دونوں لفظ نکرہ لائے گئے ہیں۔ مگر مَسْجِدًا میں تنکیر تحقیر کے لئے اور بَیْتًا میں تنکیر تعظیم کے لئے ہے جس کا حاصل مطلب یہ ہوا کہ جو مسلمان چھوٹی سے چھوٹی مسجد بھی تعمیر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہت بڑا عالیشان مکان جنت میں بنا دے گا۔

《۳》حدیث میں لِلّٰہ کا لفظ اس بات کی وضاحت کے لئے ہے کہ جو شخص خالص اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور خوشنودی کے لئے مسجد بنائے گا اسی کے لئے یہ اجر عظیم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے گا اور اگر خدانخواستہ کوئی اپنی کسی دنیاوی غرض یا نام ونمود یا ریاکاری اور اپنی شہرت کے لئے مسجد بنائے تو ہرگز ہرگز اس کو یہ اجر و ثواب نہیں ملے گا کیونکہ اِن صورتوں میں مسجد کی تعمیر خالصًا لِوَجہِ اللہ نہیں ہوئی بلکہ غرضِ دنیاوی وخواہشِ نفسانی کا اِس میں عمل دخل ہو گیا جو اجر و ثواب کو غارت کر دینے والی چیز ہے اس لئے اِس بری نیت سے مسجد بنانے میں کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ بلکہ گناہ ہو گا کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ" یعنی عمل کا دارومدار نیت پر

ہے۔یعنی ہر نیک عمل پر ثواب اُسی وقت ملے گا جب کہ نیک عمل کو اچھی نیت سے کیا جائے اگر نیت اچھی نہ ہوئی تو کتنا ہی نیک عمل کیوں نہ ہو اس پر کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

﴿۴﴾ جس طرح نئی مسجد تعمیر کرنے کا بہت بڑا اجر و ثواب ہے، اسی طرح پرانی ٹوٹی پھوٹی مسجدوں کی مرمت اور اُن کی صفائی ستھرائی اور آبادکاری کا بھی بہت بڑا اجر و ثواب ہے۔ چنانچہ ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کو تم لوگ دیکھو کہ وہ مسجدوں کی خدمت و خبر گیری کرتا رہتا ہے تو تم لوگ اس کے صاحبِ ایمان ہونے کی شہادت دو اور یقین رکھو کہ بلاشبہ اُس کے دل میں ایمان کی روشنی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (1)

یعنی صرف وہی شخص مسجدوں کی تعمیر و آبادکاری کریگا جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔

(مشکوٰۃ، ج۱، ص۶۹)

{۸} نماز

حدیث: ۱

حضرت معدان بن طلحہ یعمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کر کے یہ کہا کہ آپ مجھے کسی ایسے عمل کی خبر دیجئے کہ اس کے سبب سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمادے تو وہ خاموش رہے۔ پھر میں نے ان

(1)......ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے۔ (پ۱۰، التوبۃ: ۱۸)
و سنن الترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلاۃ، الحدیث ۲۶۲۶، ج ٤، ص ۲۸۰

سے یہی سوال کیا تو وہ چپ رہے پھر جب تیسری بار میں نے اُن سے یہی پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اس بارے میں رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ تم اللہ عزوجل کے لئے بکثرت سجدوں کو لازم پکڑلو۔ کیونکہ جب بھی تم اللہ عزوجل کے لئے کوئی سجدہ کرو گے تو اللہ تعالٰی اس کے سبب سے تمہارا ایک درجہ بلند فرمادے گا اور تمہارے ایک گناہ کو مٹا دے گا۔ حضرت معدان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ اس کے بعد میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ملاقات کر کے یہی سوال کیا تو انہوں نے مجھ سے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قول کے مطابق ہی کہا۔[1] (مسلم، جلداول، ص۱۹۳)

حدیث : ۲

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔[2]

(مشکوٰۃ، ج۱، ص۳۹)

حدیث : ۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو صبح یا شام کو مسجد میں جائے تو اللہ تعالٰی اس کے لئے جنت میں مہمان نوازی کا سامان تیار فرمادیتا ہے۔ جب جب بھی وہ صبح یا شام کو مسجد جائے۔[3] (بخاری، ج۱، ص۱۹۱)

---

[1] ......صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود...الخ، الحدیث:٤٨٨، ص٢٥٢

[2] ......المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث:١٤٦٦٨، ج٥، ص١٠٣

[3] ......صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب فضل من غدا...الخ، الحدیث:٦٦٢، ج١، ص٢٣٧

حدیث : ۴

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو دو ٹھنڈی نمازوں (چاڑوں میں فجر وعشاء) کو پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔(1) (مشکوٰۃ، ج۱، ص۲)

حدیث : ۵

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ تمہارا رب تعالیٰ کیا فرماتا ہے؟ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ میری عزت اور میری بزرگی کی قسم ہے کہ جو بندہ نماز کو اس کے وقت کے اندر پڑھے گا میں اُس کو جنت میں داخل کروں گا اور جو نماز کو اس کے وقت کے غیر میں پڑھے گا۔ اگر میں چاہوں گا تو اس پر رحم کروں گا اور اگر چاہوں گا تو اس کو عذاب دوں گا۔(2) (کنزالعمال، ج۷، ص۲۲۳)

حدیث : ٦

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے مجھ پر یہ عہد ہے کہ اگر وہ نماز کو اس کے وقت کے اندر پڑھے گا تو میں اس کو عذاب نہیں دوں گا اور اُس کو بلا حساب جنت میں داخل کروں گا۔(3) (کنزالعمال، ج۷، ص۲۲۳)

---

1 ......صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل صلوتی...الخ، الحدیث:٦٣٥، ص٣١٨

2 ...... کنزالعمال، کتاب الصلاۃ، الباب الاول، الحدیث:١٩٠٢٨، ج٤، الجزء٧، ص١٢٦

3 ...... کنزالعمال، کتاب الصلاۃ، الباب الاول، الحدیث:١٩٠٣٢، ج٤، الجزء٧، ص١٢٧

حدیث: ۷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جو نماز پر محافظت کرے گا یہ نماز اُس کے لئے قیامت کے دن نور اور دلیل اور نجات ہوگی اور جو اس پر محافظت نہیں کرے گا نہ اس کے لئے نور ہوگا نہ دلیل نہ نجات اور وہ قیامت کے دن قارون و فرعون و اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔[1] (مشکوٰۃ، ج۱ ص۵۹)

تشریحات و فوائد

﴿۱﴾ نماز پر خداوندِ قدوس نے جنت دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور نماز جنت میں داخل ہونے کا بہت ہی اعلیٰ ذریعہ اور بہترین سبب ہے۔ اِس مضمون کی سینکڑوں آیتیں اور حدیثیں قرآن مجید اور کتابوں کے صفحات میں چمک رہی ہیں، جن میں سے یہ چند حدیثیں آپ کے پیش نظر ہیں۔ اِن کو پڑھ کر عبرت حاصل کیجئے اور جذبہ عقیدت کے ساتھ ان پر عمل کر کے نماز کے پابند ہو جایئے اور جنت میں جانے کا سامان کیجئے۔ یاد رکھیئے کہ جنت میں لے جانے والے اعمال میں سب سے بہتر سب سے اعلیٰ نماز ہی ہے اور قرآن مجید و حدیث شریف میں جتنی تاکید نماز کے لئے آئی ہے دوسرے کسی عمل کے لئے نہیں آئی ہے، چنانچہ قرآن مجید میں کہیں یہ حکم آیا کہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ[2] یعنی نماز قائم کرو۔ کہیں یہ فرمایا گیا کہ اَلَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝[3] یعنی نماز

---

[1] ......شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل فی الصلوات... الخ، الحدیث ۲۸۲۳، ج۳، ص۴۶

[2] ......ترجمۂ کنزالایمان: نماز قائم رکھو۔ (پ ۱، البقرۃ: ۴۳)

[3] ......ترجمۂ کنزالایمان: جو اپنی نماز کے پابند ہیں۔ (پ ۲۹، المعارج: ۲۳)

پر مداومت کرو کہیں یہ ارشاد ہوا: اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ؄[1]
یعنی نماز کو اس کے وقت میں ادا کرو۔ کہیں یہ حکم آیا کہ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ؄[2]
یعنی نماز جماعت کے ساتھ پڑھو۔ کہیں یہ فرمان صادر ہوا کہ اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ
خَاشِعُوْنَ ؄[3] یعنی نہایت ہی خشوع اور عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے نماز پڑھو۔ خلاصہ یہ
کہ طرح طرح سے مختلف لفظوں کے ساتھ خداوند تعالیٰ نے نماز کی تاکید فرمائی ہے۔

﴿۲﴾ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کا مطلب:

واضح رہے کہ قرآنِ مجید میں جہاں جہاں اِرشادِ ربانی ہوا کہ ''نماز قائم کرو''
اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کو اس کے تمام حقوق اور آداب کی رعایت کے ساتھ ادا
کرو، یعنی نماز کی تمام شرطوں، اس کے سب ارکان، اس کے واجبات، اس کی سنتوں،
اس کے مستحبات کی پوری پوری ادائیگی کا دھیان رکھو اور نہایت ہی اخلاص و حضورِ
قلب، اطمینان و دلجمعی کے ساتھ تمام اعمالِ نماز کو ادا کرو، اور خوف الٰہی کے جذبات
سے نماز میں خوب خوب اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرو۔ چنانچہ اس سلسلے میں
ایک عالمِ ربانی اور با کرامت محدث حضرت ''حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کی نماز کا حال
سُن کر عبرت حاصل کیجئے اور اپنی نمازوں کی اصلاح کر لیجئے۔

﴿۳﴾ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نماز

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ حضرت عاصم بن یوسف محدث

---

[1] ترجمۂ کنزالایمان: بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (پ۵، النسآء: ۱۰۳)
[2] ترجمۂ کنزالایمان: اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (پ۱، البقرۃ: ۴۳)
[3] ترجمۂ کنزالایمان: جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔ (پ۱۸، المؤمنون: ۲)

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت عاصم بن یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اے حاتم! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا تم اچھی طرح نماز پڑھتے ہو؟ تو آپ نے فرمایا کہ ''جی ہاں'' تو حضرت عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا: آپ بتائیے کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ تو حضرت حاتم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت قریب ہوجاتا ہے تو میں نہایت ہی کامل ومکمل طریقے سے وضو کرتا ہوں۔ پھر نماز کا وقت آجانے پر جب مصلیٰ پر قدم رکھتا ہوں تو اس طرح کھڑا ہوتا ہوں کہ میرے بدن کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر برقرار ہوجاتا ہے پھر میں اپنے دل میں یہ تصور جماتا ہوں کہ خانۂ کعبہ میرے دونوں بھوؤں کے درمیان اور مقامِ ابراہیم میرے سینے کے سامنے ہے پھر میں اپنے دل میں یہ یقین رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ میری ظاہری حالت اور میرے دل میں چھپے ہوئے تمام خیالات کو جانتا ہے اس طرح کھڑا ہوتا ہوں کہ گویا پل صراط پر میرے قدم ہیں اور جنت میرے داہنے اور جہنم میرے بائیں اور ملک الموت میرے پیچھے ہیں اور گویا یہی نماز میری زندگی کی آخری نماز ہے، اس کے بعد تکبیر تحریمہ نہایت ہی اخلاص کے ساتھ کہتا ہوں پھر انتہائی تدبر اور غور وفکر کے ساتھ قراءت کرتا ہوں۔ پھر نہایت ہی تواضع کے ساتھ رکوع اور گڑگڑاتے ہوئے انکساری کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں۔ پھر اسی طرح پوری نماز نہایت ہی خضوع وخشوع کے ساتھ خوف ورجا کے درمیان ادا کرتا ہوں یہ سن کر حضرت عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حیرت کے ساتھ پوچھا کہ اے حاتم اصم! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا واقعی آپ ہمیشہ اور ہر وقت اسی طریقے سے نماز پڑھتے ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا کہ جی ہاں! تیس برس سے میں ہمیشہ اور ہر وقت اسی طرح ہر نماز ادا کرتا ہوں۔ یہ جواب سننے کے بعد حضرت عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر رقت طاری ہوگئی

اور وہ یہ کہنے لگے کہ افسوس! ایسی نماز تو میں نے زندگی بھر میں کبھی بھی ادا نہیں کی۔ (1)

(روح البیان، ج ۱، ص ۳۳)

﴿۴﴾ فاقہ کا خطرہ

بہر حال نماز کو نہایت ہی اخلاص و اطمینان اور حضورِ قلب کے ساتھ ادا کرنا چاہیے، نماز میں جلد بازی، غفلت اور بے توجہی سے دنیا و آخرت دونوں کا عظیم نقصان ہے۔ چنانچہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا استاد حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو تم دیکھو کہ رکوع و سجود میں تخفیف کرتا ہے تو اس کے اہل و عیال پر رحم کرو کیونکہ ان کی روزی تنگ ہو جانے اور فاقہ کشی کا خطرہ ہے۔ (2)

(روح البیان، ج ۱، ص ۳۳)

ایک حدیث میں ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع و سجود کو پورے طور پر ادا نہیں کرتا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی اور اگر تو اسی حالت میں مر جاتا تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنت پر تیری موت نہ ہوتی۔ (3) (بخاری، ج ۱، ص ۵۶)

﴿۵﴾ جماعت کی اہمیت

قرآنِ مجید میں وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ (4) کا یہ مطلب ہے کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھو۔ جماعت واجب ہے اور بلا کسی شرعی عذر کے جماعت چھوڑ دینا بہت

(1) ......تفسیر روح البیان، البقرۃ، تحت الآیۃ ۳، ج ۱، ص ۳۳

(2) ......تفسیر روح البیان، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ ۳، ج ۱، ص ۳۳

(3) ......صحیح البخاری، کتاب الصلوۃ، باب اذا لم یتم السجود، الحدیث: ۳۸۹، ج ۱، ص ۱۵۴

(4) ......ترجمۂ کنز الایمان: اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (پ ۱، البقرۃ: ۴۳)

بڑا گناہ ہے اور جماعت چھوڑ دینے والا فاسق و مردود الشہادۃ ہے۔ جماعت ترک کرنے والوں کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے غیظ وغضب کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ بلاشبہ میں نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر میں نماز کا حکم دوں اور اذان پکاری جائے پھر میں ایک مرد کو امامت کا حکم دوں اور وہ امامت کرے، پھر میں (جماعت سے الگ رہنے والے) لوگوں کے پاس جا کر اُن کے گھروں کو اُن کے اوپر جلا دوں۔[1] (بخاری، ج۱، ص۸۹)

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ تَارِكُ الْجَمَاعَةِ لَيْسَ مِنِّىْ وَلَا اَنَا مِنْهُ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا [2] (روح البیان، ج۱ص۳۵) یعنی جماعت کا چھوڑنے والا اُس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے کوئی تعلق نہیں اللہ تعالیٰ نہ اُس کے فرض کو قبول فرمائے گا نہ اُس کی نفلی عبادتوں کو۔

﴿۶﴾ اس عنوان کی حدیث نمبرے میں جو یہ آیا ہے کہ نماز چھوڑنے والا قیامت کے دن قارون وفرعون وہامان واُبی بن خلف کافروں کے ساتھ ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کافروں کی طرح بے نمازی بھی جہنم میں جائے گا، لیکن یہ بات ضرور ہے کہ یہ کفار تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور اُن لوگوں کو بہت ہی سخت اور دردناک عذاب ہوگا۔ مگر بے نمازی مسلمان اپنے گناہوں کے برابر جہنم میں جل کر پھر جنت میں داخل ہوجائیگا اوران مسلمانوں کو بہ نسبت کفار کے کچھ ہلکا عذاب دیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] ......صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب وجوب صلاۃ الجماعۃ، الحدیث: ٦٤٤، ج ١، ص ٢٣٢

[2] ......تفسیر روح البیان، البقرۃ، تحت الآیۃ: ٣، ج ١، ص ٣٥

{۹} سنتِ مؤکدہ

حدیث

عَنۡ اُمِّ حَبِیۡبَۃَ قَالَتۡ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَنۡ صَلّٰی فِیۡ یَوۡمٍ وَّلَیۡلَۃٍ ثِنۡتَیۡ عَشۡرَۃَ رَکۡعَۃً بُنِیَ لَہٗ بَیۡتٌ فِی الۡجَنَّۃِ اَرۡبَعًا قَبۡلَ الظُّھۡرِ وَرَکۡعَتَیۡنِ بَعۡدَھَا وَرَکۡعَتَیۡنِ بَعۡدَ الۡمَغۡرِبِ وَرَکۡعَتَیۡنِ بَعۡدَ الۡعِشَاءِ وَرَکۡعَتَیۡنِ قَبۡلَ صَلٰوۃِ الۡفَجۡرِ [1]

(مشکوٰۃ، ج۱، ص۱۰۳)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے گا اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادیا جائے گا، چار رکعت نماز ظہر سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے بعد اور دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت نمازِ فجر سے پہلے۔ (کل بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ)

تشریحات وفوائد

دن رات کی یہ بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں یعنی ان کو پڑھنے کی بہت تاکید آئی ہے۔ قصداً بلا عذر ان کو چھوڑنا گناہ ہے اور ان بارہ رکعتوں کی مداومت پر رسول خدا عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے تو یہ جنت کے اعمال میں سے ایک عمل اور جنت کی کنجیوں میں سے ایک کنجی ہے۔

بعض لوگ جمعہ کی نماز کے بعد جلدی جلدی مسجد سے بھاگ نکلتے ہیں اور

---

[1] ......سنن الترمذی،ابواب الصلوۃ،باب ماجاء فیمن صلی...الخ،الحدیث:٤١٥،ج١، ص٤٢٤

جمعہ کے بعد والی چھ رکعتوں کو جو سنت مؤکدہ ہیں، نہیں پڑھتے، وہ لوگ گناہ گار ہیں، اوران لوگوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونے کا خطرہ ہے، لہٰذا مسجد میں یا گھر آ کر اس کو ضرور پڑھنا چاہیے۔ (بہارشریعت، ج۴،ص۱۱)

{۱۰} نمازِ تہجد

حدیث:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ مَا قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ[1] (مشکوٰۃ، ج۱،ص۱۶۸)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ جب نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس آیا پھر جب میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے چہرہ کو غور سے دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہے۔ پھر سب سے پہلا قول جو آپ نے فرمایا وہ یہ تھا کہ اے لوگو! تم سلام کا چرچا کرو اور کھانا کھلاؤ اور رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور راتوں کو جب سب لوگ سو رہے ہوں تو تم نمازیں پڑھو۔ تم ایسا کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

تشریحات وفوائد

اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے چار عملوں پر جنت کا وعدہ

......مشکاۃالمصابیح، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، الحدیث:۱۹۰۷، ج۱، ص۳۶۲

فرمایا ہے جو یہ ہیں:﴿۱﴾ مسلمانوں کو بکثرت سلام کرنا﴿۲﴾ بھوکوں کو کھانا کھلانا ﴿۳﴾اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا﴿۴﴾ نمازِ تہجد پڑھنا۔ مولیٰ تعالیٰ اِن چاروں اعمالِ جنت پر ہر مسلمان کو عمل کی توفیق بخشے۔(آمین)

{۱۱} نمازتحیۃ الوضو

حدیث:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ یَابِلَالُ حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْكَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ قَالَ مَاعَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰی عِنْدِیْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِیْ سَاعَةِ لَیْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ (1)

(بخاری،ج۱،ص۱۵۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نمازِ فجر کے وقت حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے بلال! رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے اسلام میں سب سے زیادہ امید والا جو عمل کیا ہے اس کو مجھ سے بیان کرو اس لئے کہ میں نے جنت میں تمہارے جوتوں کی آہٹ اپنے آگے سنی ہے، تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سب سے زیادہ امید والا عمل یہی میرا ہے کہ میں دن یا رات کی کسی گھڑی میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے میرے مقدر میں جو نماز لکھی ہوئی ہے اُس کو پڑھ لیتا ہوں۔

......صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب فضل الطهور...الخ، الحدیث:۱۱۴۹، ج۱، ص۳۹۰

تشریحات وفوائد

جنت میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جوتوں کی آہٹ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے آگے سنی، اِس کا مطلب یہ ہے کہ شبِ معراج میں جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جنت کی سیر فرما کر جنت میں اپنے امتیوں کے درجات کا حال دیکھا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے آگے آگے جنت میں چلتے ہوئے دیکھا۔ حضرت بِلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے آگے آگے چلنا یہ کوئی بے ادبی کی بات نہیں۔ بادشاہ کے کچھ خادم بادشاہ کے پیچھے پیچھے اور کچھ خادم مثلاً نقیب اور چوبدار آگے آگے چلا کرتے ہیں اور یہ دونوں بادشاہ کے باادب خادم ہی ہوا کرتے ہیں۔ اس حدیث سے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بلند درجے کا پتا چلتا ہے کہ وہ جنت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نقیب بن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے آگے آگے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آمد آمد کا اعلان کرتے ہوئے چلیں گے اور حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رُتبۂ بلند ان کو نماز تحیۃ الوضوء کی بدولت ملا ہے۔

{۱۲} نفل نمازوں کی کثرت

حدیث: ۱

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ بِوَضُوْءِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِيْ سَلْ فَقُلْتُ اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ۔[1] رواہ مسلم (مشکوٰۃ، ج۱، ص۸۴)

---

[1] ......صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب فضل السجود... الخ، الحدیث: ۴۸۹، ص ۲۵۲

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رات گزارتا تھا تو میں وضو کا پانی اور آپ کی ضرورت کی چیزیں (مسواک وغیرہ) لایا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو چاہو مجھ سے مانگ لو، تو میں نے کہا کہ میں جنت میں آپ کی خدمت گزاری مانگتا ہوں، تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں، تو میں نے کہا کہ بس یہی، اس پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی دلی مراد کے لئے کثرت سجود سے میری مدد کرتے رہو۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

حدیث : ۲

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ شَابٌّ يَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُخِفُّ فِيْ حَوَائِجِهٖ فَقَالَ تَسْئَلُنِيْ حَاجَةً فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ لِيْ بِالْجَنَّةِ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ وَتَنَفَّسَ وَقَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ [1] (کنزالعمال، ج۸، ص۴)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک جوان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت کرتا تھا اور آپ کی ضروریات میں ہاتھ بٹایا کرتا تھا۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تم مجھ سے اپنی کسی حاجت کا سوال کرو، تو اس نے کہا کہ آپ اللہ عزوجل سے میرے لئے جنت کی دعا مانگیں۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور ایک سانس کھینچ کر ارشاد فرمایا کہ ہاں مگر اس شرط کے ساتھ کہ تم بکثرت سجدے کرتے رہو۔

تشریحات وفوائد

﴿۱﴾ اس عنوان کی دونوں حدیثوں میں ''کثرت سجود'' سے مراد نمازوں کو بکثرت پڑھنا

[1] ...... کنزالعمال، کتاب الصلاۃ، الحدیث: ۲۱۶۲۳، ج ٤، الجزء۸، ص ٥

ہے۔سجدہ سے مراد نماز ہے اس کو اصطلاح میں:"تَسْمِيَةُ الْكُلِّ بِاِسْمِ الْجُزْءِ" کہا جاتا ہے۔یعنی کبھی کبھی جزو بول کر کل مراد لیا جاتا ہے اور ایسا ہر زبان میں ہوا کرتا ہے، مثلاً اردو میں خمیرہ گاؤزبان ایک دوا کا نام ہے، اس میں بہت سی دوائیں پڑتی ہیں۔ مگر ایک جزو گاؤزبان چونکہ سب سے زیادہ مقدار میں ہوتا ہے اس لئے پوری مرکب دوا کا نام خمیرہ گاؤزبان پڑ گیا۔اسی طرح خمیرہ مروارید بھی ایک مرکب دوا ہے جس میں بہت سی دوائیں پڑتی ہیں اگرچہ مقدار میں کم مگر قیمت میں سب سے زیادہ مروارید ہوتا ہے، اس لئے پوری مرکب دوا کو خمیرۂ مروارید کہنے لگے۔اسی طرح نماز میں قیام، قعود، قومہ، جلسہ، سجدہ سبھی کچھ ہے اور ان سب اجزاء سے نماز مرکب ہوئی ہے۔مگر چونکہ ایک جزو یعنی سجدہ بہت اہم ہے کیونکہ اس میں خدا کے حضور بہت زیادہ عاجزی کا اظہار ہے اس لئے پوری نماز کو سجدہ کہہ دیا گیا۔

﴿۲﴾اس عنوان کی دونوں حدیثوں میں یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنے دونوں صحابیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ تم لوگ اپنی حاجت کا سوال کرو، چنانچہ دونوں صحابیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی اپنی حاجتوں اور مرادوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے مانگا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ان دونوں کی مرادیں بھی پوری فرمادیں۔اس سے صریح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے اپنی حاجتوں کو طلب کرنا اور اپنی مرادوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے مانگنا بلاشبہ جائز و درست بلکہ سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اور طریقۂ صحابہ علیہم الرضوان ہے۔

وہابیوں، نجدیوں کو اس حدیث سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور انبیاء واولیاء کو مجبور محض ماننے اور غیر اللہ سے کچھ مانگنے کو شرک قرار دینے کے عقیدے سے توبہ

کر لینا چاہیے۔

﴿۳﴾ پہلی حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اپنے کسی اُمتی کو جنت عطا فرما دینا یہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے قبضہ و اختیار میں ہے۔ ورنہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرما دیتے کہ جنت دینا میرے اختیار میں نہیں ہے مگر آپ نے یہ نہیں فرمایا بلکہ ان کی مراد پوری فرما دی اور نہ صرف جنت بلکہ جنت میں وہ محل جو ربّ العالمین نے خاص رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے لئے تیار فرمایا ہے حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو عطا فرمایا، کیونکہ خدمت گزاری تو جبھی ہو سکتی ہے کہ خادم و مخدوم دونوں ایک ہی محل میں رہیں خادم مشرق میں رہے اور مخدوم مغرب میں رہے تو پھر خدمت گزاری کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ بہر حال اہلِ سنت کا یہی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو دنیا و آخرت کی تمام نعمتوں کا مالک اور قاسم بنا دیا ہے۔ وہ جس کو چاہیں عطا فرمائیں۔ صاحبِ قصیدۂ بردہ شریف نے کیا خوب فرمایا کہ

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ [1]

یعنی دنیا و آخرت دونوں آپ کے دسترخوان سخاوت کے دو ٹکڑے اور لوح و قلم کے علوم آپ کے سمندر علم کے دو قطرے ہیں۔ اِس شعر میں دونوں جگہ "مِنْ" تبعیضیہ ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے بھی اس مضمون کو بہت خوب بیان فرمایا ہے کہ

رب ہے مُعطی یہ ہیں قاسم
رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

......قصیدہ بردہ شریف، حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

﴿۴﴾جب یہ معلوم ہو چکا کہ ''کثرت سجود'' سے نمازوں کی کثرت مراد ہے تو ظاہر ہے کہ اُن نمازوں سے نفل نمازیں مراد ہیں کیونکہ فرض نمازوں کی تو تعداد مقرر ہے ان میں کثرت وقلت کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

{۱۳} زکوٰۃ

نماز کی طرح زکوٰۃ بھی فرض ہے اور زکوٰۃ ادا کرنے پر اللہ عزوجل اور اسکے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے جنت کی بشارت وخوشخبری دی ہے اور بہشت کی نعمتیں عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ چنانچہ زکوٰۃ کے بارے میں چند حدیثیں مندرجہ ذیل ہیں:

حدیث : ۱

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا داعی اور قاضی بنا کر یمن کی جانب بھیجا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم اہلِ یمن کو اس بات کی دعوت دو کہ وہ ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کی گواہی دیں تو اگر وہ لوگ اس بات کو مان لیں تو پھر تم ان کو یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں دن رات میں فرض کی ہیں، تو اگر وہ لوگ اس بات کو مان لیں تو تم پھر ان لوگوں کو یہ بتاؤ کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے مالوں میں تم لوگوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو تمہارے مالداروں سے وصول کی جائے گی اور تمہارے فقیروں میں لوٹا دی جائے گی۔[1] (بخاری شریف، ج۱،ص ۱۸۷)

حدیث : ۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضور نبی اکرم

......صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ،الحدیث:۱۳۹۵و۱۴۹۶،ج۱، ص۴۷۱و۵۰۴

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس آئے اور یہ کہا کہ آپ کسی ایسے عمل پر میری راہنمائی کریں کہ میں جب وہ عمل کرلوں تو جنت میں داخل ہوجاؤں۔تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرواوراس کے ساتھ کسی کوشریک مت ٹھہراؤاورفرض نماز کو قائم کرواورفرض زکوۃ کوادا کرواور رمضان کے روزے رکھو۔تو اس دیہاتی نے یہ سن کر کہا کہ مجھ کواُس ذات کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ میں اس سے زیادہ نہیں کروں گا۔پھر جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کوکسی جنتی آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے اچھا لگے وہ اس آدمی کو دیکھ لے۔[1] (بخاری، ج۱،ص ۱۸۷)

حدیث: ۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص خدا کی راہ میں کسی چیز کا ایک جوڑا خرچ کرے تو اس کو جنت میں یہ کہہ کر بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! یہ بہترین جگہ ہے، پھر جو شخص نمازی ہوگا اس کو نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو مجاہد ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے بُلایا جائے گا اور جو صدقہ دینے والا ہوگا وہ صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو روزہ دار ہوں گے وہ ''باب الریان'' (سیرابی کے دروازے) سے بُلائے جائیں گے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کوئی شخص ان تمام دروازوں سے بُلایا جائے اس کی کوئی ضرورت تو نہیں ہے لیکن کیا کوئی ایسا بھی ہے جو ان تمام دروازوں سے بُلایا جائے گا؟

[1] ......صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ،باب وجوب الزکاۃ،الحدیث:۱۳۹۷،ج۱، ص ۴۷۲

تو رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم انہیں لوگوں میں سے ہو۔[1] (جو جنت کے تمام دروازوں سے بلائے جائیں گے۔)

(مسلم شریف، ج۱، ص۲۳۰)

حدیث : ۴

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دو عورتیں رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں اس حال میں آئیں کہ ان دونوں کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن تھے۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں اِن کنگنوں کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ تو ان دونوں عورتوں نے کہا: ''نہیں'' تو رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا: کیا تم اس کو پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آگ کے دو کنگن پہنائے؟ تو ان دونوں عورتوں نے کہا کہ ''جی نہیں'' تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تم دونوں ان کی زکوۃ ادا کرو۔[2] (مشکوٰۃ، ج۱، ص۱۶۰)

حدیث : ۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وفات پا گئے اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے اور عربوں میں سے کچھ لوگ کافر ہو گئے۔ (تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاد کرنے کا حکم دے دیا) تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کس طرح جہاد کریں گے؟ حالانکہ رسول اللہ

---

[1] ......صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الریان للصائمین، الحدیث:۱۸۹۷، ج۱، ص۶۲۵

[2] ......سنن الترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی زکوٰۃ الحلی، الحدیث:۶۳۷، ج۲، ص۱۳۲

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ ''میں لوگوں سے اس وقت تک جہاد کروں یہاں تک کہ لوگ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دیں تو جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ لیا اس نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے بچا لیا مگر اسلام کے حق میں اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔'' یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! میں ان لوگوں سے ضرور ضرور جنگ کروں گا جو نماز و زکوۃ میں تفریق کریں گے اس لئے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے، خدا کی قسم! اگر یہ لوگ ایک بکری کا بچہ جو زکوٰۃ میں رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے زمانے میں دیا کرتے تھے اگر مجھے نہ دیں گے تو میں ان لوگوں سے جہاد کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ بخدا! میں نے یہی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ کو جہاد کے لئے کھول دیا ہے تو میں نے پہچان لیا کہ یقیناً یہی حق ہے۔ (1)

(بخاری، ج ۱، ص ۱۸۸ و مشکوٰۃ، ص ۱۵۷)

تشریحات و فوائد

﴿۱﴾ اس عنوان کی حدیث نمبر ۱ سے معلوم ہوا کہ نماز کی طرح زکوٰۃ بھی فرض ہے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا داعی بنا کر اس کی تبلیغ کے لئے یمن بھیجا تھا۔ جس طرح نماز کا انکار کرنے والا کافر ہو جائے گا۔ اسی طرح زکوٰۃ کا منکر بھی کافر ہے۔ واضح رہے کہ کسی بھی فرض کا انکار کفر ہے۔

﴿۲﴾ حدیث نمبر ۲ سے معلوم ہوا کہ دیہاتی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے جنتی ہونے کی بشارت دے دی ایسے بہت سے خوش نصیب صحابہ علیہم الرضوان ہیں

---

(1)......مشکاۃ المصابیح، کتاب الزکاۃ، الفصل الثالث، الحدیث: ۱۷۹۰، ج ۱، ص ۳۴۰

جن کو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے دنیا ہی میں جنتی ہونے کی بشارت دے دی، اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورِ انور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کو اپنے امتیوں کے خاتمہ کی خبر تھی کیونکہ ظاہر ہے کہ بغیر خاتمہ بالخیر کے کوئی جنتی ہوسکتا ہی نہیں۔ تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے جس شخص کے جنتی ہونے کی خوشخبری سنائی۔ ضرور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کو اس کے خاتمہ بالخیر کی بھی خبر ہوگی۔

﴿۳﴾ حدیث نمبر ۳ میں امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بہت بڑی فضیلت بیان ہے کہ جنت کے ہر دروازے سے فرشتے ان کو جنت میں داخل ہونے کی دعوت دیں گے۔

﴿۴﴾ حدیث نمبر ۵ کی تشریح یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی وفاتِ اقدس کے بعد جو بدنصیب اسلام سے مرتد ہوگئے تھے ان مرتدین کے چند گروہ تھے۔

اول: وہ لوگ تھے جنہوں نے اسلام سے بالکل ہی مرتد ہوکر ''مسیلمۃ الکذاب'' کی نبوت کو مان لیا اور اس کی پیروی کرنے لگے اور ان میں بیشتر قبیلۂ بنوحنیفہ کے لوگ تھے۔

دوم: وہ لوگ تھے جو اسلام سے مرتد ہوکر مدعی نبوت ''اسود عنسی'' کی نبوت کو مان کر اس کے متبع بن گئے اور اس کے متبعین میں زیادہ تر اہلِ یمن تھے۔

سوم: وہ لوگ تھے جو اسلام سے مرتد ہوکر اپنے زمانۂ جاہلیت کے پرانے دین میں داخل ہوگئے۔ چنانچہ مرتدین کے ان تینوں گروہ کا اتنا غلبہ ہوگیا تھا کہ صرف تین ہی مسجدوں میں نماز پڑھی جاتی تھی باقی تمام مساجد میں نماز نہیں ہوتی تھی۔ مکہ معظّمہ کی مسجد الحرام، مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی، بحرین کی مسجد عبدالقیس بس انہیں تینوں مسجدوں میں نماز ہوتی تھی۔ مرتدین کے ان تینوں گروہ سے امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ

نے جہاد کا حکم دیا۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے ان مرتدین کے ساتھ جہاد کیا اور مسیلمۃ الکذاب جنگ یمامہ میں اور اسود عنسی صنعاء میں قتل کر دیا گیا اور ان دونوں کے متبعین بھی بکثرت قتل ہو گئے اور کچھ تائب ہو کر اسلام میں آ گئے۔ اور وہ تمام مرتدین جو زمانۂ جاہلیت کے دین میں لوٹ گئے تھے۔ ان میں سے بھی بکثرت مقتول ہوئے مگر اکثر توبہ کر کے پھر اسلام میں داخل ہو گئے۔ مذکورہ بالا تینوں قسم کے مرتدین سے جہاد کے بارے میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اتفاق رہا۔

چہارم: مرتدین میں ایک گروہ ایسا بھی تھا جو نماز، روزہ اور حج وغیرہ تمام شرائع اسلام پر ایمان رکھتے تھے اور اس پر عامل بھی تھے۔ ان لوگوں نے صرف زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کیا تھا بلکہ ان میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو زکوٰۃ کے منکر نہیں تھے بلکہ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں زکوٰۃ لے جانے سے انکار کرتے تھے۔ جیسے کہ بنی یربوع کے قبیلے والوں نے اپنی زکوٰتوں کو وصول کر کے جمع کر لیا تھا کہ اس کو دربارِ خلافت میں بھیجیں گے، مگر مالک بن نویرہ ان کے سردار نے پورے قبیلہ کی زکوٰۃ کو مدینہ بھیجنے سے روک دیا اور ساری زکوۃ کو بنی یربوع کے غریبوں میں تقسیم کر دیا۔ مرتدین کا یہ چوتھا گروہ درحقیقت باغیوں کا گروہ تھا مگر چونکہ یہ لوگ مرتدین میں ملے جلے تھے اس لئے جب امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان لوگوں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ شبہ لگا کہ یہ لوگ تو کلمہ پڑھتے ہیں اور اسلام کے تمام احکام کے پابند ہیں لہٰذا کلمہ پڑھنے کی وجہ سے ان کے جان و مال محفوظ ہو چکے اس لئے ان لوگوں کو قتل کرنا درست نہیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مباحثہ اور مناظرہ

کیا یہاں تک کہ حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلیلوں کو سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اطمینانِ قلب حاصل ہو گیا اور پھر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے متفق ہو کر ان لوگوں سے بھی جنگ کی۔ یہاں تک کہ تمام مرتدین کا قلع قمع ہو گیا۔ کچھ قتل ہو گئے اور اکثر توبہ کر کے پھر اسلام میں داخل ہو گئے۔ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا یہ بہت ہی عظیم کارنامہ ہے کہ تمام مدعیانِ نبوت اور مرتدین کا خاتمہ ہو گیا اور دینِ برحق اسلام کا بول بالا ہو گیا۔(1)

(شرح مسلم نواوی، ص ۳۸)

﴿۵﴾ حدیث نمبر۴ سے معلوم ہوا کہ چاندی سونے کے زیورات اگرچہ خود اپنے استعمال میں ہوں پھر بھی ان کی زکوٰۃ فرض ہے۔ کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ان کنگنوں کے بارے میں صاف لفظوں میں ارشاد فرمایا کہ " فَادِّیَا زَکٰوتَهٗ "یعنی تم دونوں اس سونے کے کنگنوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ سونا چاندی جس شکل میں بھی ہو خواہ سکوں کی شکل میں ہو یا زیورات کی شکل میں ہو یا برتنوں کی شکل میں ہو یا اینٹوں کی شکل میں ہو ہر صورت میں بہر حال ان کی زکوٰۃ دینی فرض ہے۔

{۱۴} صدقہ

صدقہ بھی جنت میں لے جانے والا عمل اور بہشت کی کنجیوں میں سے ایک کنجی ہے۔ صدقہ کے فضائل میں حسب ذیل چند حدیثیں پڑھ کر جنت میں جانے کا سامان کیجئے۔

حدیث : ۱

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ

(1)......شرح صحیح مسلم للنووی، کتاب الایمان، باب الامر بقتال الناس...الخ، ج۱، ص۳۸

لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتُدْفِعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ[1] (مشکٰوۃ، ج۱،ص۱۶۸)

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ خدا عزوجل کے آتش غضب کو بجھا دیتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔

حدیث: ۲

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا مُسْلِمٍ کَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰی عُرْیٍ کَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰی جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَیُّمَا مُسْلِمٍ سَقَا مُسْلِمًا عَلٰی ظَمَأٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ[2]

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنا دے تو اللہ تعالٰی اس کو جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اللہ تعالٰی اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا تو اللہ تعالٰی اس کو شرابِ خالص سے سیراب فرمائے گا جس پر مہر لگی ہو گی۔

حدیث: ۳

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ کَبِدًا جَائِعًا[3]

---

[1] ......سنن الترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، الحدیث: ٦٦٤، ج٢، ١٤٦

[2] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، الحدیث: ١٩١٣، ج١، ص٣٦٣

[3] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الزکاۃ، باب أفضل الصدقۃ، الحدیث: ١٩٤٦، ج١، ص٣٦٩

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ افضل صدقہ یہ ہے کہ تم کسی بھوکے جگر کو آسودہ کرو۔

حدیث : ۴

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِاِمْرَأَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطْشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ قِيْلَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِیْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ ۔[1] متفق عليه (مشکوٰۃ، ج۱،ص ۱۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک زنا کار عورت ایک کتے کے پاس گزری جو ایک کنویں کے منہ پر زبان نکالے ہوئے تھا اور قریب تھا کہ پیاس اُس کو مار ڈالے تو اس عورت نے اپنا چرمی موزہ اتارا اور اس کو اپنی اوڑھنی میں باندھ کر اس سے پانی نکال کر کتے کو پلا دیا بس اسی سبب سے اس کی مغفرت ہوگئی۔کسی نے عرض کیا کہ کیا چوپایوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں ہمارے لئے اجر ہے؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ہر گیلے جگر والے کے ساتھ بھلائی کرنے میں اجر ہے۔

حدیث : ۵

عَنْ جَابِرٍ مَنْ حَفَرَ مَاءً لَمْ يَشْرَبْ مِنْهُ كَبِدٌ حَرّٰی مِنْ اِنْسٍ وَّجِنٍّ وَلَا سَبُعٍ وَلَا طَائِرٍ اِلَّا اٰجَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ [2] (کنز العمال، ج۲۰،ص۲۶۲)

......مشكاة المصابيح، كتاب الزكاة،باب فضل الصدقة،الحديث:۱۹۰۲،ج۱، ص ۳۶۱

...... كنزالعمال، كتاب المواعظ...الخ،الباب الاول،الحديث:۴۳۱۸۲،ج۸، الجزء۱۵،ص۳۳۹

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص کنواں کھودے تو کوئی بھی گرم جگر والا خواہ وہ انسان ہو یا جن، درندہ ہو یا پرندہ جو بھی اس کا پانی پئے گا قیامت تک کنواں کھودنے والے کو ثواب ملتا رہے گا۔

حدیث : ٦

عَنْ جَابِرٍ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ اَظَلَّهُ اللّٰهُ تَحْتَ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ الْوُضُوْءُ عَلَى الْمَكَارِهِ وَالْمَشْيُ اِلَى الْمَسَاجِدِ فِى الظُّلَمِ وَاِطْعَامُ الْجَائِعِ [1]

(کنز العمال، ج۲۰، ص۳۶۸)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کو اپنے عرش کے نیچے اس دن سایہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ تکلیفوں کے باوجود وضو کرنا اور اندھیریوں میں پیدل مسجد تک جانا اور بھوکے کو کھانا کھلانا۔

حدیث : ۷

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْطَيْرٌ اَوْبَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً۔ [2]

متفق علیه (مشکوۃ، ج۱، ص۱۶۸)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر وہ مسلمان جو کوئی درخت لگائے یا کوئی کھیت

[1] ...... كنز العمال، كتاب المواعظ...الخ،الباب الاول،الحديث:٤٣٢١٢، ج٨، الجزء١٥، ص٣٤٢

[2] ......مشكاة المصابيح، كتاب الزكاة،باب فضل الصدقة،الحديث:١٩٠٠، ج١، ص٣٦١

بوئے پھر اس درخت یا کھیت میں سے کوئی انسان یا پرندہ یا چوپایہ کچھ کھالے تو وہ اس مسلمان کے لئے صدقہ ہوگا۔

حدیث: ۸

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقِیَ اَخَاکَ بِوَجْہٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ اِنَاءِ اَخِیْکَ۔رواہ احمد و الترمذی[1] (مشکوٰۃ، ج۱،ص۱۶۸)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر احسان یعنی اچھا کام صدقہ ہے اور اچھے کام میں سے یہ بھی ہے کہ تم اپنے بھائی سے ہنس مکھ چہرے کے ساتھ ملاقات کرو اور یہ بھی ہے کہ اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دو۔اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حدیث: ۹

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُکَ فِیْ وَجْہِ اَخِیْکَ صَدَقَۃٌ وَاَمْرُکَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَھْیُکَ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَاِرْشَادُکَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَنَصْرُکَ الرَّجُلَ الرَّدِیْءَ الْبَصَرِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَاِمَاطَتُکَ الْحَجَرَ وَالشَّوْکَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَاِفْرَاغُکَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ دَلْوِاَخِیْکَ لَکَ صَدَقَۃٌ۔رواہ الترمذی[2]

(مشکوٰۃ، ج۱،ص۱۶۹)

---

[1] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الزکاۃ،باب فضل الصدقۃ،الحدیث:۱۹۱۰،ج۱، ص۳۶۲

[2] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الزکاۃ،باب فضل الصدقۃ،الحدیث:۱۹۱۱،ج۱، ص۳۶۲

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے بھائی کے روبرو تمہارا مسکرا دینا صدقہ ہے اور تمہارا اچھی بات کے لئے حکم دینا صدقہ ہے اور تمہارا بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور بھول والی زمین میں تمہارا کسی کو راستہ بتا دینا یہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے اور کسی کمزور نظر والے شخص کی مدد کر دینا یہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے اور تمہارا کسی پتھر یا کانٹے یاہڈی کو راستے سے ہٹا دینا یہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے اور تمہارا اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی انڈیل دینا یہ بھی صدقہ ہے۔اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حدیث: ۱۰

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ کَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا کَانَ فِیْ حِفْظٍ مِّنَ اللّٰہِ مَادَامَ عَلَیْہِ مِنْہُ خِرْقَۃٌ۔ رواہ احمد والترمذی[1] (مشکوٰۃ، ج۱،ص۱۶۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہنا دے گا تو جب تک ایک ٹکڑا بھی اس کپڑے کا اس کے بدن پر رہے گا اس وقت تک وہ شخص اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔

تشریحات وفوائد

﴿۱﴾حدیث نمبر۱ سے ثابت ہوتا ہے کہ صدقہ خدا عزوجل کے آتش غضب کو بجھا دیتا

[1]......مشکاۃالمصابیح، کتاب الزکاۃ،باب فضل الصدقۃ،الحدیث: ۱۹۲۰، ج۱، ص۳٦٤

ہے اسی لئے جب مسلمانوں پر وباؤں یا بلاؤں یا خطرناک بیماریوں یا مصیبتوں کا حملہ ہوتو مسلمانوں کو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ صدقہ کریں تا کہ غضب الٰہی کے قہر سے محفوظ رہیں اور خداعزوجل کی رحمت ان کی طرف متوجہ ہو۔

﴿۲﴾ حدیث نمبر۳ کا حاصل مطلب یہ ہے کہ کسی بھوکے انسان یا کسی بھوکے پیاسے جانور کو کھلا پلا کر سیراب کر دینا یہ بہترین قسم کا صدقہ ہے اور حدیث نمبر۴ میں بھی اسی مضمون کا بیان ہے کہ ایک زنا کار بدکار عورت کی مغفرت محض اتنی سی بات پر ہوگئی کہ اُس نے ایک کتے کی پیاس پر رحم کھایا اور اپنے چمڑے کے موزے کو اپنے دوپٹے میں باندھ کر اس میں کنویں سے پانی بھر کر پیاسے کتے کو پلا کر سیراب کر دیا ان دونوں حدیثوں کا حاصل یہی ہے کہ انسان اور جانور دونوں کو کھلا کر سیراب کر دینا بڑے ثواب کا کام ہے۔ اسی طرح حدیث نمبر۵ میں کنواں کھودنے کے ثواب کا بیان ہے کہ چرند و پرند انسان و چوپائے جو بھی اس کنویں میں سے پانی پئیں گے ان سب کا ثواب کنواں والے کو ملے گا۔

﴿۳﴾ حدیث نمبر۶ کا حاصل یہ ہے کہ تکلیفوں یعنی سخت سردی وغیرہ میں وضو کرنا اور اندھیری راتوں میں مسجد جا کر نماز پڑھنا اور کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دینا یہ تینوں عمل اللہ تعالیٰ کو اس قدر محبوب ہیں کہ ان اعمال کے کرنے والے کو میدان قیامت کی سخت دھوپ میں اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے نیچے سائے میں رکھے گا جس دن کہ کہیں اس کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

﴿۴﴾ حدیث نمبر۷ میں درخت لگانے اور کھیت بونے کے ثواب کا بیان ہے کہ کھیت کا دانہ اور درخت کا پھل جو چرند و پرند یا انسان کھالے گا وہ سب صدقہ ہوگا اور کھیت بونے والے اور درخت لگانے والے کو اس کا ثواب ملے گا اگرچہ کھیت اور درخت والے کی

مرضی نہیں تھی کہ کوئی کھائے مگر پھر بھی اس کو ثواب ملے گا۔

﴾۵﴿ حدیث نمبر ۸ و نمبر ۹ میں صدقہ کی چند آسان صورتیں بتائی گئی ہیں کہ جن میں نہ کوئی خرچ ہے نہ محنت مگر پھر بھی ان معمولی کاموں سے ایک مسلمان مفت میں صدقہ کا ثواب حاصل کر سکتا ہے۔

﴾۶﴿ حدیث نمبر ۱۰ میں کسی مسلمان کو کپڑا پہنا دینے کے ثواب کا بیان ہے کہ جب تک اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی اس مسلمان کے بدن پر باقی رہے گا اللہ تعالیٰ کی حفاظت کپڑا پہنانے والے کے ساتھ رہے گی۔

صدقہ کی طاقت

حدیث شریف میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا تو زمین ہلنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا فرمایا اور ان پہاڑوں سے زمین کا ہلنا بند ہو گیا۔ تو پہاڑوں کی مضبوطی اور طاقت سے تعجب کرتے ہوئے فرشتوں نے کہا کہ اے ہمارے پروردگار! عزوجل کیا تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی بڑھ کر کوئی طاقتور چیز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں ''لوہا'' پہاڑوں سے بھی بڑھ کر طاقتور ہے۔ تو فرشتوں نے کہا کہ اے ہمارے پروردگار! عزوجل کیا لوہے سے بھی بڑھ کر طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو فرمایا کہ ہاں ''آگ'' لوہے سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ تو فرشتوں نے کہا کہ اے ہمارے پروردگار! عزوجل کیا آگ سے بھی زیادہ کوئی طاقتور چیز ہے؟ تو فرمایا کہ ہاں ''پانی'' آگ سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ تو پھر فرشتوں نے کہا کہ اے رب! عزوجل کیا تیری مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو فرمایا کہ ہاں ''ہوا'' پانی سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ تو پھر فرشتوں نے کہا کہ اے رب! عزوجل کیا تیری مخلوق میں ہوا سے بھی

زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ ہاں ابنِ آدم اپنے داہنے ہاتھ سے اس طرح پوشیدہ کر کے صدقہ دے کہ بائیں ہاتھ سے بھی چھپائے یہ ہوا سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔[1] (مشکوٰۃ، ج۱،ص۱۷۰)

مطلب یہ ہے کہ صدقہ بہت بڑی طاقت والی چیز ہے کہ اس سے بڑی بڑی خطرناک بلائیں ٹل جاتی ہیں اور بڑی بڑی مشکل مرادیں صدقہ کی بدولت حاصل ہو جاتی ہیں اور بڑے بڑے اہم کام صدقہ کی برکت سے پورے ہو جاتے ہیں۔

......سنن الترمذی، کتاب التفسیر، بابت:۹۵، الحدیث:۳۳۸۰، ج۵، ص۲۴۲

﴿۱۵﴾ روزہ

رمضان المبارک کا روزہ ۲ھ میں فرض ہوا۔ روزہ رکھنے پر بھی اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہے۔ روزہ کے فضائل میں چند حدیثیں حسب ذیل ہیں:

حدیث: ۱

عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ[1]

(بخاری، ج۱، ص۲۵۴)

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو "باب الریان" (سیرابی کا دروازہ) کہا جاتا ہے اسی دروازہ سے قیامت کے دن روزہ دار جنت میں داخل ہوں گے روزہ داروں کے سوا کوئی بھی اس دروازہ سے جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ جب یہ لوگ داخل ہو چکیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس کے بعد کوئی بھی اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا۔

حدیث: ۲

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ

[1]......صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الرّیان للصائمین، الحدیث ۱۸۹۶، ج ۱، ص ۶۲۵

فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْھَلْ فَاِنِ امْرَؤٌ قَاتَلَہٗ اَوْ شَاتَمَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ مَرَّتَیْنِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ یَتْرُکُ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ وَشَھْوَتَہٗ مِنْ اَجْلِیْ اَلصِّیَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ وَالْحَسَنَۃُ بِعَشَرِ اَمْثَالِھَا[1]

(بخاری، ج۱،ص۲۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزہ ڈھال ہے لہٰذا کوئی روزہ دار نہ فحش کلامی کرے نہ جہالت کی بات کرے اور اگر کوئی اس سے لڑے یا گالی گلوچ کرے تو روزہ دار کو چاہیے کہ اس سے یہ کہدے کہ ''میں روزہ دار ہوں۔'' اور اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ یقیناً روزہ دار کے منہ کی بو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے، روزہ دار اپنے کھانے پینے اور اپنی خواہش کو میری وجہ سے چھوڑ دیتا ہے روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور ہر نیکی کا دس گنا ثواب ہے۔

حدیث:۳

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ[2] (بخاری، ج۱،ص۲۵۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو رمضان کا روزہ ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب طلب کرنے کی نیت سے رکھے اس کے پہلے گناہ (صغائر) بخش دیئے جاتے ہیں۔

---

[1]......صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب فضل الصوم، الحدیث: ۱۸۹٤، ج۱، ص٦٢٤

[2]......صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب من صام رمضان...الخ، الحدیث: ۱۹۰۱، ج۱، ص٦٢٦

حدیث : ۴

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ مَنْ صَامَ يَوْمًا تَطَوُّعًا لَمْ يُطَّلِعْ اَحَدٌ لَمْ يَرْضِ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهٗ بِثَوَابٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ [1] (کنزالعمال، ج۸، ص۲۸۹)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جو ایک دن نفلی روزہ اس طرح رکھے کہ کوئی اس پر مطلع نہ ہو تو اللہ تعالٰی اس کو جنت سے کم کوئی ثواب دینے پر راضی ہی نہیں ہوگا۔

حدیث : ۵

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ۔ رواہ احمد والنسائی [2]

(مشکوٰۃ، ج۱، ص۱۷۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ آ گیا تمہارے پاس رمضان جو برکت والا مہینہ ہے۔ اللہ عزوجل نے تم لوگوں پر اس کا روزہ فرض کیا ہے اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس میں سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور اللہ عزوجل کے لیے اس مہینہ میں ایک رات ایسی ہے جو

---

[1] ...... کنزالعمال، کتاب الصوم، الباب الاول، الحدیث: ۲۳۵۹٦، ج٤، الجزء۸، ص ۲۱۰

[2] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الصوم، الفصل الثالث، الحدیث ۱۹٦۲، ج۱، ص ۳۷۲

ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس رات کی بھلائیوں سے محروم رہا وہ یقیناً محروم ہی رہا۔ اس حدیث کو امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

رمضان کے متعلق خطبۂ نبوی

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ شعبان کے آخری دن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہم صحابہ کے سامنے ایک خطبہ دیا وہ یہ ہے:

یَـا اَیُّھَـا النَّاسُ قَدۡ اَظَلَّکُمۡ شَھۡرٌ عَظِیۡمٌ شَھۡرٌ مُبَارَكٌ شَھۡرٌ فِیۡهِ لَیۡلَةٌ خَیۡرٌ مِّـنۡ اَلۡفِ شَھۡرٍ جَعَلَ اللّٰہُ صیامَہٗ فَرِیۡضَةً وَقِیَامَ لَیۡلِهٖ تَطَوُّعًا مَنۡ تَقَرَّبَ فِیۡهِ بِخَصۡلَةٍ مِّنَ الۡخَیۡرِ كَانَ كَمَنۡ اَدّٰی فَرِیۡضَةً فِیۡمَا سِوَاہُ وَمَنۡ اَدّٰی فَرِیۡضَةً فِیۡهِ كَانَ كَمَنۡ اَدّٰی سَبۡعِیۡنَ فَرِیۡضَةً فِیۡمَا سِوَاہُ وَھُوَ شَھۡرُ الصَّبۡرِ وَالصَّبۡرُ ثَوَابُهُ الۡجَنَّةُ وَشَھۡرُ الۡمُوَاسَاۃِ وَشَھۡرٌ یُزَادُ فِیۡهِ رِزۡقُ الۡمُؤۡمِنِ مَنۡ فَطَّرَ فِیۡهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغۡفِرَةً لِّذُنُوۡبِهٖ وَعُتِقَ رَقَـبَتُهٗ مِـنَ الـنَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثۡلُ اَجۡرِهٖ مِنۡ غَیۡرِ اَنۡ یَّنۡتَقِصَ مِنۡ اَجۡرِهٖ شَیۡءٌ قُلۡنَا یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ لَیۡـسَ كُـلُّـنَـا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یُعۡطِی اللّٰہُ ھٰذَا الثَّوَابَ مَنۡ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰی مَذۡقَةِ لَـبَنٍ اَوۡ تَمۡرَةٍ اَوۡشَرۡبَةٍ مِّنۡ مَاءٍ وَمَـنۡ اَشۡبَعَ صَائِمًا سَقَاہُ اللّٰہُ مِنۡ حَوۡضِیۡ شَرۡبَةً لَا یَظۡمَاُ حَتّٰی یَدۡخُلَ الۡجَنَّةَ وَھُوَ شَھۡرٌ اَوَّلُهٗ رَحۡمَةٌ وَاَوۡسَطُهٗ مَغۡفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتۡقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنۡ خَفَّفَ عَنۡ مَمۡلُوۡكِهٖ فِیۡهِ غَفَرَ اللّٰہُ لَهٗ وَاَعۡتَقَهٗ مِنَ النَّارِ[1] (مشکوۃ، ج۱، ص۱۷۴)

اے لوگو! یقیناً تم پر ایک عظمت والے برکت والے مہینے نے سایہ ڈالا ہے، یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

[1] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الصوم، الفصل الثالث، الحدیث ۱۹۶۵، ج۱، ص۳۷۲

اس کے روزہ کوفرض اوراس میں رات کے قیام کونفل بنادیا ہے۔جو اس مہینے میں نفل کی کسی خصلت کے ساتھ عبادت کرے تو وہ اس شخص کے مثل ہوگا جو اس کے سوا کسی مہینے میں فرض ادا کرے اور جو اس مہینے میں کوئی فرض ادا کرے گا تو وہ اس شخص کے مثل ہوگا جو اس مہینے کے علاوہ میں ستر فرض ادا کرے اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہےاور یہ غمخواری کرنے کا مہینہ ہے۔اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔جو اس مہینہ میں کسی روزہ دار کوافطار کرادے تو اس کی مغفرت ہو جائے گی اوراس کی گردن کو جہنم سے آزادی مل جائے گی اوراس کواس روزہ دار کے برابرثواب ملے گا اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہیں ہوگی۔ یہ سن کر ہم صحابیوں نے کہا کہ یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہم میں سے ہر شخص تو اتنا کھانا نہیں پاتا کہ ہم اس سے روزہ دار کوافطار کراسکیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہی ثواب اُس شخص کو بھی دے گا جو کسی روزہ دار کوایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے افطار کرادے گا اور جو کسی روزہ دار کو بھر پیٹ کھلا دے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کو میرے حوض سے ایسا شربت پلائے گا کہ وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا ہوگا ہی نہیں اور یہ ایسا مہینہ ہے کہ اِس کا ابتدائی حصہ رحمت ہےاوراس کا درمیانی حصہ مغفرت اوراس کا آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے جو اس مہینے میں اپنے غلام سے کام ہلکا لے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا اور اُس کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔

شبِ قدر وعید الفطر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب شبِ قدر آتی ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام

فرشتوں کی جماعت میں آتے ہیں اور ہر اُس بندے پر جو کھڑا ہو کر یا بیٹھ کر ذکرِ الٰہی کرتا ہو اُس پر رحمت نازل کرتے ہیں اور جب عید الفطر کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان نیک بندوں کے ذریعے اپنے فرشتوں پر فخر کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! بتاؤ اُس مزدور کی کیا جزا ہے جس نے اپنا کام پورا پورا کرلیا ہو؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اُس کی یہی جزا ہے کہ اس کی پوری پوری مزدوری اُس کو دے دی جائے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں اور بندیوں نے میرے فرض کو پورا کرلیا پھر وہ نکل کر بآواز بلند مجھ سے دعا مانگ رہے ہیں تو میری عزت وجلال اور میرے کرم اور میرے بلند مرتبہ کی قسم ہے کہ میں ضرور ضرور اُن کی دعاؤں کو قبول کروں گا۔ پھر فرماتا ہے کہ میرے بندو! اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، یقین رکھو کہ میں نے تم لوگوں کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو خوبیاں بنا دیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب اِس حال میں گھر کو لوٹتے ہیں کہ اُن کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔ (1)

(مشکوٰۃ، ج۱، ۱۸۲)

تشریحات وفوائد

شبِ قدر رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے۔ لہٰذا اِن راتوں میں جاگ کر اور عبادت میں مصروف رہ کر شبِ قدر کو تلاش کرنا چاہیے یہ مبارک رات جس کو مل گئی اس کی مغفرت ہو جائے گی اور اُس کو جنت نصیب ہو گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

......شعب الایمان، باب فی الصیام، الحدیث ۳۷۱۷، ج۳، ص۳۴۳

﴿۱۶﴾ حج وعمرہ

حج وعمرہ بھی ان اعمال میں سے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی ہے۔ چنانچہ حج وعمرہ کے فضائل میں چند حدیثیں حسب ذیل ہیں:

حدیث : ۱

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔متفق علیہ[1]

(مشکوٰۃ، ج۱، ص۲۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ عزوجل کے لیے حج کرے اور جماع کے متعلق کوئی بات نہ کرے اور کوئی فسق نہ کرے تو وہ لوٹے گا اس دن کے مثل کہ اس کی ماں نے اُس کو جنا تھا۔ یہ حدیث بخاری ومسلم میں ہے۔

حدیث : ۲

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِمَا بَیْنَھُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ[2]

(بخاری، ج۱، ص۲۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ

---

[1] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب المناسک،الفصل الاول،الحدیث:۲۵۰۷،ج۱،ص۴٦۷

[2] ......صحیح البخاری، کتاب العمرۃ،باب العمرۃ...الخ،الحدیث:۱۷۷۳،ج۱،ص۵۸٦

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ان دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کے لئے جنت کے سوا کوئی جزاء ہی نہیں۔

حدیث : ۳

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَلْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ [1] (مشکوٰۃ، ج۱، ص۲۲۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حج وعمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر یہ لوگ اس سے دعا مانگیں گے تو وہ قبول کرے گا اور اگر اس سے بخشش طلب کریں گے تو وہ بخش دے گا۔

حدیث : ۴

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِی الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ [2]

(مشکوٰۃ، ج۱، ص۲۲۲)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حج وعمرہ یکے بعد دیگر کرتے رہو، اس لیے کہ یہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جیسے کہ بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو دور کردیتی ہے اور حج کے لیے جنت کے سوا کوئی ثواب ہی نہیں ہے۔

---

[1] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، الفصل الثالث، الحدیث: ٢٥٣٦، ج١، ص٤٧٢

[2] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، الفصل الثانی، الحدیث: ٢٥٢٤، ج١، ص٤٧٠

حدیث : ۵

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهٗ فَاِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ[1]

(مشکوٰۃ، ج۱،ص۲۲۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم کسی حج کرنے والے سے ملاقات کروتو اس سے سلام ومصافحہ کرواور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے کیونکہ اس کی مغفرت ہوچکی ہے۔

حدیث : ٦

عَنْ جَابِرٍ اِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالْحَجَّةِ الْوَاحِدَةِ ثَلٰثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ اَلْمَيِّتَ وَالْحَاجَّ وَالْمُنَفِّذَ لِذٰلِكَ[2] (کنزالعمال، ج۵،ص۲)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، اللہ تعالیٰ ایک حج کے بدلے میں تین شخصوں کو جنت میں داخل فرمائے گا، میت کواور حج کرنے والے کواور حج کا سامان کرنے والے کو۔

حدیث : ۷

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَلْحَاجُّ فِيْ ضَمَانِ اللّٰهِ مُقْبِلًا وَّمُدْبِرًا فَاِنْ اَصَابَهٗ فِيْ سَفَرِهٖ تَعَبٌ اَوْ نَصَبٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ بِذٰلِكَ سَيِّئَاتِهٖ وَكَانَ لَهٗ بِكُلِّ قَدَمٍ يَرْفَعُهٗ اَلْفُ

---

[1] ......مشكاة المصابيح، كتاب المناسك، الفصل الثالث، الحديث: ۲۵۳۸، ج۱، ص۴۷۲

[2] ...... كنز العمال، كتاب الحج و العمرة، الحديث: ۱۱۷۸۷، ج۳، الجزء۵، ص۴

اَلْفِ دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ وَبِكُلِّ قَطْرَةٍ تُصِيبُهٗ مِنْ مَطَرٍ اَجْرُ شَهِيدٍ[1]

(کنزالعمال، ج۵،ص۷)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حاجی جاتے اور لوٹتے میں اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے لہٰذا اس کو اگر اس کے سفر میں کوئی تھکن یا تکلیف پہنچی تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے اس کے گناہوں کو بخش دے گا اور اس کے لیے ہر اس قدم کے بدلے جس کو وہ اٹھاتا ہے دس لاکھ درجہ جنت میں ملے گا اور بارش کے ہر اُس قطرے کے بدلے جو اس کے اوپر پڑے گی ایک شہید کا ثواب ہے۔

حدیث:۸

عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ مَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ فَمَاتَ مِنْ سَنَتِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ غَزَا فَمَاتَ مِنْ سَنَتِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ [2]

(کنزالعمال، ج۵،ص۷)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص حج و عمرہ کرے اور اُسی سال مر جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو روزہ رکھے رمضان کا پھر مر جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو جہاد کرے پھر اُسی سال مر جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث:۹

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَتٰى هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔[3] (کنزالعمال، ج۵،ص۴)

---

[1] ...... کنزالعمال، کتاب الحج والعمرة، الحدیث ۱۱۸۳۶، ج۳، الجزء۵، ص۷

[2] ...... کنزالعمال، کتاب الحج والعمرة، الحدیث ۱۱۸۴۲، ج۳، الجزء۵، ص۸

[3] ...... کنزالعمال، کتاب الحج والعمرة، الحدیث ۱۱۸۲۵، ج۳، الجزء۵، ص۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص اس بیت اللہ (کعبہ) کے پاس آیا اور کوئی ذکر جماع اور گناہ نہیں کیا تو وہ حج سے ایسا ہوکر لوٹے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ (یعنی گناہوں سے پاک وصاف ہوکر)

حدیث: ۱۰

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ: **وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔**[1]

(مشکوٰۃ، ج۱، ص۲۲۲، کنزالعمال، ج۵، ص۱۱)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص توشہ اور ایسی سواری کا مالک ہوگیا جو اسے بیت اللہ تک پہنچا دے پھر بھی اس نے حج نہیں کیا تو کچھ فرق نہیں ہے کہ یہودی ہوتے ہوئے مرے یا نصرانی ہوتے ہوئے۔ (یعنی اس کی موت اور یہودی ونصرانی کی موت میں کچھ فرق نہیں کہ وہ لوگ بھی حج نہیں کرتے اور اس نے بھی حج نہیں کیا) اور یہ اِس لیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ ہی کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو بیت اللہ تک راستہ کی طاقت رکھے۔

تشریحات وفوائد

﴿۱﴾ حدیث نمبر۲ اور حدیث نمبر۴ میں ''حج مبرور'' کی فضیلت کا ذکر آیا ہے حج مبرور

---

[1] ......ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔ (پ۴، اٰل عمرٰن:۹۷)
ومشكاة المصابيح، كتاب المناسك، الفصل الثاني، الحديث: ۲۵۲۱، ج۱، ص۴۷۰

کس کو کہتے ہیں؟ اس کو ملاحظہ کیجئے۔

حج مبرور

وہ حج ہے کہ اس حج کے دوران حاجی کوئی گناہ کا کام نہ کرے اور اس حج میں ریا کاری اور شہرت وناموری کا کوئی شائبہ بھی نہ ہو بلکہ خالصًا لوجہ اللہ ہو۔ حج مبرور کی بڑی فضیلت واہمیت ہے اسی لیے دورانِ حج بھی بار بار یہ دعا پڑھی جاتی ہے کہ

''اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ'' (1)

اے اللہ! عزوجل ہم کو حج مبرور نصیب کر اور گناہ بخش دے اور ہماری سعی کو مقبول فرما اور ہمیں ایسی تجارت نصیب کر جس میں ہرگز گھاٹا نہ ہو۔

﴿۲﴾ حج ۹ھ میں فرض ہوا، حج کا انکار کرنے والا کافر ہے اور قدرت ہوتے ہوئے حج نہ کرنے والا بہت بڑا گنہگار قہر قہار وغضب جبار میں گرفتار ہے۔ حج وعمرہ کے مفصل مسائل وضروریات ہماری کتاب ''جنتی زیور'' میں پڑھیے۔

﴿۳﴾ حدیث نمبر ۱۰ میں حج چھوڑنے والے کے لیے بہت ہی شدید وعید آئی ہے کہ قدرت ہوتے ہوئے جس نے حج نہیں کیا تو اس کی موت اور یہودی ونصرانی کی موت میں کچھ فرق نہیں ہے کہ وہ لوگ بھی حج نہیں کرتے اور اس نے بھی حج نہیں کیا۔

(توبہ نعوذ باللہ)

حج کے فضائل اور اس کے اجر وثواب کے بارے میں اس عنوان کی مذکورہ دس حدیثیں مذکور ہو چکیں۔ ان کے علاوہ بھی دوسری بہت سی حدیثیں ہیں جو حج کے فضائل اور اس کے اجر وثواب کے بارے میں بکثرت کتب احادیث میں موجود ہے۔

---

(1)......احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الحج، الباب الثانی، ج ۱، ص ۳۳٦

اللہ تعالیٰ اپنا گھر اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا روضہ انور دکھائے۔(آمین)

﴿۱۷﴾ عشرہ ذوالحجہ

عشرۂ ذوالحجہ کے فضائل میں بخاری شریف کی مذکورہ ذیل حدیث بہت مشہور اور بڑی مؤثر ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْهِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ الْعَشَرَةِ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَیْءٍ ۔رواہ البخاری[1]

(مشکوٰۃ،ج۱،ص ۱۲۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے،انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:کسی دنوں میں عمل صالح اللہ تعالیٰ کو اتنا زیادہ پسند نہیں جتنے کہ ان دس دنوں (عشرۂ ذوالحجہ) میں۔صحابہ علیہم الرضوان نے کہا کہ کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی اس سے زیادہ اللہ عزوجل کو پسند نہیں؟ تو فرمایا کہ ہاں! جہاد فی سبیل اللہ بھی ان دنوں میں عمل صالح سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب نہیں، ہاں لیکن وہ مرد جو اپنی جان اور مال لے کر جہاد میں نکلا اور جان و مال میں سے کوئی بھی چیز واپس لے کر نہیں لوٹا۔اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

تشریحات وفوائد

﴿۱﴾ مطلب یہ ہے کہ سال بھر کے تمام دنوں میں ذوالحجہ کے دس دنوں میں عمل صالح

---

[1] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الصلاۃ،باب فی الاضحیۃ،الحدیث: ۱٤٦۰،ج۱،ص ۲۸۱

جتنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے سال بھر کے تمام دنوں میں کوئی عمل اتنا پسند نہیں یہ سن کر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیا خدا عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا بھی ان دنوں میں عمل صالح سے زیادہ خداعزوجل کو پسند نہیں؟ تو کیا ارشاد فرمایا کہ ہاں جہاد بھی دوسرے دنوں میں کرنا ان دس دنوں میں عمل صالح کرنے سے بڑھ کر اللہ عزوجل کو پسند نہیں۔ ہاں اگر کوئی مجاہد اپنی جان و مال لے کر جہاد کے لیے نکلا اور پھر خود شہید ہوگیا اور اُس کا مال کفار نے لوٹ لیا کہ وہ اپنے گھر جان و مال میں سے کچھ لے کر نہیں لوٹا تو بے شک اس مجاہد کا جہاد فی سبیل اللہ تو عشرۂ ذوالحجہ میں عمل صالح کرنے سے افضل ہے ورنہ کسی اور مجاہد کا جہاد عشرۂ ذوالحجہ میں عمل صالح کرنے سے بہتر اور بڑھ کر نہیں ہوسکتا۔

﴿۲﴾ علمائے کرام کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ ذوالحجہ کے دس دن افضل ہیں یا رمضان شریف کے آخری دس دن زیادہ افضل ہیں، چنانچہ عالموں نے عشرۂ ذوالحجہ کو افضل مانا اور کچھ اہلِ علم نے رمضان شریف کے آخری عشرہ کو افضل بتایا ہے لیکن حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا کہ

وَالْمُخْتَارُ اَنَّ اَیَّامَ ھٰذِہِ الْعَشَرَۃِ اَفْضَلُ لِوُجُوْدِ یَوْمِ عَرَفَۃَ فِیْھَا وَلَیَالِیُ عَشَرَۃَ رَمَضَانَ اَفْضَلُ لِوُجُوْدِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ فِیْھَا۔[1] (حاشیۂ مشکوٰۃ، ص ۱۲۸)

اور مختار مذہب یہ ہے کہ عشرۂ ذوالحجہ کے دن رمضان کے آخری عشرہ کے دنوں سے افضل ہیں کیونکہ انہی دنوں میں یوم عرفہ بھی ہے اور رمضان کے آخری عشرہ کی راتیں ذوالحجہ کے عشرہ سے افضل ہیں کیوں کہ انہی راتوں میں شب قدر ہے۔

......حاشیة مشكاة، حاشية ۱، ص ۱۲۸

بہر حال عشرۂ ذوالحجہ اعمال صالحہ کرنے کا بہترین وقت ہے اس لیے ان دنوں میں عمل صالح کرنا جنت میں لے جانے والے اعمال میں سے ہے اور خداوند قدوس کو بہت زیادہ محبوب ہے، چنانچہ ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ذوالحجہ کے دس دنوں میں عبادت کرنا جس قدر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور کسی دنوں میں عبادت کرنا اس قدر پسند نہیں۔ عشرۂ ذوالحجہ کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر ہے اور عشرۂ ذوالحجہ کی ہر رات کا قیام شبِ قدر کے قیام کے برابر ہے۔[1] (مشکوٰۃ، ج۱، ص ۱۲۸)

﴿۱۸﴾ قربانی

قربانی کے فضائل میں ترمذی و ابن ماجہ کی یہ حدیث بہت زیادہ عبرت خیز ہے اس کو بغور پڑھ کر اس پر عمل کر کے جنت میں جانے کا سامان کیجئے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَيَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا۔ رواه الترمذی و ابن ماجه [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یوم النحر کے دن ابن آدم کا کوئی عمل خون

---

[1] ......سنن الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی العمل...الخ، الحدیث ۷۵۸، ج ۲، ص ۱۹۲

[2] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب فی الاضحیۃ، الحدیث: ۱۴۷۰، ج ۱، ص ۲۸۳

بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ اللہ عزوجل کے نزدیک پیارا نہیں ہے اور بے شک وہ قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور بے شک قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ عزوجل کے دربار میں مقبولیت کی جگہ میں پڑ جاتا ہے لہٰذا تم لوگ اس کو خوش دلی کے ساتھ کرو۔اس حدیث کو ترمذی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

تشریحات وفوائد

حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ یوم النحر یعنی ذوالحجہ کی دس تاریخ عیدا ضحیٰ کے دن اللہ تعالیٰ کو مسلمان کا کوئی عمل بھی قربانی سے زیادہ محبوب اور پیارا نہیں ہے۔ اور قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ عزوجل کے دربار میں مقبولیت کے مقام میں پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ یہ مسئلہ ہے کہ قربانی کے جانور کو تول کر اگر اس کے وزن کے برابر چاندی یا سونا بقرہ عید کے دن خیرات کر دیں جب بھی اتنا ثواب نہیں ملے گا جتنا کہ اس جانور کی قربانی میں ثواب ملے گا لہٰذا اے مسلمانو! تمہیں چاہیے کہ قربانی کو نہایت ہی خوشی اور خوش دلی کے ساتھ کیا کرو۔

﴿۱۹﴾ تلاوتِ قرآن مجید

حدیث : ۱

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُهَا۔رواہ احمد والترمذی وابوداود والنسائی [1]

(مشکوٰۃ، ج۱،ص۱۸۶)

......مشکاۃ المصابیح، کتاب فضائل القرآن،الفصل الثانی،الحدیث:۲۱۳۴،ج۱، ص۴۰۲

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن پڑھنے والے سے (جنت میں) کہا جائے گا کہ تو قرآن پڑھتا جا اور اُوپر چڑھتا چلا جا اور جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس جگہ تو آخری آیت پڑھے گا وہی تیری منزل ہے۔ اس حدیث کو امام احمد و ترمذی و ابوداود و نسائی نے روایت کیا ہے۔

حدیث : ۲

عَنْ مُعَاذِنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا۔ رواه احمد و ابو داود [1] (مشکوٰۃ، ج۱،ص۱۸۶)

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص قرآن کو پڑھے اور قرآن کے احکام پر عمل کرے تو اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی دنیا میں سورج کی روشنی سے زیادہ اچھی ہوگی تو تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا گمان ہے جو قرآن پر عمل کرے۔ اس حدیث کو امام احمد و ابوداود نے روایت کیا ہے۔

حدیث : ۳

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَءَ مِائَةَ مَرَّةٍ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ

[1] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب فضائل القرآن، الفصل الثانی، الحدیث ۲۱۳۹، ج ۱، ص ۴۰۳

يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ يَاعَبْدِىْ اُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ۔رواه الترمذى[1]

(مشکوٰۃ،ج۱،ص۱۸۸)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جوشخص اپنے بچھونے پرسونے کاارادہ کرے تو اپنی داہنی کروٹ پرسوئے پھرایک سومرتبہ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے تو قیامت کے دن اس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے میرے بندے! تو اپنی داہنی طرف سے جنت میں داخل ہوجا۔اس حدیث کوترمذی نے روایت کیا ہے۔

حدیث:۴

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ فَقَالَ الْجَنَّةُ۔رواه مالك والترمذى والنسائى[2] (مشکوٰۃ،ج۱،ص۱۸۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک مردکو قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔تو میں نے کہا کہ کیا چیز واجب ہوگئی؟ تو آپ نے فرمایا کہ جنت واجب ہوگئی۔ اس حدیث کو امام مالک اور ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

حدیث:۵

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

---

[1] ......مشكاة المصابيح، كتاب فضائل القرآن،الفصل الثانى،الحديث:٢١٥٩،ج١، ص٤٠٦

[2] ......مشكاة المصابيح، كتاب فضائل القرآن،الفصل الثانى،الحديث:٢١٦٠،ج١، ص٤٠٦

سَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ "الم" حَرْفٌ بَلْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ۔رواہ الترمذی والدارمی[1]

(مشکوٰۃ،ج۱،ص۱۸۲)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ عزوجل کی کتاب میں سے ایک حرف کو پڑھا اس کو ایک نیکی ملے گی اور یہ ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوگی۔ میں نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔اس حدیث کو ترمذی ودارمی نے روایت کیا ہے۔

حدیث:۶

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِتَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ وَكَثْرَةِ تِلَاوَتِهٖ تَنَالُوْنَ بِهِ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَكَثْرَةَ عَجَائِبِهٖ فِي الْجَنَّةِ[2]

(کنزالعمال،ج۲،ص۱۸۶)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کی تعلیم اور بکثرت اس کی تلاوت کو اپنے لیے لازم کرلو اس کے ذریعہ تم بڑے بڑے درجات اور اس کے عجائب کی کثرت کو جنت میں پاجاؤ گے۔

تشریحات وفوائد

﴿۱﴾احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا خصوصاً

[1] ......مشکاۃالمصابیح،کتاب فضائل القرآن،الفصل الثانی،الحدیث۲۱۳۷،ج۱،ص۴۰۲

[2] ......کنزالعمال،کتاب الاذکار،الحدیث:۲۳۶۵،ج۱،ص۲۶۶بتقدیم وتاخیر فی بعض الفاظ

جب کہ وہ قرآنی احکام پر عمل بھی کرتا ہو، اللہ و رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی طرف سے اس کے لیے جنت کی خوشخبری ہے۔

﴿۲﴾ حدیث نمبر۲ سے یہ معلوم ہوا کہ نہ صرف قرآن پڑھنے والے ہی کے لیے جنت کی گارنٹی ہے بلکہ اس کے ماں باپ کو بھی اللہ تعالیٰ بہشتی تاج پہنا کر ان دونوں کو بھی جنت عطا فرمائے گا۔

﴿۳﴾ حدیث نمبر۳ سے معلوم ہوا کہ قرآن کی ایک سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو بستر پر سوتے وقت پڑھنے والے کو جنت کی بشارت مل گئی تو ظاہر ہے کہ جو پورا قرآن مجید اپنی زندگی میں سینکڑوں بار ختم کرے گا اس کو جنت کے درجات میں سے کتنا بڑا درجہ ملے گا۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر۔

﴿۴﴾ قرآن مجید کی تلاوت کے آداب میں سے یہ بہت ہی اہم ہے کہ قرآن مجید کو باوضو قرآن مجید میں دیکھ کر پڑھے اور اس توجہ اور تصور کے ساتھ تلاوت کرے کہ میں خداعزوجل کے فرمانوں کو پڑھ رہا ہوں اور گویا خداوند قدوس عزوجل مجھ سے کلام فرما رہا ہے۔ دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بزرگی کا تصور جمائے نہایت ہی تواضع وانکساری اور عاجزی کے ساتھ ہر آیت کو پڑھے۔ واضح رہے کہ قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے زیادہ افضل ہے کیونکہ دیکھ کر پڑھنے میں آنکھوں اور زبان دونوں سے نیکی کمانا ہے اس لیے کہ جس طرح قرآن کو پڑھنا عبادت ہے اسی طرح قرآن کے حروف کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲۰﴾ مدینہ طیبہ کی سکونت

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ سَکَنَ الْمَدِیْنَةَ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِهَا کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَّشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ مَاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (1) (مشکوٰۃ، ج۱،ص۲۴۰)

آلِ خطاب کے ایک مرد سے روایت ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بالقصد میری زیارت کو آیا وہ قیامت کے دن میری محافظت میں رہے گا اور جو شخص مدینہ میں سکونت کرے گا اور مدینہ کی تکالیف پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کی گواہی دوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا اور جو شخص حرمین (مکہ، مدینہ) میں سے کسی ایک میں مرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس حال میں قبر سے اٹھائے گا کہ وہ قیامت کے خوف سے امن میں رہے گا۔

تشریحات و فوائد

﴿۱﴾ مدینہ منورہ میں زندگی کی آخری سانس تک سکونت رکھنا اور وہاں کی تکالیف پر صبر کرنا یہاں تک کہ اس مقدس شہر میں وفات ہو جائے۔ یہ بھی جنت دلانے والے اعمال میں سے ایک بہت ہی امید افزا عمل ہے۔ چنانچہ ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو مدینہ میں مر سکے اس کو چاہیے کہ وہ مدینہ ہی میں مرے اس لیے کہ جو مدینہ میں مرے گا میں اُس کی شفاعت کروں گا۔ (2) اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۱،ص۲۴۰)

﴿۲﴾ بالقصد اور عمداً زیارت کرنے کا یہ مطلب ہے کہ خاص زیارت ہی کی نیت سے

---

(1) ......مشکاۃالمصابیح، کتاب المناسك،الفصل الثالث،الحدیث:۲۷۵۵،ج۱،ص۵۱۲

(2) ......سنن الترمذی، کتاب المناقب،باب فی فضل المدینة،الحدیث:۳۹۴۳،ج۵، ص۴۸۳

مدینہ طیبہ کا سفر کیا ہو۔ ایسا نہ ہو کہ کسی دوسرے کام مثلاً تجارت وغیرہ کی نیت سے مدینہ منورہ جائے اور ضمنی طور پر زیارت بھی کر لے یا بالقصد اور عمداً کا مطلب یہ ہے کہ بالکل ہی اخلاص کے ساتھ زیارت کرے اور بجز طلبِ ثواب کے اور کوئی دوسری نیت یا غرض مقصود نہ ہو۔

بعض عارفین کے متعلق مشہور ہے کہ وہ حج کے لیے گئے تو حج کے بعد مدینہ طیبہ کی زیارت کے لیے نہیں گئے اور یہ کہا کہ یہ سفر تو ہم نے حج کی نیت سے کیا ہے تو سفر حج کے تابع بنا کر ضمنی طور پر ہم روضۂ اقدس کی زیارت نہیں کریں گے بلکہ گھر جا کر پھر خاص روضۂ انور کی زیارت کی نیت سے دوسرا سفر کر کے ہم روضۂ اقدس کی زیارت کریں گے تا کہ بالقصد اور عمداً حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کے لیے ہمارا جانا ہو۔[1]

(حاشیۂ مشکوٰۃ، ص۲۴۰ بحوالہ مرقاۃ)

﴿۲۱﴾ جہاد

حدیث: ۱

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِیْ اَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْهَا قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ[2] (بخاری، ج۱، ص۳۹۱)

---

[1] ......مرقاۃ المفاتیح، کتاب المناسک، تحت الحدیث: ۲۷۵۵، ج۵، ص۶۳۱

[2] ......صحیح البخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب درجات... الخ، الحدیث: ۲۷۹۰، ج۲، ص۲۵۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ایمان لایا اور نماز قائم کی اور رمضان کا روزہ رکھا تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ اس شخص کو جنت میں داخل کر دے خواہ وہ اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرے یا جس زمین میں وہ پیدا ہوا وہیں بیٹھا رہے۔ یہ سن کر صحابہ علیہم الرضوان نے کہا کہ یارسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! کیا ہم یہ خوشخبری لوگوں کو نہ سنادیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ بلاشبہ جنت میں ایک سو درجات ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے انہی لوگوں کے لیے تیار کر رکھا ہے جو لوگ اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں اور ان درجات کے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنی کہ آسمان و زمین کے درمیان دوری ہے۔

حدیث : ۲

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا اِیْمَانٌ بِیْ وَتَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ اَنْ اُرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ وَّغَنِیْمَةٍ اَوْاُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔ متفق علیه[1] (مشکوٰۃ، ج۲، ص۳۲۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے ذمہ داری قبول کر لی ہے کہ جو مجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرتے ہوئے جہاد میں نکلا اس کو میں یا تو ثواب اور مال غنیمت دے کر اس کے گھر لوٹاؤں گا یا اس کو جنت میں داخل کر دوں گا۔ یہ حدیث بخاری و مسلم میں ہے۔

---

[1] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الجهاد، الفصل الاول، الحدیث: ۳۷۸۹، ج ۲، ص ۲۳

حدیث: ۳

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِیْهِ عُیَیْنَةٌ مِّنْ مَّاءٍ عَذْبَةٌ فَاَعْجَبَتْهٗ فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِیْ هٰذَا الشِّعْبِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ سَبْعِیْنَ عَامًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَیُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اُغْزُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ رواه الترمذی[1] (مشکوٰۃ، ج۲، ص۳۳۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صحابہ علیہم الرضوان میں سے ایک مرد کا ایک ایسی گھاٹی میں گزر ہوا کہ اس میں میٹھے پانی کا ایک چشمہ تھا۔ جس نے اس کو تعجب میں ڈال دیا تو وہ کہنے لگا کہ کاش! میں تمام لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر اسی گھاٹی میں مقیم ہو جاتا جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اُس شخص کا ذکر کیا گیا تو آپ نے اُس شخص سے فرمایا کہ تم ایسا مت کرو اس لیے کہ تم لوگوں میں سے کسی کا جہاد میں ایک پڑاؤ کرنا اپنے گھر میں رہ کر ستر برس نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔ کیا تم لوگ اس کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرما کر تمہیں اپنی جنت میں داخل کر دے۔ تم لوگ اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرتے رہو، جو شخص اونٹنی دوہنے کی مدت بھر بھی اللہ عزوجل کی راہ میں جنگ کرے گا تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الجہاد، الفصل الثانی، الحدیث: ۳۸۳۰، ج۲، ص۳۰

حدیث : ۴

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا تَطِیْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلُ۔متفق علیه[1] (مشکوٰۃ،ج۲،ص۳۲۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کچھ مومن مرد ایسے ہیں کہ مجھ سے بچھڑ جانا ان کے دلوں کو اچھا نہیں لگتا اور میں اتنی سواریاں نہیں پاتا کہ ان کو سوار کرادوں ۔اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو میں کبھی کسی ایسے لشکر سے پیچھے نہ رہ جاتا جو اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے جارہا ہو۔اور مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یقیناً میری یہ تمنا ہے کہ میں اللہ عزوجل کی راہ میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔ یہ بخاری ومسلم کی حدیث ہے۔

حدیث : ۵

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ یَوْمٍ وَ لَیْلَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنْ صِیَامِ شَهْرٍ وَّقِیَامِهٖ وَاِنْ مَاتَ جَرٰی عَلَیْهِ عَمَلُهُ الَّذِیْ كَانَ یَعْمَلُهٗ وَاُجْرِیَ عَلَیْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ۔رواه مسلم[2] (مشکوٰۃ،ج۲،ص۳۲۹)

[1] ......مشكاة المصابيح، كتاب الجهاد، الفصل الاول، الحديث: ٣٧٩٠، ج٢، ص٢٣

[2] ......مشكاة المصابيح، كتاب الجهاد، الفصل الاول، الحديث: ٣٧٩٣، ج٢، ص٢٤

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک دن اور ایک رات جہاد میں گھوڑا باندھنا ایک مہینے کے روزوں اور رات میں نمازوں سے بہتر ہے اور اگر وہ جہاد میں مر گیا تو اس کا وہ عمل جو وہ کرتا تھا جاری رکھا جائے گا اور اس کی روزی جاری رکھی جائے گی اور وہ تمام فتنوں میں ڈالنے والوں (شیطان و دجال وغیرہ) سے بے خوف کر دیا جائے گا۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

تشریحات وفوائد

﴿ ۱ ﴾ اس عنوان کی حدیث نمبر ۳ سے معلوم ہوا کہ مسلمان اپنے گھر میں بیٹھ کر چاہے جتنی عبادت زیادہ کر سکے کرے مگر وہ کبھی ہرگز ہرگز کسی مجاہد کے برابر ثواب حاصل نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ مجاہد جہاد کے سفر میں کہیں آتے جاتے کسی منزل پر صرف پڑاؤ کر لے اور کوئی عبادت نہ کرے پھر بھی اس کو ستر برس کے لگاتار دن کے روزوں اور رات بھر کی نمازوں سے بڑھ کر ثواب ملے گا اور اونٹنی دوہنے کی مدت بھر یعنی دس یا پندرہ منٹ تک جو جہاد میں جنگ کرے گا اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے سبحان اللہ، سبحان اللہ بڑا ارتبہ ہے مجاہد فی سبیل اللہ کا۔ خداوندِ کریم ہر مسلمان کو اللہ کی راہ میں جہاد کی کرامت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

﴿ ۲ ﴾ اس عنوان کی حدیث نمبر ۴ سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کے محبوب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو جہاد میں شہید ہونے کی کس قدر زیادہ تمنا تھی کہ آپ علی الاعلان فرماتے ہیں کہ میری دلی تمنا یہی ہے کہ میں تین مرتبہ خدا عزوجل کی راہ میں قتل کیا جاؤں اور تین مرتبہ زندہ کیا جاؤں اور پھر چوتھی مرتبہ قتل کیا جاؤں تو زندہ نہ کیا جاؤں کیونکہ چوتھی مرتبہ

قتل ہونے کے بعد زندہ ہونے کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے تمنا ظاہر نہیں فرمائی۔

﴿۳﴾ حدیث نمبر ۵ میں مجاہد کے عمل جاری رہنے کا یہ مطلب ہے کہ مجاہد اپنی زندگی میں نماز و روزہ اور دوسری قسم قسم کی عبادتیں جو کیا کرتا تھا اگر حالت جہاد میں وہ اگر چہ اپنے بستر پر مر گیا۔ مگر چونکہ جہاد کے دوران اس کی موت ہوتی ہے اس لیے اس کو یہ کرامت نصیب ہوگی کہ وہ اپنی زندگی میں جتنی عبادتیں کیا کرتا تھا اب وہ مر گیا اور کوئی عبادت بھی نہیں کرتا مگر اس کے نامۂ اعمال میں ان سب عبادتوں کا ثواب روزانہ لکھا جائے گا جو وہ کیا کرتا تھا اور برابر جنت میں اس کی روزی اس کو ملتی رہے گی اور اللہ تعالیٰ اس کو تمام فتنہ میں ڈالنے والوں یعنی شیطان، دجال، وغیرہ سے بے خوف کر دے گا اور قبر میں منکر ونکیر کے سوال و جواب کی آزمائش اور قیامت کے زلزلہ کی ہولناکیوں وغیرہ کی تمام آزمائشوں اور امتحانوں سے وہ بے خوف ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بہر حال ان سب حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ جہاد جنت میں لے جانے والا ایک بہت ہی اعلیٰ درجے کا عمل ہے اور در حقیقت جہاد بہشت کی کنجیوں میں سے ایک بڑی کنجی اور جنت کی سڑکوں میں سے بہت بڑی سڑک بلکہ شاہراہ ہے۔

﴿۲۲﴾ شہادت

خدا عزوجل کی راہ میں شہید ہو جانا یہ بھی جنت میں لے جانے والے اعمال میں سے ایک بہت اعلیٰ اور اطمینان بخش عمل صالح ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے شہیدوں کے لیے حیات جاودانی کی بشارت اور جنۃ الفردوس کی خوشخبری دی ہے۔ شہادت کے فضائل میں سینکڑوں حدیثوں میں سے یہ چند حدیثیں درج ذیل ہیں ان کو بغور پڑھیے اور اپنے اندر جوش جہاد اور شہادت کا جذبہ پیدا کر کے حیاتِ جاودانی،

باغِ بہشت کی شادمانی اور جنتی زندگانی کی کرامت حاصل کرنے کی کوشش کیجئے۔

حدیث: ۱

عَـنْ اَبِـیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَـالَ یَضْحَکُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ یَدْخُلَانِ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُ ھٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیُقْتَلُ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَی الْقَاتِلِ فَیُسْتَشْھَدُ۔متفق علیہ [1]

(مشکٰوۃ،ج۲،ص۳۳۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں سے بہت خوش ہوجاتا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے پھر وہ دونوں جنت میں داخل ہوجاتے ہیں ایک اللہ عزوجل کی راہ میں جنگ کرتے ہوئے قتل ہوجاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ قاتل کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور پھر وہ بھی شہید ہوجاتا ہے۔

حدیث: ۲

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ الرُّبَیِّعَ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَھِیَ اُمُّ حَارِثَۃَ بْنِ سُرَاقَۃَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تُحَدِّثُنِیْ عَنْ حَارِثَۃَ وَکَانَ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَہٗ سَھْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ کَانَ فِی الْجَنَّۃِ صَبَرْتُ وَاِنْ کَانَ غَیْرَ ذٰلِکَ اِجْتَھَدْتُ عَلَیْہِ فِی الْبُکَاءِ فَقَالَ یَا اُمَّ حَارِثَۃَ اِنَّھَا جِنَانٌ فِی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ ابْنَکَ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰی۔رواہ البخاری [2] (مشکٰوۃ،ج۲،ص۳۳۱)

---

[1] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الجہاد،الفصل الاول،الحدیث:۳۸۰۷،ج۲،ص۲۶

[2] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الجہاد،الفصل الاول،الحدیث:۳۸۰۹،ج۲،ص۲۷

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ربیع بنت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو حارثہ بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس آ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کیا آپ حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مجھ سے کچھ نہ بیان فرمائیں گے؟ حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ بدر کے دن قتل ہو گئے تھے، ان کو ایک نامعلوم تیر لگ گیا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہوں جب تو میں صبر کروں گی اور اگر اس کے سوا کوئی بات ہو تو میں ان پر رونے میں پوری کوشش کروں گی۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ اے حارثہ کی ماں! بے شک جنت کے اندر بہت سی جنتیں ہیں اور یقین رکھ کہ تیرا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے نقل کیا ہے۔

حدیث: ۳

عَنْ سَالِمٍ اَبِی النَّضْرِ قَالَ کَتَبَ اِلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ [1]

(بخاری، ج۱ ص ۳۹۵)

حضرت سالم ابونضر سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ان کے پاس عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھ کر بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ تم لوگ یقین کے ساتھ جان لو کہ بے شک جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔

حدیث: ۴

عَنْ عُمَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ

[1] ......صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب الجنة...الخ، الحدیث: ۲۸۱۸، ج۲، ص ۲۵۹

بَلَدِ رَسُوْلِكَ [1] (بخاری، ج۱، ص۲۵۳)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے یہ کہا کہ اے اللہ! عزوجل مجھے تو اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کے شہر میں مجھے موت دے۔

حدیث: ۵

عَنْ اَبِیْ مَالِكِ ۨالْاَشْعَرِیِّ مَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ اَوْ قُتِلَ فَهُوَ شَهِیْدٌ اَوْ وَقَصَتْهُ فَرَسُهٗ اَوْ بَعِیْرُهٗ اَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ اَوْ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِهٖ بِاَیِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰهُ فَهُوَ شَهِیْدٌ [2] (کنز العمال، ج۴، ص۱۸۶)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو اللہ عزوجل کی راہ (جہاد) میں نکلا پھر مر گیا یا قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے یا اس کو اس کے گھوڑے یا اونٹ نے کچل دیا یا اس کو کسی زہریلے جانور نے ڈس لیا یا اپنے بچھونے پر جس موت کے ساتھ اللہ عزوجل نے چاہا وہ مر گیا تو وہ بھی شہید ہے۔

حدیث: ٦

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِیْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَی الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَلْمَطْعُوْنُ شَهِیْدٌ وَالْغَرِیْقُ شَهِیْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِیْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَهِیْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِیْقِ شَهِیْدٌ وَالَّذِیْ یَمُوْتُ تَحْتَ

---

[1] ......صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب ۱۳، الحدیث: ۱۸۹۰، ج۱، ص ٦۲۲

[2] ...... کنز العمال، کتاب الجهاد، الباب الاول، الحدیث: ۱۰٦٤۰، ج۲، الجزء٤، ص ۱۳۳

اَلْهَدْمِ شَهِيْدٌ وَالْمَرْأَةَ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدٌ۔ رواه مالك وابوداود والنسائی[1]

(مشکوٰۃ،ج۱،ص۱۳۶)

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ عزوجل کی راہ میں قتل ہوجانے کے سوا سات دوسری شہادتیں بھی ہیں: طاعون میں مراہوا شہید ہے، ڈوب کر مراہوا شہید ہے، نمونیا میں مراہوا شہید ہے، پیٹ کی بیماری میں مراہوا شہید ہے، آگ میں جل کر مراہوا شہید ہے اور وہ شخص جو کسی چیز سے دب کر مراہو وہ شہید ہے اور وہ عورت جو حالتِ نفاس میں مرجائے وہ بھی شہید ہے۔ اس حدیث کو امام مالک اور ابوداود ونسائی نے روایت کیاہے۔

حدیث: ۷

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهٗ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشَرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ۔متفق عليه[2]

(مشکوٰۃ،ج۲،ص۳۳۰)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جنت میں داخل ہونے کے بعد دنیا میں آنے کو پسند کرے اگرچہ اس کو روئے زمین کی ہر چیز مل جائے۔ مگر شہید اس بات کی تمنا کرے گا کہ وہ پھر لوٹ کر دنیا میں جائے اور دس مرتبہ خدا عزوجل

1 ......مشكاة المصابيح، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض...الخ، الحديث: ١٥٦١، ج١، ص٢٩٩

2 ......مشكاة المصابيح، كتاب الجهاد، الفصل الاول، الحديث: ٣٨٠٣، ج٢، ص٢٥

کی راہ میں قتل ہوکر شہید ہو۔ یہ تمنا اس لیے کرے گا کہ وہ جنت میں شہداء کی فضیلت دیکھ چکا ہے تو اس کو یہ خواہش بار بار ہوگی کہ بار بار شہید کیا جاؤں تا کہ اور زیادہ اجر ملے۔

حدیث : ۸

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْھَیْئَۃِ فَقَالَ یَا اَبَا مُوْسٰی اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ اَقْرَأُ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ ثُمَّ کَسَرَجَفْنَ سَیْفِہٖ فَأَلْقَاہُ ثُمَّ مَشٰی بِسَیْفِہٖ اِلَی الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِہٖ حَتّٰی قُتِلَ۔رواہ مسلم[1] (مشکوٰۃ، ج۲،ص۳۳۴)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یقیناً جنت کے دروازے تلواروں کے سائے کے نیچے ہیں یہ سن کر ایک پراگندہ حال مرد کھڑا ہوگیا اور اس نے کہا کہ اے ابوموسیٰ! رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا آپ نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہاں! پھر وہ مرد اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہا کہ میں آپ لوگوں کو سلام کرتا ہوں پھر اس نے اپنی تلوار کی نیام کو توڑ کر پھینک دیا پھر تلوار لے کر دشمن کی طرف بڑھا اور تلوار چلاتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

حدیث : ۹

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

......مشکاۃالمصابیح، کتاب الجھاد،الفصل الثالث،الحدیث:۳۸۵۲، ج۲، ص۳۳

وَسَلَّمَ الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ اَلَمَ الْقَرْصَةِ۔رواه الترمذی[1] (مشکوٰۃ،ج۲،ص۳۳۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ شہید کو قتل ہونے کے وقت صرف اتنی تکلیف ہوتی ہے جیسے کسی چیونٹی نے کاٹ لیا۔اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حدیث: ۱۰

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرَبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهٗ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَ كْبَرِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِّنَ الْحُوْرِالْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقْرِبَائِهٖ۔رواه الترمذی وابن ماجه[2]

(مشکوٰۃ،ج۲،ص۳۳۳)

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہید کے لیے چھ فضیلتیں حاصل ہیں۔(۱) خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔(۲) بوقتِ شہادت وہ جنت میں اپنی جگہ دیکھ لیتا ہے۔(۳) عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔(۴) قیامت کے دن کی پریشانیوں اور گھبراہٹوں سے بے خوف ہو جاتا ہے۔(۵) اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جاتا ہے۔

---

1 ......مشكاة المصابيح، كتاب الجهاد،الفصل الثانى،الحديث:٣٨٣٦،ج٢،ص٣١

2 ......مشكاة المصابيح، كتاب الجهاد،الفصل الثانى،الحديث:٣٨٣٤،ج٢،ص٣٠

جس کا ایک یاقوت دنیا اور اس کی تمام کائنات سے زیادہ بہتر اور قیمتی ہوگا اور بہتّر بی بیاں اُس کو حوروں میں سے ملیں گی۔(٦) ستّر رشتہ داروں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔(ترمذی وابن ماجہ)

تشریحات وفوائد

اس عنوان کے تحت دس حدیثیں اوران کے تراجم ہم تحریر کر چکے اوران سب حدیثوں سے شہادت کے بلند درجات اوراس کی فضیلتوں کا حال نہایت ہی تفصیل و وضاحت کے ساتھ معلوم ہو جاتا ہے۔

﴿١﴾ حدیث نمبر ا کا مطلب یہ ہے کہ کسی کافر نے کسی مسلمان کوشہید کر دیا تو شہید سے اللہ تبارک وتعالیٰ خوش ہوکراس کو جنت عطا فرمادے گا پھر وہ کافر مسلمان ہو جائے اور وہ بھی کفار سے جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جائے تو اس سے بھی اللہ تعالیٰ خوش ہو کراس کو جنت میں بھیج دے گا۔اس طرح قاتل ومقتول دونوں جنت میں گئے اور دونوں سے خداعزوجل خوش ہو گیا۔

﴿٢﴾ حدیث نمبر۲ سے صاف صاف معلوم ہوا کہ شہید کو جنت میں فردوسِ اعلیٰ کا محل عطا کیا جاتا ہے۔

﴿٣﴾ حدیث نمبر۳ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ تلوار کے نیچے پڑ کر شہید ہو جانا یہ جنت میں جانے کا وسیلہ اور ذریعہ ہے۔تو گویا جنت تلوار کے سائے کے نیچے ہے۔

﴿٤﴾ حدیث نمبر۴ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا کا ذکر ہے وہ ہمیشہ خلوص قلب کے ساتھ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔اور بحمداللہ تعالیٰ ان کی دعا مقبول ہوگئی کہ اُن کو شہر مدینہ

کی مسجد نبوی میں بحالتِ نماز فجر ابولولو فیروز مجوسی کافر نے خنجر مار کر شہید کر دیا۔اس طرح آپ کو شہادت بھی مل گئی اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے مقدس شہر مدینہ منورہ میں آپ کی وفات بھی ہوگئی۔آپ کی شہادت کا پورا واقعہ ہماری کتاب ''دوحقانی تقریریں'' میں پڑھیے۔

﴿۵﴾حدیث نمبر ۵ سے معلوم ہوا کہ جو شخص جہاد کے لیے اپنے گھر سے نکل گیا۔اب خواہ اس کو کسی طرح بھی موت آئے مگر بہر حال اس کو شہادت کا درجہ ملے گا۔

﴿۶﴾حدیث نمبر ۶ کا حاصل یہ ہے کہ ان ساتوں کو شہید فی سبیل اللہ کا ثواب ملے گا اگرچہ خداعزوجل کی راہ میں سر کٹا کر شہید ہونے والے اور ان لوگوں کے درجات و مراتب میں بڑا فرق ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ ان امراض و عوارض میں مرنے والوں کو بھی شہید کا ثواب ملے گا۔

﴿۷﴾حدیث نمبر ۸ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کس قدر جذبۂ جہاد اور شہادت حاصل کرنے کا شوق تھا، اللہ اکبر! اللہ اکبر! اس حدیث کا مطلب حدیث نمبر ۳ کی تشریح میں گزر چکا ہے۔

﴿۸﴾حدیث نمبر ۹ سے پتا چلتا ہے کہ شہید کو جذبۂ شہادت کی ایسی لذت ملتی ہے کہ بڑے سے بڑے زخم لگنے کی بس اُس کو اتنی ہی تکلیف محسوس ہوتی ہے جیسے کسی چیونٹی نے کاٹ لیا ہو۔شہادت کی لذت کو بیان کرنے کے لیے کوئی لفظ نہیں مل سکتا اس لذت کو تو بس وہی جان سکتا ہے جس کو یہ رُتبۂ بلند مل جائے اور ہر ایک کو شہادت کا یہ بلند رتبہ کہاں ملتا ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ

یہ رُتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

شہادت ملنے کا آسان طریقہ

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو صدق دل سے خداوند تعالیٰ سے شہادت مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کا مرتبہ عطا فرما دیتا ہے خواہ وہ اپنے بستر ہی پر مرے۔[1] (مسلم) (مشکوٰۃ، ج۲، ص۳۳۰)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو ہمیشہ سچے دل اور سچی نیت کے ساتھ خداوند تعالیٰ سے شہادت حاصل ہونے کی دعا مانگتا رہے گا تو وہ خواہ کسی بھی بیماری میں اور کہیں بھی اور کسی حال میں بھی مرے مگر وہ قیامت کے دن شہیدوں کی صف میں کھڑا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کرام کے مراتب و درجات عطا فرمائے گا۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔

زندہ جاوید ہیں ملت کے شہیدانِ کرام
نوجوانو! تمہیں معلوم بھی ہے اُن کا مقام

یہ وہ مرحوم ہیں جن کے لیے خود رحمت حق
لے کے آتی ہے حیاتِ ابدی کا پیغام

اُن کی لاشوں پہ فرشتوں کی صفیں ہوتی ہیں
لے کے اترے ہیں خوشنودی رب کا پیغام

زندہ ہے ملت بیضاء شہداء کے دم سے
اُن کی روحوں پہ ہو سوبار درود اور سلام

﴿۲۳﴾ سامانِ جہاد کی تیاری

جس طرح جہاد کرنا اعمال جنت میں سے بہت ہی اعلیٰ اور اہم عمل صالح ہے اسی طرح جہاد کے سامانوں کی تیاری بھی جنت میں لے جانے والا عمل ہے اس بارے میں چند حدیثیں پڑھ لیجئے۔

---

[1] ......صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب استحباب طلب... الخ، الحدیث ۱۹۰۹، ص ۱۰۵۷

حدیث : ١

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِیْمَانًا بِاللّٰہِ وَتَصْدِیْقًا بِوَعْدِہٖ فَاِنَّ شِبْعَہٗ وَرِیَّہٗ وَرَوْثَہٗ وَبَوْلَہٗ فِیْ مِیْزَانِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔رواہ البخاری[1] (مشکوۃ،ج۲،ص۳۳۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ عزوجل پر ایمان لاتے ہوئے اور اس کے وعدوں کو سچا مانتے ہوئے جہاد کے لیے گھوڑا پالے تو اس گھوڑے کا چارا اور اُس کا پانی اور اس کی لید اور پیشاب یہ سب قیامت کے دن اُس کے میزانِ عمل میں نیکیوں کے پلڑے میں تولے جائیں گے۔ یہ حدیث بخاری میں ہے۔

حدیث : ٢

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُدْخِلُ بِالسَّھْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَۃَ نَفَرٍ الْجَنَّۃَ صَانِعَہٗ یَحْتَسِبُ فِیْ صَنْعَتِہِ الْخَیْرَ وَالرَّامِیْ بِہٖ وَمُنَبِّلَہٗ فَارْمُوْا وَارْکَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرْکَبُوْا۔رواہ الترمذی[2] (مشکوۃ،ج۲،ص۳۳۷)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کے بدلے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔اس کے بنانے والے کو جس نے

[1] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الجھاد،باب اعدادآلۃالجھاد،الحدیث:٣٨٦٨،ج٢، ص٣٦

[2] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الجھاد،باب اعدادآلۃالجھاد،الحدیث:٣٨٧٢،ج٢، ص٣٧

اس کے بنانے میں خیر کی نیت کی ہو اور اس کے چلانے والے کو اور اس تیر کو اٹھا کر دینے والے کو، تم لوگ تیراندازی کرو اور گھوڑوں پر سواری کرو اور تیراندازی گھوڑے کی سواری کرنے سے زیادہ مجھے پسند ہے۔

حدیث: ۳

عَنْ اَبِیْ نَجِیْحِ السُّلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَقُوْلُ مَنْ بَلَغَ بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ لَہٗ دَرَجَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْ رَمٰی بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ لَہٗ عِدْلُ مُحَرَّرٍ وَمَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِی الْاِسْلَامِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ رواہ البیہقی[1] (مشکوٰۃ، ج۲،ص ۳۳۷)

حضرت ابو نجیح سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ایک تیر کو جہاد میں پہنچا دے تو وہ اس کے لیے جنت میں ایک درجہ ہے اور جو ایک تیر جہاد میں چلا دے تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے اور جس کے بال اسلام میں سفید ہو گئے یہ سفید بال اس کے لیے قیامت کے دن نور رہوں گے۔اس حدیث کو بیہقی نے روایت کیا ہے۔

تشریحات وفوائد

جہاد چونکہ اعلاء کلمۃ اللہ کا ذریعہ ہے اس لیے جہاد بہت بڑا عمل صالح اور اعلیٰ درجے کی عبادت ہے اور چونکہ سامانِ جہاد کی تیاری مثلاً میدانِ جہاد تک پہنچنے کے لیے سواریوں کا انتظام، آلاتِ جنگ مثلاً تیر وتلوار کا بنانا، خریدنا، تیراندازی، شمشیر زنی، بندوق چلانے کی مشق کرنا، چونکہ یہ سب سامانِ جہاد کی تیاری ہے۔لہٰذا

[1] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الجہاد، باب اعدادآلۃ الجہاد، الحدیث:۳۸۷۳، ج۲، ص۳۷

جہاد کا وسیلہ ہونے کے سبب سے یہ سب کام بھی عمل صالح اور عبادت بن گئے۔ چنانچہ حدیث نمبر۱ میں جہاد کی نیت سے گھوڑا پالنے کا اجر آپ نے پڑھ لیا کہ وہ گھوڑا جتنا چارا کھائے گا جس قدر پانی پیئے گا جتنی لید اور پیشاب کرے گا یہ سب گھوڑا پالنے والے کے میزانِ عمل میں نیکی بنا کر تولے جائیں گے اسی طرح حدیث نمبر۲ و نمبر۳ میں ایک تیر کا بنانا اس کو میدان جہاد تک پہچانا اس کو چلانا اس کا اجر وثواب کتنا عظیم ہے اس کو آپ پڑھ چکے بہرحال سامانِ جہاد کی تیاری کے سلسلے میں ہر وہ چیز باعث اجر و ثواب ہے جس کا جہاد سے تعلق ہو۔

﴿۲۴﴾ اللہ تعالیٰ کا ذکر

اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی بہت بڑی عبادت اور جنت کے اعمال میں سے ایک اعلیٰ درجے کا عمل ہے اس کے متعلق بھی چند حدیثیں تحریر کی جاتی ہیں۔ خدا عزوجل کرے کہ ان حدیثوں کے انوار سے مسلمانوں کے دلوں میں ہدایت کا نور چمک اُٹھے۔

حدیث: ۱

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰه تَعَالٰی تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ (1) (بخاری ومسلم) (مشکوٰۃ، ج۱، ص)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ عزوجل کے ننانوے نام ہیں جو اِن کو گِن گِن کر اِخلاص کے ساتھ پڑھتا رہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

---

(1)......مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب اسماء اللّٰہ تعالی، الحدیث ۲۲۸۷، ج۱، ص۴۲۸

حدیث : ۲

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ[1]

(مشکوٰۃ، ج۱، ص)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لوگ جنت کے باغوں میں گزرو تو میوہ چنو۔ صحابہ علیہم الرضوان نے کہا کہ جنت کے باغات کون ہیں؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ذکر الٰہی کے حلقے۔

حدیث : ۳

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیْتُ اِبْرَاھِیْمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِقْرَأْ اُمَّتَکَ مِنِّی السَّلَامَ وَاَخْبِرْھُمْ اَنَّ الْجَنَّۃَ طَیِّبَۃُ التُّرْبَۃِ عَذْبَۃُ الْمَاءِ وَاِنَّھَا قِیْعَانٌ وَّاِنَّ غِرَاسَھَا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ رواہ الترمذی[2] (مشکوٰۃ، ج، ص۲۰۳)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے معراج کی رات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا کہ اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم آپ اپنی امت سے میرا سلام کہہ دیجئے اور اُن کو یہ خبر دیجئے کہ جنت کی مٹی خوشبودار اور اُس کا پانی بہت شیریں ہے اور

---

[1] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب ذکر اللہ، الحدیث ۲۲۷۱، ج۱، ص۴۲۵

[2] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب ثواب التسبیح...الخ، الحدیث ۲۳۱۵، ج۱، ص۴۳۳

بے شک جنت میں بہت سے میدان ہیں اوران میں شجر کاری سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہیں۔(ترمذی)

حدیث : ۴

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَرْبَعَةٌ مَنْ کُنَّ فِیْهِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَکَانَ فِیْ نُوْرِاللّٰهِ الْاَعْظَمِ مَنْ کَانَتْ عِصْمَتُهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِذَا اَصَابَ حَسَنَةً قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاِذَا اَصَابَ ذَنْبًا قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاِذَا اَصَابَتْهُ مُصِیْبَةٌ قَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ [1](کنزالعمال، ج۲۰،ص۳۰۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ چار چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنادے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے نور اعظم میں رہے گا جس کی حفاظت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو اور وہ جب کوئی نیکی کرے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور جب اس سے کوئی گناہ ہوجائے تو وہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہے اور جب اس کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہے۔

حدیث : ۵

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَیَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنّٰی لِیْ هٰذِهٖ فَیَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ[2](مشکوٰۃ،ج۱،ص۲۰۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ

---

[1] ...... کنزالعمال، کتاب المواعظ...الخ،الباب الاول،الحدیث ۴۳۴۵۰،ج۸،الجزء۱۵، ص۳۶۶

[2] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الدعوات،باب الاستغفار والتوبۃ،الحدیث:۲۳۵۴،ج۱، ص۴۴۰

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ایک نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند فرمائے گا تو وہ کہے گا کہ اے میرے رب! عزوجل کہاں سے یہ مرتبہ مجھ کو ملا؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے بیٹے نے تیرے لیے مغفرت کی دعا مانگی ہے اس لیے تجھے یہ درجہ ملا ہے۔

تشریحات وفوائد

﴿۱﴾ اس عنوان کی پہلی حدیث میں جو مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ آیا ہے شارحین حدیث نے اس کی چند شرحیں تحریر کی ہیں۔ چنانچہ صاحب مرقاۃ نے حدیث مذکور کی شرح میں تحریر فرمایا کہ

اَیْ مَنْ اٰمَنَ بِهَا اَوْعَدَّهَا وَقَرَأَهَا كَلِمَةً كَلِمَةً عَلٰى طَرِيْقِ التَّرْتِيْلِ تَبَرُّكًا وَّاِخْلَاصًا اَوْحَفِظَ مَبَانِيْهَا وَعَلِمَ مَعَانِيْهَا وَتَخَلَّقَ بِمَا فِيْهَا [1] (مرقاۃ)

یعنی اَحْصَاهَا کے چند معانی ہوسکتے ہیں ﴿۱﴾ ان پر ایمان لایا ﴿۲﴾ گن کر پڑھا ﴿۳﴾ ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ برکت حاصل کرتے ہوئے اخلاص کے ساتھ پڑھا ﴿۴﴾ اس کے الفاظ کو یاد کرلیا اور اس کے معنی کے مطابق اپنے اخلاق کو سنوارا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲﴾ حدیث نمبر ۲ میں ذکر کے حلقوں کو جنت کا باغ اس لیے فرمایا کہ ذکر کے حلقے جنت کے باغات میں جانے کا سبب ہیں تو گویا جو ذکر کے حلقوں میں گیا وہ جنت کے باغات میں پہنچ گیا۔

﴿۳﴾ حدیث نمبر ۵ سے معلوم ہوا کہ اولاد اگر اپنے ماں باپ کے لیے استغفار یا اور کسی

[1] ......مرقاۃ المفاتیح، کتاب الدعوات، باب اسماء اللّٰہ تعالی، تحت الحدیث ۲۲۸۷، ج۵، ص ۷۱

ذریعے سے ایصال ثواب کرتے رہیں تو اولاد کے استغفار و فاتحہ دلانے سے ماں باپ کو فائدہ پہنچتا ہے کہ جنت میں ان کے درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔

﴿۴﴾ اللہ تعالیٰ کا ذکر مؤمن کے لیے بہت بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے اس بارے میں چند حدیثوں کے تراجم پڑھ لیجئے۔

حدیث : ۱

رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو قوم بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھتی ہے تو فرشتے ان کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور خدا عزوجل کی رحمت اُن کو ڈھانپ لیتی ہے اور اُن لوگوں پر سکینہ (روح کا سکون، دل کا اطمینان) نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مقربین میں ان کا تذکرہ فرماتا ہے۔[1] اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۱۹۶)

حدیث : ۲

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم مکہ مکرمہ کے راستے میں چل رہے تھے۔ جب آپ کا گزر ''جمدان'' نامی پہاڑ کے پاس ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! چلے چلو یہ ''جمدان'' ہے اور سن لو کہ جو ممتاز لوگ ہیں وہ قربِ خداوندی پالینے میں دوسروں سے آگے بڑھ گئے ہیں تو لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ممتاز لوگ کون ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مرد جو اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرتے رہتے ہیں اور وہ عورتیں جو خدا عزوجل کا ذکر کثرت سے کرتی رہتی ہیں۔[2]

(مشکوٰۃ، ج ۱، ص)

---

[1] ......صحیح مسلم، کتاب الذکر...الخ، باب فضل الاجتماع...الخ، الحدیث ۲۷۰۰، ص ۱۴۴۸

[2] ......صحیح مسلم، کتاب الذکر...الخ، باب الحث علی...الخ، الحدیث ۲۶۷۶، ص ۱۴۳۹

حدیث : ۳

رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو تمہارے بہترین اعمال کی خبر نہ دوں جو اعمال خدا عزوجل کے نزدیک بڑے ستھرے اور تمہارے درجات کو بہت زیادہ بلند کرنے والے ہیں، وہ تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہیں اور وہ اِس سے بھی بہتر ہیں کہ تم اپنے دشمنوں (کفار) سے لڑو اور وہ تمہاری گردن ماریں اور تم اُن کی گردن مارو تو صحابہ نے کہا کہ کیوں نہیں آپ ضرور ہمیں اس عمل کی خبر دیجئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ عمل اللہ عزوجل کا ذکر ہے۔ (1)

(مشکوٰۃ، ج۱، ص ۱۹۸)

حدیث : ۴

رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالٰی کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں چکر لگاتے پھرتے ہیں اور اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ تو جب کسی قوم کو اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہوئے پا لیتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ آ جاؤ اپنی مراد کے پاس۔ پھر یہ فرشتے اُن ذکر کرنے والوں کو ڈھانپ لیتے ہیں زمین سے آسمان دنیا تک پھر اللہ تعالٰی باوجود یہ کہ وہ خوب جانتا ہے، اُن فرشتوں سے دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ لوگ تیری تسبیح پڑھتے ہیں اور تیری بڑائی بیان کرتے ہیں اور تیری تعریف اور بزرگی کا اعلان کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ کیا ان بندوں نے مجھے دیکھا ہے؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں بخدا انہوں نے تجھ کو

---

(1)...... سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ٦، الحدیث ٣٣٨٨، ج٥، ص٢٤٦

نہیں دیکھا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ان بندوں نے مجھے دیکھا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ اگر ان بندوں نے تجھے دیکھ لیا ہوتا تو اور زیادہ بڑھ چڑھ کر تیری عبادت کرتے اور تیری بزرگی اور پاکی بیان کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ لوگ تجھ سے جنت کا سوال کررہے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ نہیں اے ہمارے رب! عزوجل ان بندوں نے تیری جنت کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ان بندوں نے جنت کو دیکھ لیا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ اُن بندوں نے جنت کو دیکھ لیا ہوتا تو ان کی حرص و رغبت اور طلب بہت بڑھ جاتی۔ پھر اللہ تعالیٰ دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندے کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ جہنم سے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا میرے بندوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ نہیں اے ہمارے رب! عزوجل انہوں نے جہنم کو نہیں دیکھا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میرے بندے جہنم کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ اگر تیرے بندے جہنم کو دیکھ لیتے تو اور زیادہ اُس سے ڈرتے اور بھاگتے۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ بے شک میں نے اُن سب ذکر کرنے والے بندوں کو بخش دیا۔ یہ سن کر ایک فرشتہ عرض کرتا ہے کہ الٰہی! عزوجل ان بندوں میں تو فلاں آدمی بھی تھا جو ذکر کے لیے نہیں آیا تھا بلکہ اپنی کسی ضرورت سے ان لوگوں کے پاس آ گیا تھا، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ذکر کرنے والے ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ جو بھی ان کے پاس بیٹھ جائے وہ بدنصیب نہیں ہوگا۔ لہٰذا محض ان لوگوں

کے پاس بیٹھ جانے سے اس آدمی کی بھی مغفرت ہوگئی۔[1] یہ بخاری کی حدیث ہے۔

(مشکوٰۃ، ج۱،ص۱۹۷)

حدیث: ۵

رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم سے کسی صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سوال کیا کہ تمام بندوں میں افضل اور قیامت کے دن تمام بندوں سے بلند مرتبہ خدا عزوجل کے دربار میں کون ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ وہ بندے اور بندیاں جو بہت زیادہ اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والے ہیں تو ایک صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ کیا یہ لوگ اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہیں؟ یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی مجاہد کفار ومشرکین کو اپنی تلوار سے یہاں تک مارتا رہے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ مجاہد خون میں لت پت ہوجائے پھر بھی اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والا درجے میں اس مجاہد سے افضل ہی ہوگا۔[2] (مشکوٰۃ، ج۱،ص۱۹۸ وص۱۹۹)

﴿۲۵﴾ درود شریف

درود شریف پڑھنا بھی جنت میں لے جانے والا عملِ خیر ہے اور درود شریف کے برکات وفضائل کے بارے میں بکثرت احادیث موجود ہیں۔ اس میں سے چند حدیثیں ہم تبرکاً ذکر کرتے ہیں:

حدیث: ۱

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَی

---

[1] ......مشكاة المصابيح، كتاب الدعوات، باب ذكر الله... الخ، الحديث: ۲۲۶۷، ج۱، ص۴۲۴

[2] ......مشكاة المصابيح، كتاب الدعوات، باب ذكر الله... الخ، الحديث: ۲۲۸۰، ج۱، ص۴۲۷

النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً۔رواہ الترمذی[1](مشکوٰۃ،ج۱،ص۸۶)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام لوگوں میں مجھ سے سب سے زیادہ قریب قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود شریف پڑھتا ہوگا۔(ترمذی)

حدیث:۲

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً وَّاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشَرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشَرُ خَطِیَّاتٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشَرُ دَرَجَاتٍ۔[2](مشکوٰۃ،ج۱ص۸۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اس پر دس درودیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور اس کے لیے دس درجے بلند کردیئے جاتے ہیں۔(نسائی)

حدیث:۳

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ۔رواہ ابوداود[3]

(مشکوٰۃ،ج۱،ص۸۶)

---

[1] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی وفضلھا، الحدیث ۹۲۳،ج۱، ص۱۸۹

[2] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی وفضلھا، الحدیث ۹۲۲،ج۱،ص۱۸۹

[3] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی وفضلھا، الحدیث ۹۲۵،ج۱، ص۱۸۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بھی مجھ پر سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو مجھ پر لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔(ابوداود)

حدیث: ۴

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُّغْفَرَ لَهٗ وَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ۔رواه الترمذی[1] (مشکوٰۃ،ج۱،ص۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اس نے میرے اوپر درود نہیں پڑھا اور اس مرد کی ناک مٹی میں مل جائے کہ اس پر رمضان کا مہینہ داخل ہوا پھر اس کی مغفرت ہونے سے قبل ہی رمضان گزر گیا اور اس آدمی کی ناک مٹی میں مل جائے کہ جس کے پاس اس کے والدین نے بڑھاپے کو پالیا اور اس کے والدین نے اس کو جنت میں نہیں داخل کیا۔(ترمذی)

حدیث: ۵

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهَا شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ۔رواه الترمذی[2]

(مشکوٰۃ،ج۱،ص۸۷)

---

[1] ......مشكاة المصابيح، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي وفضلها، الحديث ۹۲۷، ج۱، ص ۱۸۹

[2] ......مشكاة المصابيح، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي وفضلها، الحديث ۹۳۸، ج۱، ص ۱۹۱

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ دعا آسمان وزمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے دعاؤں میں سے کوئی دعا بھی اوپر نہیں چڑھتی یہاں تک کہ تو اپنے نبی پر درود شریف پڑھ لے۔ (ترمذی)

حدیث: ٦

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ يَشْهَدُهُ الْمَلٰئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُّصَلِّ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ يُّرْزَقُ۔ رواه ابن ماجه[1]

(مشکوۃ، ج ۱، ص ۱۲۱)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھو۔ کیونکہ جمعہ کا دن فرشتوں کی حاضری کا دن ہے کہ اس دن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو کوئی بھی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ درود پڑھنے سے فارغ ہو جائے۔ ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ کیا آپ کی وفات کے بعد بھی؟ تو آپ نے فرمایا کہ بے شک اللہ عزوجل نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے۔ اس لیے اللہ عزوجل کا نبی زندہ ہے اور اس کو روزی ملتی ہے۔ (ابن ماجہ)

تشریحات وفوائد

﴿۱﴾ اس عنوان کی حدیث نمبر ۱ کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ

......مشكاة المصابيح، كتاب الصلاة، باب الجمعة، الحديث: ١٣٦٦، ج ١، ص ٢٦٥

میرے قریب وہ شخص رہے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ درود شریف پڑھتا رہا ہو گا۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم قیامت کے دن کبھی مقام محمود یعنی شفاعت کبریٰ کے مقام میں ہوں گے، کبھی حوض کوثر کے پاس رہیں گے، پھر آخر میں فردوس اعلیٰ کی اُس منزل اعلیٰ میں تشریف فرما ہوں گے جو رب العالمین نے خاص طور پر اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے لیے تیار کر رکھا ہے، بہر حال حدیث کا حاصل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم قیامت کے دن جہاں بھی اور جس مقام پر بھی ہوں گے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے سب سے زیادہ قُرب اس خوش نصیب کو حاصل رہے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ درود شریف پڑھتا رہا ہو گا۔

درود شریف کی کثرت کے بارے میں ترمذی شریف کی ایک حدیث بہت زیادہ رقت خیز و عبرت انگیز ہے۔

حدیث:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میں بہت زیادہ آپ پر درود پڑھا کرتا ہوں تو آپ بتا دیجئے کہ دن رات کا کتنا حصہ میں درود خوانی کے لیے مقرر کردوں؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر تم چاہو مقرر کرلو۔ تو میں نے کہا کہ دن رات کا چوتھائی حصہ میں درود خوانی کے لیے مقرر کرلوں؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر چاہو مقرر کرلو اگر تم چوتھائی سے زیادہ مقرر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہو گا۔ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میں دن رات کا نصف حصہ درود خوانی کے لیے مقرر کرلوں؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر تم

چاہو مقرر کرلو اور اگر تم اس سے زیادہ وقت مقرر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ تو حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ دن رات کا دو تہائی مقرر کرلوں؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم جتنا چاہو وقت مقرر کرلو اور اگر تم اس سے زیادہ وقت مقرر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ تو حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں دن رات کا کل حصہ درود خوانی ہی میں خرچ کروں گا۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایسا کرو گے تو درود شریف تمہاری تمام فکروں اور غموں کو دور کرنے کے لیے کافی ہوجائے گا اور تمہارے تمام گناہوں کے لیے کفارہ ہوجائے گا۔[1] (مشکوٰۃ، ج۱ص۸۶)

﴿۲﴾ حدیث نمبر۳ کا مطلب ہے کہ جب میرا کوئی اُمتی مجھ پر سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو اُس سلام کرنے والے کی طرف متوجہ فرمادیتا ہے اور میں اس کے سلام کے جواب دیتا ہوں۔ روح کو لوٹانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کی روح جو آپ کے بدن سے جدا ہوچکی ہے وہ دوبارہ آپ کے بدن میں داخل کی جاتی ہے۔ بلکہ روح کو لوٹانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی روح رب العزۃ جل جلالہ کے مشاہدہ میں ہردم مستغرق رہتی ہے۔ مگر جب کوئی امتی سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو عالم استغراق سے سلام کرنے والے کی طرف متوجہ فرمادیتا ہے اور آپ متوجہ ہوکر اس کے سلام کا جواب عطا فرماتے ہیں۔ چنانچہ حضرت شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ

لَیۡسَ الۡمُرَادُ بِعَوۡدِ الرُّوۡحِ عَوۡدُھَا بَعۡدَ الۡمُفَارَقَةِ عَنِ الۡبَدۡنِ وَاِنَّمَا الۡمُرَادُ اَنَّـہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فِی الۡبَرۡزَخِ مَشۡغُوۡلٌ حَوۡلَ الۡمَلَکُوۡتِ فِیۡ مُشَاھَدَةِ

[1] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃعلی النبی و فضلھا، الحدیث۹۲۹، ج۱، ص۱۹۰

رَبِّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ كَمَا كَانَ فِي الدُّنْيَا فِيْ حَالَةِ الْوَحْيِ وَفِي الْاَحْوَالِ الْاُخَرِ فَعُبِّرَعَنْ اِفَاقَتِهٖ مِنْ تِلْكَ الْمُشَاهَدَةِ وَ ذٰلِكَ الْاِسْتِغْرَاقِ بِرَدِّالرُّوْحِ (1)

(لمعات شرح مشکوٰۃ)

روح کے لوٹنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ بدن سے جدا ہونے کے بعد پھر روح بدن میں آئی بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم عالمِ برزخ میں ملکوت کے ماحول میں رب العزۃ عزوجل کے مشاہدہ میں مشغول ہیں جیسا کہ دنیا میں نزول وحی اور دوسرے خاص احوال میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اس قدر مشغول و مستغرق ہو جایا کرتے تھے کہ آپ کی توجہ دوسری چیزوں کی طرف نہیں ہوا کرتی تھی تو اس مشاہدہ واستغراق سے افاقہ ہونے اور آپ کی توجہ دوسری طرف مبذول ومتوجہ ہونے کو روح لوٹانے کے لفظ سے بیان کر دیا گیا ہے۔(لمعات، مصنفہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ)

﴿۳﴾ حدیث نمبر۴ کا یہ مطلب ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے تین شخصیتوں کے لیے یہ دعا فرمائی کہ ''ان کی ناک مٹی میں مل جائے۔'' ناک مٹی میں مل جائے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ ذلیل وخوار اور ناکام ونامراد ہو جائیں۔عرب کے لوگ جب کسی آدمی کو انتہائی ذلیل کرتے تھے تو اس کو مجبور کرتے تھے کہ وہ اپنی ناک کو زمین پر رگڑ کر اُس کو خاک آلود کرے۔یہیں سے ''رَغِمَ اَنْفُهٗ'' کا محاورہ چل پڑا کہ جب کسی کو انتہائی ذلیل کر دیا جاتا ہے تو یہ کہا جاتا ہے:''رَغِمَ اَنْفُهٗ'' یعنی اس کی ناک مٹی میں مل گئی۔فرمان حدیث کا حاصل یہ ہے کہ تین شخصوں کے لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

......لمعات شرح مشکوۃ،از شیخ عبدالحق محدث دھلوی علیہ الرحمۃ

نے ذلیل وخوار ہونے کی دعا فرمائی ہے۔

﴿۱﴾ جس کے سامنے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا ذکر ہو اور وہ درود شریف نہ پڑھے۔

﴿۲﴾ جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور رمضان میں عبادت کر کے اپنے کو مغفرت کے لائق نہ بنایا۔

﴿۳﴾ وہ شخص کہ جس کے والدین بڑھاپے کی حالت میں اُس کے پاس رہے اور اس نے والدین کی خدمت کر کے اپنے کو جنت کا اہل نہ بنایا۔

اللہ اکبر! ان تینوں کی منحوسیت میں کیا شبہ کیا جا سکتا ہے؟ جبکہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ان تینوں سے اِس قدر خفا ہیں کہ ان لوگوں کی ذلت وخواری کی دعا فرما رہے ہیں۔ (معاذ اللہ تعالیٰ)

﴿۴﴾ حدیث نمبر۵ کا مضمون بالکل ظاہر ہے کہ کوئی دعا دربارِ الٰہی میں پہنچتی ہی نہیں بلکہ زمین وآسمان کے درمیان معلق ہی رہتی ہے جب تک درود شریف نہ پڑھا جائے اس لیے مستحب ہے کہ ہر دعا کے اول وآخر میں درود شریف پڑھ لیا جائے جیسا کہ اہلِ سنت وجماعت کا طریقہ ہے۔

﴿۵﴾ حدیث نمبر۶ سے ثابت ہو گیا کہ حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بالخصوص حضرت سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اپنی اپنی قبروں میں لوازمِ حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اور ہرگز ہرگز ان کے جسموں کو مِٹی نہیں کھا سکتی کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام ٹھہرا دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے جسموں کو کھا سکے۔

اس حدیث کا آخری فقرہ کہ " فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ " یعنی اللہ عزوجل کے نبی زندہ ہیں اور انہیں روزی دی جاتی ہے۔اس کا کیا مطلب ہے؟ تو اس بارے میں

صاحبِ مرقاۃ کا بیان ہے کہ

یُـرْزَقُ اَیْ رِزْقًا مَعْنَوِیًّا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ فِیْ حَقِّ الشُّھَدَاءِ مِنْ اُمَّتِہٖ **بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ** (1) فَـکَیْفَ سَیِّدُھُمْ بَلْ رَئِیْسُھُمْ وَلَا یُنَافِیْہِ اَنْ یَکُوْنَ ھُنَاكَ رِزْقٌ حِسِّیٌّ اَیْضًا وَھُوَالظَّاھِرُ الْمَتَبَادِرُ(2)(مرقاۃ ملخصًا)

یعنی انہیں رزقِ معنوی دیا جاتا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کے شہیدوں کے بارے میں فرمایا کہ ''بلکہ وہ زندہ ہیں اور روزی دیئے جاتے ہیں۔'' تو پھر کیا حال ہوگا ان شہیدوں کے سردار کا بلکہ رئیس کا اور یہ جو ہم نے لکھ دیا ہے کہ رزق معنوی دیا جاتا ہے تو یہ اسکے منافی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں رزق حسی بھی عطا فرمائے اور یہاں یہی رزق حسی مراد لینا ظاہر ہے جو جلد ذہنوں میں آجاتا ہے۔ (یعنی ظاہری طور پر کھانا پینا)

بہرحال درود شریف کی کثرت اعمال جنت میں سے ایک بہت ہی امید افزا عمل ہے لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ درود شریف کا وظیفہ ضرور پڑھتا رہے تاکہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا قرب نصیب ہو جو دونوں جہان کی نعمتوں میں سب سے زیادہ عظیم نعمت اور دارین کی دولتوں میں سب سے بڑھ کر انمول دولت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

﴿۲۶﴾ توبہ واستغفار

اپنے گناہوں سے توبہ کرنا اور اپنے گناہوں کی مغفرت کی دعا مانگنا۔ یہ بھی اعمالِ جنت میں سے ایک عمل ہے اور بندے کی توبہ سے اللہ عزوجل کو کتنی خوشی ہوتی ہے

(1) ترجمۂ کنزالایمان: بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔ (پ ٤، اٰل عمرٰن: ١٦٩)

(2) مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلوٰۃ، تحت الحدیث ١٣٦٦، ج٣، ص ٤٦٠

اس کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا ہے۔

حدیث : ١

عَـنْ اَنَـسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَـوْبَةِ عَبْـدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ رَاحِلَتُهٗ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِىْ ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِـلَتِـهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِىْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ۔رواه مسلم[1]

(مشکوٰۃ، ج ا، ص ۲۰۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے توبہ کرنے سے جب بندہ توبہ کرتا ہے اس قدر خوش ہوتا ہے کہ اس کی خوشی اس آدمی کی خوشی سے بھی زیادہ ہوتی ہے جو کہ ایک بے آب وگیاہ زمین میں تھا۔ ناگہاں اس کی سواری بدک کر بھاگ گئی اور اسی سواری پر اُس کا کھانا پانی بھی تھا جب وہ اس سواری سے ناامید ہو گیا تو ایک درخت کے پاس آ کر اس کے سائے میں لیٹ گیا اور وہ اپنی سواری سے مایوس ہو چکا تھا گویا مرنے کے لیے لیٹ گیا۔ پس اسی درمیان میں کہ وہ اسی مایوسی کے عالم میں تھا کہ اچانک کیا دیکھتا ہے کہ اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہے تو اس نے اس کی مہار پکڑ لی پھر اس کو اس قدر خوشی ہوئی کہ وہ بجائے اس کے کہ یہ کہتا کہ یا اللہ! عزوجل تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں یہ کہنے لگا کہ یا اللہ! عزوجل تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں مارے خوشی کے اس سے

......مشکاۃالمصابیح، کتاب الدعوات،باب الاستغفار والتوبۃ،الحدیث ۲۳۳۲،ج ۱، ص ٤٣٦

غلطی ہوگئی تو جتنی اس شخص کو خوشی ہوئی اللہ عزوجل اس سے زیادہ خوش ہوجاتا ہے جب بندہ توبہ کرتا ہے۔

اس سلسلے میں دوسری چند حدیثوں کے تراجم بھی مطالعہ کر لیجئے جو بہت زیادہ رقت خیز وعبرت انگیز ہیں۔

حدیث : ۲

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک ایسا شخص تھا جس نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا تھا پھر وہ یہ فتویٰ پوچھنے کے لیے نکلا کہ اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے یا نہیں؟ چنانچہ ایک راہب کے پاس آکر اس نے پوچھا کہ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس نے کہہ دیا کہ نہیں۔ یہ سن کر اس نے اس راہب کو قتل کردیا اور پھر لوگوں سے یہی سوال کرتا رہا کہ میری توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟ تو ایک شخص نے اس کو یہ بتایا کہ فلاں فلاں گاؤں میں جاؤ وہاں نیک لوگ رہتے ہیں وہاں تمہاری توبہ مقبول ہوجائے گی یہ شخص اس گاؤں کے اِرادہ سے چلا مگر راستے ہی میں اس کی موت آ گئی۔ تو یہ شخص منہ کے بل آگے کو گرا۔ اور مشقت کر کے کچھ اپنے سینے کو اس گاؤں کی طرف بڑھا دیا۔ فوراً ہی رحمت اور عذاب کے دونوں فرشتے آ گئے۔ عذاب کے فرشتے اس کو دوزخ کی طرف لے جانا چاہتے تھے کہ یہ بہت سے انسانوں کا قاتل ہے اور رحمت کے فرشتے اس کو جنت کی طرف لے جانا چاہتے تھے کیونکہ یہ توبہ کی نیت سے اس گاؤں کی طرف چل پڑا تھا اگرچہ ابھی وہاں تک پہنچا نہ تھا۔ اتنے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمادیا کہ وہ گاؤں جہاں یہ جارہا تھا قریب ہوجائے اور وہ گاؤں جہاں سے چلا تھا دور ہوجائے چنانچہ ایسا ہوگیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے ناپنے کا حکم دیا تو ایک بالشت یہ قاتل

اس گاؤں کی طرف آگے بڑھ چکا تھا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔[1] یہ حدیث بخاری ومسلم میں ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۱،ص۲۰۳)

حدیث : ۳

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے خدا سے یہ کہا کہ اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! جب تک انسانوں کی روحیں ان کے جسموں میں ہیں میں ہمیشہ ان انسانوں کو بہکاتا اور گمراہ کرتا رہوں گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ کو میری عزت وجلال اور بلندی رتبہ کی قسم ہے کہ جب تک وہ انسان مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں ان کو ہمیشہ بخشتا رہوں گا۔[2]

(مشکوٰۃ، ج۱،ص۲۰۴)

حدیث : ۴

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بندہ جب گناہ کر کے خدا کے حضور اپنی خطاؤں کا اقرار کر کے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے۔[3]

(مشکوٰۃ، ج۱،ص۲۰۳)

حدیث : ۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندہ جب گناہ کر کے یہ کہہ دیتا ہے کہ اے میرے رب! میں نے گناہ کر لیا تو مجھے بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا میرا بندہ اس بات

---

[1] ......صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ٥٦ ،الحدیث: ٣٤٧٠، ج٢، ص٤٦٦

[2] ......المسند للامام احمدبن حنبل، مسندابی سعیدخدری، الحدیث ١١٢٣٧، ج٤، ص٥٨

[3] ......صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب فی حدیث الافك ...الخ، الحدیث ٢٧٧٠، ص١٤٩٠

کو جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا بھی ہے اور گناہوں پر مواخذہ بھی فرماتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر جب تک اللہ چاہتا ہے وہ بندہ گناہوں سے رکا رہتا ہے پھر کوئی گناہ کر لیتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! میں نے ایک گناہ کرلیا ہے تو اس کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا بھی ہے اور اس پر مواخذہ بھی فرماتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخشد یا۔ پھر جب تک اللہ چاہتا ہے بندہ گناہوں سے رکا رہتا ہے۔ پھر کوئی گناہ کر لیتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے رب! میں نے ایک دوسرا گناہ کرلیا ہے تو اس کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا بھی ہے اور اس پر گرفت بھی کرتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، میرا بندہ جو چاہے کرے۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ (1)

(مشکوٰۃ، ج۱، ص۲۰۳)

حدیث : ٦

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص ہمیشہ استغفار کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنادے گا اور ہر فکر و غم سے اس کو خلاصی دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دے گا جہاں سے اس کو روزی ملنے کا گمان بھی نہیں تھا۔ (2)

(مشکوٰۃ، ج۱، ص۲۰۴)

---

(1) ......صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللّٰہ تعالی: یریدون...الخ، الحدیث ۷۵۰۷، ج٤، ص ٥٧٥

(2) ......سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، الحدیث: ۱۵۱۸، ج۲، ص ۱۲۲

حدیث: ۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ میرے بارے میں جو بندہ یہ یقین رکھتا ہے کہ میں گناہ بخش دینے کی قدرت رکھتا ہوں تو میں اس بندے کو بخش دیتا ہوں اور میں کوئی پرواہ نہیں کرتا ہوں جب تک کہ وہ میرے ساتھ شرک نہ کرے۔[1] (مشکوٰۃ، ج۱، ص۲۰۴)

حدیث: ۸

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے گناہ کر کے خدا سے استغفار کر لیا تو وہ گناہ پر اڑ جانے والا نہیں کہلائے گا اگرچہ دن بھر میں وہ اس گناہ کو ستر مرتبہ کر ڈالے۔[2] اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۱، ص۲۰۴)

حدیث: ۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں دو دوست تھے ایک عبادت کرنے میں بڑی محنت کرتا تھا اور دوسرا یہی کہتا رہتا تھا کہ میں گنہگار رہوں۔ تو عبادت گزار اس سے کہنے لگا کہ تو گناہ چھوڑ دے تو وہ بولا کہ تم میرا معاملہ میرے رب پر چھوڑ دو۔ ایک دن ایسا ہوا کہ عبادت گزار نے اپنے گنہگار دوست کو ایک بہت بڑا گناہ کرتے ہوئے دیکھا تو اس نے کہا کہ تو گناہ کرنا چھوڑ دے۔ اس پر جواب میں گنہگار نے یہ کہہ دیا کہ تم میرا معاملہ میرے رب پر چھوڑ دو کیا تم میرے نگراں اور نگہبان بنا کر بھیجے گئے ہو؟ یہ سن کر

[1] ......شرح السنة، کتاب الرقاق، باب الرجاء وسعة رحمة اللّٰہ، الحدیث ٤٠٨٦، ج٧، ص ٣٨٥

[2] ......سنن الترمذی، احادیث شتی، الحدیث: ٣٥٧٠، ج٥، ص ٣٢٧

عبادت گزار دوست نے کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو کبھی نہیں بخشے گا اور نہ تجھ کو جنت میں داخل کرے گا۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے پاس اپنے فرشتے ملک الموت کو بھیج دیا اور انہوں نے دونوں کی روح کو قبض کرلیا۔ جب دونوں دوست خدا کے دربار میں اکٹھے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے گناہگار سے فرمایا کہ تو میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا اور عبادت گزار سے فرمایا کہ کیا تو میرے بندے کو میری رحمت سے محروم کرسکتا ہے؟ پھر خدا نے فرمایا کہ اے میرے فرشتو! تم اس کو دوزخ میں لے جاؤ۔[1]

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔(مشکوٰۃ،ج۱،ص۲۰۵)

حدیث:۱۰

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر میں مردے کی مثال اس غرق ہونے والے کی ہے جو لوگوں سے مدد کے لئے فریاد کررہا ہو،مردہ انتظار کرتا رہتا ہے کہ باپ، ماں، بھائی یا دوست کی طرف سے اس کو دعا پہنچے اور جب کسی کی طرف سے کوئی دعا اس کو پہونچتی ہے تو وہ اس کے نزدیک دنیا اور دنیا کے تمام سامانوں سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ زمین والوں کی طرف سے دعاؤں کا ثواب پہاڑوں کے مثل قبر والوں کی قبروں میں پہنچاتا ہے اور بلاشبہ زندوں کا تحفہ مردوں کی طرف یہی ہے کہ جو لوگ زندہ ہیں وہ مردوں کے لیے استغفار اور ان کی مغفرت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔[2]

(مشکوٰۃ،ج۱،ص۲۰۶)

---

[1] ......المسند للامام احمد بن حنبل،مسند ابی هريرة،الحديث:۸۲۹۹،ج۳،ص۲۱۰

[2] ......شعب الايمان،باب فی برالوالدين،فصل فی حفظ...الخ،الحديث۷۹۰۵،ج٦، ص۲۰۳

حدیث: ۱۱

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا مثل اس شخص کے گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے جس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ [1] (مشکوٰۃ، ج۱،ص۲۰۷)

حدیث: ۱۲

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے نامۂ اعمال میں زیادہ سے زیادہ استغفار ہو اس کے لیے مبارک بادی ہے۔ [2]

(مشکوٰۃ، ج۱،ص۲۰۶)

تشریحات وفوائد

اللہ تعالٰی اپنے بندوں کے گناہوں سے بہت ناراض ہوتا ہے لیکن اگر بندہ خداعزوجل کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کرکے توبہ واستغفار کرلے تو وہ ایسا ارحم الراحمین ہے کہ نہ صرف اپنے بندوں کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے بلکہ وہ اپنے فضل وکرم کا اس درجہ اظہار فرماتا ہے کہ

فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ [3] کہ اللہ تعالٰی توبہ کرتے ہی بندوں کے گناہوں کو نیکی بنادیتا ہے۔

مثلاً کسی بندے نے ایک لاکھ گناہ کرکے توبہ کرلیا تو اللہ تعالٰی ایسا کریم ورحیم ہے کہ بندے کے ایک لاکھ گناہوں کو ایک لاکھ نیکی بنادیتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ صدق دل سے سچی توبہ کرے۔

---

1 ......سنن ابن ماجه، كتاب الزهد،باب ذكر التوبة،الحديث: ٤٢٥٠،ج٤،ص٤٩١

2 ......سنن ابن ماجه، كتاب الادب،باب الاستغفار،الحديث:٣٨١٨،ج٤،ص٢٥٧

3 ......ترجمۂ کنزالایمان: تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔(پ۱۹،الفرقان:۷۰)

توبہ کا طریقہ

توبہ کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ گناہ کے بعد وضو کرے اور دو رکعت نماز صلوۃ التوبہ کی نیت سے پڑھے پھر اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر خدا سے یہ عہد کرے کہ میں اب کبھی بھی یہ گناہ نہ کروں گا پھر اس توبہ پر قائم رہے اور اس گناہ کے قریب نہ جائے اور خداعزوجل سے اپنے گناہ کی بخشش اور معافی مانگے۔

﴿۲۷﴾ اذکار ماثورہ

ہر وہ لفظ یا جملہ جس سے خداوند قدوس کی عظمت و بزرگی اور کبریائی کا اظہار ہوتا ہو اس کو پڑھنا یہ ذکر الٰہی ہے مگر کچھ ایسے کلمات اور دعائیں ہیں جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے منقول ہیں کہ ان کو خود حضور نے پڑھا یا ان کے پڑھنے کا حکم دیا یا اُن کو پڑھنے کی فضیلت یا فائدہ اور ثواب بتایا۔ ایسے کلمات اور دعاؤں کو ''اذکارِ ماثورہ'' کہتے ہیں دوسرے اذکار اور دعاؤں کی بہ نسبت اذکار ماثورہ کو پڑھنا بہت ہی افضل و اعلیٰ ذکر اور باعث اجر و ثواب عمل صالح ہے اس لیے ہم چند اذکارِ ماثورہ بھی تحریر کر رہے ہیں کیوں کہ یہ بھی اس اعمال صالحہ میں سے ہیں جو جنت میں لے جانے والے ہیں۔

حدیث: ۱

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تمام کلاموں میں افضل یہ چار کلمات ہیں: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ'' اور ایک روایت میں یوں ہے کہ تمام کلاموں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ یہ چاروں کلمات محبوب ہیں: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ'' اور ان چاروں میں سے جس کو چاہو پہلے پڑھو جس کو چاہو بعد میں

پڑھواس میں کوئی حرج نہیں۔[1] (مشکوٰۃ، ج۱،ص۲۰۰)

حدیث: ۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کو میں پڑھوں یہ مجھ کو ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع کرتا ہے۔[2]

(مشکوٰۃ، ج۱،ص۲۰۰)

حدیث: ۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دن بھر میں ایک سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھ لے گا اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ وہ گناہ سمندر کے جھاگ کے مثل ہوں (یعنی بہت زیادہ ہوں)۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔[3]

(مشکوٰۃ، ج۱،ص۲۰۰)

حدیث: ۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ہیں کہ زبان پر بہت ہی ہلکے ہیں اور میزانِ عمل میں بہت بھاری ہیں اور رحمٰن کو بہت محبوب ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ

---

[1] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الدعوات،باب ثواب التسبیح...الخ،الحدیث۲۲۹٤،ج۱، ص٤۲۹

[2] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الدعوات،باب ثواب التسبیح...الخ،الحدیث۲۲۹٥،ج۱، ص٤۳۰

[3] ...... مشکاۃالمصابیح، کتاب الدعوات،باب ثواب التسبیح...الخ،الحدیث۲۲۹٦،ج۱، ص٤۳۰

اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔[1] یہ حدیث بخاری ومسلم میں ہے۔(مشکوٰۃ،ج۱،ص۲۰۰)

حدیث:۵

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم سے یہ پوچھا گیا کہ کون سا کلام افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ کلام جس کو اللہ تعالٰی نے اپنے فرشتوں کے لیے چن لیا ہے۔یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔[2] (مشکوٰۃ،ج۱،ص۲۰۰)

حدیث:۶

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ دعا پڑھے گا جنت میں اس کے لیے ایک درخت لگادیا جائے گا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔[3]

(مشکوٰۃ،ج۱،ص۲۰۰)

حدیث:۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو دن میں سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھ لے گا اس کو دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لیے ایک سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے ایک سو گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور دن بھر یہاں تک کہ شام ہوجائے وہ شیطان سے محفوظ رہے

[1] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الدعوات،باب ثواب التسبیح...الخ،الحدیث۲۲۹۸،ج۱، ص۴۳۰

[2] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الدعوات،باب ثواب التسبیح...الخ،الحدیث۲۳۰۰،ج۱، ص۴۳۰

[3] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الدعوات،باب ثواب التسبیح...الخ،الحدیث۲۲۹۸،ج۱، ص۴۳۱

گا اور کوئی اس سے زیادہ فضیلت والا عمل نہیں کرسکتا مگر وہ شخص جو اس دعا کو ایک سو سے زیادہ مرتبہ پڑھے۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔[1]

(مشکوٰۃ، ج۱، ص۲۰۱)

حدیث: ۸

حضرت بلال بن یسار بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے میرے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے یہ دعا پڑھی اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ جہاد سے بھاگا ہو۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ اس حدیث کو ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔[2] (مشکوٰۃ، ج۱، ص۲۰۵)

حدیث: ۹

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سید الاستغفار یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْٓءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْٓءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

جو شخص اس دعا کو یقین رکھتے ہوئے دن میں پڑھ لے اور اسی دن رات آنے

---

[1] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب ثواب التسبیح...الخ، الحدیث ۲۳۰۲، ج۱، ص ۴۳۱

[2] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبۃ، الحدیث ۲۳۵۳، ج۱، ص ۴۳۹

سے پہلے مرجائے تو وہ جنتی ہے اور جو شخص یقین رکھتے ہوئے رات میں اس دعا کو پڑھ لے اور صبح ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہوجائے تو وہ جنتی ہے۔ بخاری نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔(1)(مشکوٰۃ، ج۱ص۲۰۶)

حدیث: ۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم جب صبح کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

" اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ "

اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام جب شام کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

" اَللّٰھُمَّ بِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ "

اس حدیث کو ترمذی وابوداود وابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔(2)(مشکوٰۃ، ج۱ص۲۰۹)

حدیث: ۱۱

حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ ہر دن کی صبح میں اور ہر رات کی شام میں تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لے تو دن اور رات میں کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہونچاسکتی: بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ اس حدیث کو ترمذی وابن ماجہ وابوداود نے روایت کیا ہے۔(3)(مشکوٰۃ، ج۱ص۲۰۹)

---

(1)......مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبۃ، الحدیث ۲۳۳۵، ج ۱، ص ۴۳۶

(2)......مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب مایقول عند...الخ، الحدیث ۲۳۸۹، ج ۱، ص ۴۴۶

(3)......مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب مایقول عند...الخ، الحدیث ۲۳۹۱، ج ۱، ص ۴۴۷

حدیث:۱۲

حضرت مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم بکثرت پڑھا کرو: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور حضرت مکحول نے فرمایا کہ جس نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَامَنْجیٰ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ پڑھ لیا تو اللہ تعالیٰ اس سے تکلیفوں کے ستر دروازے دفع فرمادے گا کم سے کم یہ کہ محتاجی اس کے پاس نہیں آئے گی۔(1) (مشکوٰۃ، ج،ص۲۰۲)

حدیث:۱۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے، سب سے کم دوا یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو کوئی رنج و غم نہیں ہوتا۔(2) (مشکوٰۃ، ج۱،ص۲۰۲)

اور دوسری روایت میں ہے کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ عرش کے نیچے کا ایک کلمہ اور جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جب کوئی بندہ اس کو پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرا فرماں بردار ہو گیا اور اس نے اپنا سب کچھ میرے سپرد کر دیا۔(3) (مشکوٰۃ، ج۱،ص۲۰۲)

حدیث:۱۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

(1)......مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب ثواب التسبیح...الخ، الحدیث ۲۳۱۹، ج۱، ص ۴۳۴

(2)......مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب ثواب التسبیح...الخ، الحدیث ۲۳۲۰، ج۱، ص ۴۳۴

(3)......مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب ثواب التسبیح...الخ، الحدیث ۲۳۲۱، ج۱، ص ۴۳۴

واٰلہٖ وسلم ایک سوکھے پتے والے درخت کے پاس سے گزرے اور اپنے عصا سے اس درخت کو مار دیا تو اس کے پتے جھڑ گئے پھر آپ نے فرمایا کہ جو اِن کلمات کو پڑھ لے اس کے تمام گناہ اسی طرح جھڑ جائیں گے وہ کلمات یہ ہیں: " اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ " [1] (مشکوٰۃ، ج ا، ص ۲۰۲)

حدیث: ۱۵

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ افضل ذکر لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔ [2]

عیب چھپایئے جنت میں جایئے

حضرتِ سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو آدمی اپنے بھائی کی کوئی بُرائی دیکھ کر اس کی پردہ پوشی کر دے تو وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ (کنزالعمال، ج ۳، ص ۱۴۵)

نابینا کو لے کر چلنے کی فضیلت

حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو کسی نابینا کو چالیس قدم ہاتھ پکڑ کر چلائے گا اس کے چہرے کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

(کنزالعمال، ج ۲، ص ۲۵۵)

---

[1] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الدعوات، باب ثواب التسبیح...الخ، الحدیث ۲۳۱۸، ج ۱، ص ۴۳۳

[2] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الدعوات، باب ثواب التسبیح...الخ، الحدیث ۲۳۰۶، ج ۱، ص ۴۳۱

﴿۲۸﴾ اللہ کے لیے محبت و عداوت

حدیث : ۱

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قَال قَائِلٌ الصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ وَقَالَ قَائِلٌ اَلْجِھَادُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ۔(رواہ احمد و ابوداود)[1](مشکٰوۃ،ج۲،ص۴۲۷)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ کون سا عمل اللہ تعالٰی کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تو کسی کہنے والے نے کہا کہ نماز وزکوۃ اور کسی نے کہا کہ جہاد تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک تمام اعمال میں سب سے زیادہ اللہ عزوجل کو محبوب اور پیارا عمل اللہ عزوجل کے لیے دوستی اور اللہ عزوجل کے لیے دشمنی کرنا ہے۔

حدیث : ۲

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَعُمُدًا مِّنْ یَاقُوْتٍ عَلَیْھَا غُرَفٌ مِّنْ زَبَرْجَدٍ لَھَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَۃٌ تُضِیْئُ کَمَا یُضِیْئُ الْکَوْکَبُ الدُّرِّیُّ فَقَالُوْا مَنْ یَّسْکُنُھَا قَالَ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰہِ [2]

(مشکٰوۃ،ج۲،ص۴۲۷)

---

[1] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الآداب،باب الحب فی اللّٰہ ...الخ،الحدیث:۵۰۲۱،ج۲، ص۲۲۰

[2] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الآداب،باب الحب فی اللّٰہ...الخ،الحدیث:۵۰۲۶،ج۲، ص۲۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں تھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جنت میں یاقوت کے چند ایسے ستون ہیں کہ ان کے اوپر زبرجد کے بالا خانے ہیں جن کے دروازے کھلے ہوئے ہیں ایسے چمکتے ہیں جیسے روشن تارا چمکتا ہے تو لوگوں نے عرض کیا کہ ان بالا خانوں میں کون لوگ رہیں گے؟ تو ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ جو اللہ عزوجل کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہیں اور اللہ عزوجل ہی کے لیے ایک دوسرے کی ہم نشینی کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے ہیں۔

حدیث : ۳

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ۔ رواہ ابوداود (1)

(مشکوٰۃ، ج۱،ص۱۴)

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے اللہ عزوجل کے لیے محبت کی اور اللہ عزوجل کے لیے دشمنی کی اور اللہ عزوجل کے لیے کچھ دیا اور اللہ عزوجل کے لیے منع کر دیا تو اس نے ایمان کو کامل بنالیا۔ اس حدیث کو ابوداود نے روایت کیا ہے۔

حدیث : ۴

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَاُنَاسًا مَا ھُمْ بِاَنْبِیَاءِ وَلَا شُھَدَاءَ یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَالشُّھَدَاءُ بِمَکَانِھِمْ مِنَ اللّٰہِ قَالُوْا

(1)......مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، الفصل الثانی، الحدیث: ۳۰، ج۱، ص۲۷

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ تُخْبِرُنَا مَنْ ھُمْ قَالَ ھُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰہِ عَلٰی غَیْرِ اَرْحَامٍ بَیْنَھُمْ وَلَا اَمْوَالٍ یَتَعَاطُوْنَھَا فَوَاللّٰہِ اِنَّ وُجُوْھَھُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّھُمْ لَعَلٰی نُوْرٍ لَا یَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا یَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَھٰذِہِ الْاٰیَۃَ: اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ [1] رواہ ابوداود۔[2] (مشکٰوۃ، ج۲،ص۴۲۶)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ انبیا ہیں نہ شہدا مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کو ملنے والے مرتبوں پر انبیا علیہم السلام اور شہدا علیہم الرحمۃ رشک کریں گے تو لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہم لوگوں کو خبر دیجئے کہ یہ کون لوگ ہوں گے؟ تو ارشاد فرمایا کہ یہ وہ قوم ہوگی جو اللہ عزوجل کی محبت کے ساتھ ایک دوسرے سے محبت کرتے رہے ہوں گے۔ بغیر اس کے کہ ان لوگوں کے درمیان کوئی رشتہ داری ہوگی نہ یہ لوگ آپس میں مال وسامان کا لین دین کرتے رہے ہوں گے تو بخدا ان لوگوں کے چہرے (قیامت کے دن) نور ہوں گے اور یقیناً یہ لوگ نور کے اوپر ہوں گے اور جب سب لوگ خوف زدہ ہوں گے اس وقت یہ لوگ بلاخوف ہوں گے اور جب لوگ غمگین ہوں گے تو ان لوگوں کو کوئی غم نہیں ہوگا۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ ''خبردار! اللہ کے اولیاء نہ ان پر کوئی خوف ہوگا نہ یہ لوگ غمگین ہوں گے۔'' اس حدیث کو ابوداود نے روایت کیا ہے۔

تشریحات وفوائد

﴿۱﴾ اللہ ہی کے لیے محبت اور اللہ ہی کے لیے دشمنی، اس کو عربی زبان میں اَلْحُبُّ فِی

---

[1] ترجمۂ کنزالایمان: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ (پ ۱۱، یونس: ۶۲)

[2] مشکاۃالمصابیح، کتاب الآداب، باب الحب فی اللہ...الخ،الحدیث: ۵۰۱۲، ج۲، ص۲۱۹

اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ کہتے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے محض اس بنا پر محبت کی جائے کہ وہ اللہ والا اور اللہ کا مقبول بندہ ہے یہ محبت نہ کسی رشتہ داری کی بنا پر ہو نہ مال کے لین دین کی بنا پر نہ اور کسی غرضِ دنیاوی کی بنا پر، یہ "اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ" ہے۔اور کسی سے دشمنی محض اس بنا پر رکھی جائے کہ وہ اللہ کا دشمن اور اس کے دربار سے پھٹکارا ہوا ہے۔ یہ دشمنی کسی غرض دنیاوی اور خواہش نفسانی کی بنیاد پر نہ ہو، یہ "اَلْبُغْضُ فِی اللّٰہِ" ہے۔ مثلاً ہم لوگ تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام صحابہ واہل بیت اور تمام اولیاء وشہداء وصالحین سے محبت رکھتے ہیں تو ہماری یہ محبت محض اسی بنیاد پر ہے کہ یہ لوگ اللہ والے اور اللہ کے پیارے ہیں، نہ ان لوگوں سے ہماری رشتہ داری ہے نہ کوئی تجارت نہ کسی قسم کا مالی لین دین ہے نہ کوئی غرض دنیاوی نہ کوئی خواہش نفسانی تو بلاشبہ یہ محبت خالص اللہ ہی کے لیے ہے اور یقیناً یہ محبت "اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ" ہے۔

اسی طرح ہم شیطان، ابولہب، ابوجہل اور تمام بددینوں، بے دینوں مثلاً وہابیوں، قادیانیوں، رافضیوں، خارجیوں وغیرہ سے جو عداوت اور دشمنی رکھتے ہیں تو صرف اس بنیاد پر کہ یہ سب اللہ عزوجل کے اور اس کے محبوبوں کے دشمن ہیں نہ تو ان لوگوں نے ہمارا کچھ بگاڑا ہے نہ ہمارا مال لوٹا ہے نہ ہمارا کوئی حق چھینا ہے غرض ان لوگوں سے دشمنی کرنے میں ہماری کوئی خواہش نفسانی یا غرض دنیاوی نہیں ہے۔لہٰذا بلاشبہ اور یقیناً یہ دشمنی "اَلْبُغْضُ فِی اللّٰہِ" ہے اور یہ ہماری دوستی اور دشمنی ایسی ہے جو یقیناً ہم کو جنت میں لے جانے والی اور بڑے بڑے مراتب ودرجات دلانے والی ہے۔اسی لیے اس دوستی اور دشمنی کو مذکورہ بالا حدیثوں میں جنت میں لے جانے والا عمل فرمایا گیا ہے۔

لیکن افسوس! کہ آج کل سینکڑوں بلکہ ہزاروں لاکھوں مسلمان اس جنتی عمل

سے غافل ہیں بلکہ بہت سے تو جان بوجھ کر اس کے تارک بلکہ منکر ہیں چنانچہ یہ لوگ محض اپنی دنیاوی اغراض ومقاصد کی بناپر اللہ عزوجل والوں سے دشمنی اور اللہ کے دشمنوں یعنی کافروں، مرتدوں، بددینوں، بے دینوں سے محبت اور دوستی رکھتے ہیں اور جنتی اعمال کی شاہراہوں کو چھوڑ کر جہنمی دھندوں کے گورکھ دھندھوں اور بھول بھلیوں میں پڑے ہوئے ہیں ہم ان حالات میں اب اس کے سوااور کیا کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ارحم الراحمین! ان لوگوں کو گمراہی کی دلدل سے نکال کر ہدایت کی سیدھی سڑک پر پہنچادے۔(آمین)

﴿۲﴾ حدیث نمبر ا میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ عزوجل کے لیے محبت اور اللہ کے لیے دشمنی یہ تمام اعمال میں سب سے زیادہ اللہ عزوجل کو محبوب ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ عزوجل کے فرائض یعنی نماز زکوٰۃ اور روزہ وحج ادا کرنے کے بعد اور تمام حرام کاموں سے بچنے کے بعد باقی جو اعمال ہیں ان میں سب سے زیادہ پیارا عمل اللہ عزوجل کے نزدیک اللہ کے لیے محبت اور اللہ عزوجل کے لیے دشمنی ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اللہ عزوجل کے فرائض پر عمل کرنا اور اللہ عزوجل کے حرام کیے ہوئے کاموں سے بچنا، اس سے بڑھ کر تو کوئی عمل افضل اور خدا کا محبوب ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ مسلمان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ مثلاً نماز تمام اعمال سے زیادہ افضل اور اللہ عزوجل کو پیاری ہے۔

﴿۳﴾ حدیث نمبر۲ کا حاصل یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے لیے محبت کا مطلب یہ ہے کہ دل میں اللہ ہی کے لیے کسی کی الفت ہو اور اگر کسی کی صحبت میں بیٹھے تو اس میں بھی یہی محبت خداوندی کا جلوہ کارفرما ہو ہرگز ہرگز کسی رشتہ داری یا مالی فوائد کی غرض سے نہ ہو۔ خلاصہ یہ کہ ہم نشینی، ملاقات، ساتھ میں کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، ادب و تعظیم جو کچھ بھی ہو۔

صرف اللہ عزوجل ہی کے واسطے ہو، اس میں ہرگز ہرگز کسی غرض نفسانی کا عمل دخل نہ ہو تو یہ محبت بلاشبہ اور یقیناً "اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ" ہے جو یقیناً جنت میں لے جانے والی ہے۔

﴿۴﴾ حدیث نمبر۳ میں جو فرمایا گیا کہ انبیاء وشہداء ان کے مرتبوں پر رشک کریں گے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء وشہداء ان کے مراتب و درجات کو دیکھ کر تعجب کریں گے اور خوش ہو کر ان لوگوں کی مدح وثنا کریں گے رشک کرنے کا یہاں یہ مطلب نہیں کہ انبیاء اور شہداء ان کے مرتبوں کو حاصل کرنے کی تمنا اور آرزو کریں گے کیونکہ انبیاء اور شہداء کو تو اللہ تعالیٰ ان سے کہیں بڑھ چڑھ کر افضل واعلیٰ مراتب و درجات عطا فرمائے گا پھر کمتر درجے کے مراتب کی تمنا اور آرزو کرنے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ لہٰذا واضح رہے کہ اس حدیث میں یُغْبِطُھُمْ کے لفظ سے غبطہ (رشک) کے مجازی معنی مراد ہیں۔ یعنی انبیاء وشہداء خوش ہوں گے نہ یہ کہ انبیاء ان کے مرتبوں کی تمنا کریں گے۔[1]

(حاشیہ مشکوٰۃ بحوالہ لمعات) (مشکوٰۃ، ج۲، ص۴۲۶)

لِلّٰھی محبت وعداوت کی اہمیت

اللہ عزوجل کے لیے محبت وعداوت کی کیا اہمیت اور کتنی ضرورت ہے؟ اس سلسلے میں ایک حدیث بہت زیادہ نصیحت خیز وعبرت انگیز ہے اس لیے اس مقام پر ہم اس حدیث کا ترجمہ تحریر کر دیتے ہیں شاید کہ کچھ لوگوں کو اس سے ہدایت مل جائے۔

حدیث:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں میں سے ایک نبی کی طرف یہ وحی بھیجی کہ آپ

......اشعة اللمعات، کتاب الآداب، باب الحب فی اللّٰہ، فصل ثانی، ج٤، ص٦ ١ ٤ ١

فلاں عابد سے کہہ دیجئے کہ دنیا میں تو زاہد بن کر رہا تو تجھ کو اس کا فائدہ دنیا ہی میں مل گیا کہ تو نے اپنے نفس کی راحت کو جلدی سے پا لیا اور تو نے دنیا سے قطع تعلق کر کے میری طرف رجوع کیا اور تو میرا ہو گیا تو میری وجہ سے تو صاحبِ عزت بن گیا۔ اب تو یہ بتا کہ میرا حق جو تیرے اوپر ہے اس معاملہ میں تو نے کون سا عمل کیا ہے؟ تو وہ عابد کہے گا کہ اے رب! وہ کون سا عمل ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے میرے لیے کسی دشمن سے دشمنی، اور میرے لیے کسی دوست سے دوستی بھی کی ہے۔؟ (1)

(کنز العمال، ج۹، ص۳)

اللہ اکبر! مسلمانو! غور کرو کہ زاہد ہونے اور دنیا سے قطع تعلق کرنے کی خداوند قدوس کے دربار میں اتنی اہمیت نہیں ہے جتنی کہ اس دربار میں زیادہ اہم اللہ عزوجل کے لیے محبت اور اللہ عزوجل کے لیے عداوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی نعمتوں کو اس پر موقوف ٹھہرایا۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ! کیا خوب ہے "اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ" کا جلوہ! مگر

آنکھ والا تیرے جلووں کا تماشا دیکھے ۔۔۔ دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے؟

﴿۲۹﴾ خوفِ خداوندی

حدیث: ۱

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُصُّ عَلَی الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَقُوْلُ: **وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ** (2) قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ

(1) ...... کنز العمال، کتاب الصحبۃ، الباب الاول، الحدیث: ۲۴۶۵۳، ج۵، الجزء۹، ص۴

(2) ...... ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ (پ۲۷، الرحمٰن: ۴۶)

یـارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ الثَّانِیَۃَ:وَلِـمَنْ **خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ** فَقُلْتُ الثَّانِیَۃَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ الثَّالِثَۃَ: وَلِمَنْ **خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ** فَقُلتُ الثَّالِثَۃَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِی الدَّرْدَاءِ رواہ احمد[1]

(مشکوٰۃ،ج۱،ص۲۰۷)

حضرت **ابوالدرداء** رضی اللہ تعالٰی عنہ سے **مروی** ہے کہ انہوں نے **نبی** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم سے جب کہ آپ منبر پر تقریر فرما رہے تھے یہ سنا کہ جو اپنے رب عزوجل کے حضور کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں تو میں نے کہا کہ اگر چہ وہ زنا کرے، اگر چہ وہ چوری کرے یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم؟ تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے دوبارہ فرمایا کہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ تو میں نے دوبارہ کہا کہ اگر چہ وہ زنا کرے، اگر چہ وہ چوری کرے یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم؟ پھر حضور نے تیسری بار فرمایا کہ جو اللہ عزوجل کے حضور کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ تو میں نے تیسری بار یہ عرض کیا کہ اگر چہ وہ زنا کرے، اگر چہ وہ چوری کرے یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم؟ تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: اگر چہ ابودرداء کی ناک مٹی میں مل جائے۔ (مگر اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔)

حدیث: ۲

عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ کُلُّ عَیْنٍ بَاکِیَۃٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَعَیْنٌ فُقِئَتْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ عَیْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ وَعَیْنٌ

---

[1] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الدعوات،باب سعۃ رحمۃاللّٰہ،الحدیث:۲۳۷۶،ج۱، ص۴۴۳

بَـاتَـتْ سَـاهِرَةً يُّبَاهِى اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِ الْمَلَائِكَةَ يَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِىْ رُوْحُهٗ عِنْدِىْ وَجَسَدُهٗ فِىْ طَاعَتِىْ وَتَجَافٰى بَدَنُهٗ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنِىْ خَوْفًا وَّطَمْعًا فِىْ رَحْمَتِىْ اِشْهَدُوْا اَنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ [1] (کنزالعمال، ج۲۰، ص۳۰۸)

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ قیامت میں چار آنکھوں کے سوا تمام آنکھیں روئیں گی۔ چاروں آنکھیں یہ ہیں:﴿۱﴾وہ آنکھ جو دنیا میں اللہ کے خوف سے روچکی ہو۔﴿۲﴾ وہ آنکھ جو جہاد میں زخمی کردی گئی ہو۔﴿۳﴾ وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے نیچی رہی۔﴿۴﴾وہ آنکھ جو خدا کی عبادت میں راتوں کو جاگتی رہی۔ اللہ تعالٰی ان بندوں کے ذریعے فرشتوں سے اظہارِفخر فرمائے گا اور کہے گا کہ اے فرشتو! میرے بندے کو دیکھ لو کہ اس کی روح میرے پاس ہے اور اس کا بدن میری فرمانبرداری میں ہے اس کا بدن خوابگاہوں سے الگ رہتا ہے مجھ سے ڈرتے ہوئے اور میری رحمت کی امید میں میری عبادت کرتا ہے تم لوگ گواہ رہو کہ میں نے اس کو بخش دیا۔

تشریحات وفوائد

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں خوفِ خداوندی کو جنت میں لے جانے والا عمل بتایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دوسری بہت سی حدیثوں اور قرآن مجید کی آیتوں کا بھی یہی مضمون ہے کہ خدا عزوجل سے ڈرنے والا جنتی ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ ظاہر ہوگا کہ ''خدا عزوجل سے ڈرنا'' یہ تمام نیکیوں کا سرچشمہ ہے اور ''خدا عزوجل سے نہ ڈرنا'' یہ تمام گناہوں کا سرچشمہ ہے اس لیے یقیناً خدا عزوجل سے ڈرنے والا جنتی

[1] ...... کنزالعمال، کتاب المواعظ...الخ،الباب الاول،الحدیث:٤٣٤٦١، ج٨، الجزء١٥، ص٣٦٨

ہوگا اور خداعزوجل سے نہ ڈرنے والا جنت سے محروم ہوگا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿۳۰﴾ موت کو یاد کرنا

حدیث : ا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ۔رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ [1]

(مشکوٰۃ، ج۱، ص۱۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ لذتوں کو کاٹ دینے والی یعنی موت کو بکثرت یاد کرو۔اس حدیث کو ترمذی ونسائی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث : ۲

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ لِاَصْحَابِہٖ اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْیِیْ مِنَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ قَالَ لَیْسَ ذٰلِکَ وَلٰکِنْ مَنِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ فَلْیَحْفَظِ الرَّاسَ وَمَا وَعٰی وَلْیَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَاحَوٰی وَلْیَذْکُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ تَرَکَ زِیْنَۃَ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ ۔ رواہ احمد والترمذی [2]

(مشکوٰۃ، ج۱، ص۱۴۰)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک اللہ عزوجل کے نبی

---

[1] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الجنائز، باب تمنی الموت وذکرہ، الحدیث:۱۶۰۷، ج۱، ص۳۰۶

[2] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الجنائز، باب تمنی الموت وذکرہ، الحدیث:۱۶۰۸، ج۱، ص۳۰۶

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا کہ تم لوگ اللہ عزوجل سے حیا کرو جیسا کہ حیا کرنے کا حق ہے تو صحابہ نے عرض کیا کہ بے شک ہم لوگ اللہ عزوجل سے حیا کرتے ہیں اے اللہ عزوجل کے نبی! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ چیز نہیں ہے لیکن جو شخص اللہ سے ایسی حیا کرے جیسا کہ حق ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ سر کی اوران خیالات کی نگہبانی کرے جن کو سر نے یاد رکھا ہے اور چاہیے کہ پیٹ اور پیٹ نے جو غذا جمع کی ہے اس غذا کی نگہبانی رکھے اور موت اور گلنے سڑنے کو یاد کرے اور جو آخرت کا ارادہ کرے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دے تو جس نے یہ سب کام کرلیا یقیناً اس نے اللہ عزوجل سے ایسی حیا کی جیسا کہ حیا کا حق ہے۔ اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حدیث: ۳

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْکِبَیَّ فَقَالَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْعَا بِرُ سَبِیْلٍ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَقُوْلُ اِذَا اَمْسَیْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِکَ لِمَرَضِکَ وَمِنْ حَیٰوتِکَ لِمَوْتِکَ۔ رواہ البخاری[1] (مشکوٰۃ، ج۱، ص۱۳۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے میرے دونوں کندھوں کو پکڑا پھر فرمایا تم دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم پردیسی ہو بلکہ گویا تم راستہ چلنے والے ہو۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار مت کرو اور تم جب صبح کرو تو

[1]......مشکاۃالمصابیح، کتاب الجنائز، باب تمنی الموت وذکرہ، الحدیث: ۱۶۰۴، ج۱، ص۳۰۵

شام کا انتظار نہ کرو اور اپنی تندرستی سے اپنی بیماری کے لیے کچھ لے لو اور اپنی زندگی سے اپنی موت کے لیے کچھ لے لو۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

حدیث : ۴

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنّٰی اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَّاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ۔رواه البخاری[1] (مشکوٰۃ، ج۱،ص۱۳۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ یا تو وہ نیکوکار ہوگا تو شاید کہ کچھ اور زیادہ نیکی کرے اور یا بدکار ہوگا تو شاید کہ توبہ کرلے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

حدیث : ۵

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلّٰی عَلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَهٗ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قَالُوْا وَلِمَ ذَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ لَهٗ مِنْ مَوْلِدِهٖ اِلٰی مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِی الْجَنَّةِ۔رواه النسائی وا بن ماجه[2] (مشکوٰۃ، ج۱،ص۱۳۸)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مدینہ منورہ میں ایک شخص کا انتقال ہوگیا جو مدینہ ہی میں پیدا ہوا تھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

---

[1] ……مشکاۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب تمنی الموت و ذکرہ، الحدیث:۱۵۹۸، ج۱، ص۳۰۴

[2] ……مشکاۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض...الخ، الحدیث:۱۵۹۳، ج۱، ص۳۰۳

نے اس کی نماز جنازہ پڑھی، پھر ارشاد فرمایا کہ کاش! یہ شخص اپنی جائے پیدائش کے غیر میں مرا ہوتا صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم یہ کس لیے؟ تو ارشاد فرمایا کہ جب آدمی اپنی جائے پیدائش کے غیر میں مرتا ہے تو اس کی پیدائش کی جگہ سے اس کی وفات کی جگہ تک ناپ کر جنت میں جگہ دی جاتی ہے۔ اس حدیث کو نسائی و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

تشریحات وفوائد

﴿۱﴾ موت کو یاد کرنا جنت کے اعمال میں سے یوں ہے کہ آدمی جب ہر وقت اس کو یاد رکھے گا کہ مجھے ایک دن مرنا ہے اور سارا مال و سامان اور جائیداد و مکان چھوڑ کر خالی ہاتھ دنیا سے چلے جانا ہے تو اس کو دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کے سامان جمع کرنے کی فکر ہو جائے گی اور ظاہر ہے کہ دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی فکر یہ دونوں چیزیں ہر قسم کی نیکیوں کا سرچشمہ ہیں اور ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہیں اس لیے موت کو بکثرت یاد کرنا یہ جنت دلانے والے اعمال میں سے ایک عمل ہے۔ اور جنت میں لے جانے والی ایک بڑی شاہراہ ہے۔

﴿۳۱﴾ بیمار پرسی

حدیث: ۱

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پُرسی کے لیے جاتا ہے تو وہ جب تک نہ لوٹ جائے برابر لگاتار جنت کے میوے چُنتا رہتا ہے۔[1] اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۱، ص۱۳۴)

[1] ......صحیح مسلم، کتاب البر...الخ، باب فضل عیادۃ المریض، الحدیث:۲۵۶۸، ص۱۳۸۹

حدیث : ۲

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی بیمار پرسی کے لیے صبح کو جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو بیمار پرسی کے لیے جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور جنت میں اس کے لیے ایک باغ تیار ہو جاتا ہے۔[1] اس حدیث کو ترمذی وابوداود نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۱ ص ۱۳۵)

حدیث : ۳

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پُرسی کو ثواب طلب کرنے کی نیت سے جائے تو وہ ساٹھ برس کی مسافت کی مقدار کے برابر جہنم سے دور کر دیا جائے گا۔ اس حدیث کو ابوداود نے روایت کیا ہے۔[2] (مشکوٰۃ، ج۱ ص ۱۳۵)

حدیث : ۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مریض کی بیمار پرسی کے لیے جاتا ہے تو آسمان سے ایک فرشتہ پکار کر یہ کہتا ہے کہ اے شخص! تو اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا ہے اور تو نے

---

1 ......سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عیادۃ المریض، الحدیث: ۹۷۱، ج۲، ص ۲۹۰

2 ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض... الخ، الحدیث: ۱۵۵۲، ج۱، ص ۲۹۸

جنت میں سے ایک منزل کو اپنا ٹھکانا بنالیا۔[1] اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔(مشکوٰۃ، ج۱،ص ۱۳۷)

حدیث: ۵

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مریض کی بیمار پرسی کرتا ہے تو وہ برابر لگاتار رحمت میں داخل ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ بیٹھ جائے اور جب بیٹھ جاتا ہے تو وہ رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔[2] اِس حدیث کو امام مالک اور امام احمد نے روایت کیا ہے۔(مشکوٰۃ، ج۱،ص ۱۳۸)

حدیث: ٦

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ایک مریض کی بیمار پرسی فرمائی تو ارشاد فرمایا کہ تم خوشخبری حاصل کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بخار میری آگ ہے میں اس کو بندۂ مومن پر دنیا میں مسلط کردیتا ہوں تا کہ قیامت کے دن یہ جہنم سے اس کا حصہ ہوجائے۔[3] اس حدیث کو امام احمد وابن ماجہ نے وبیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ، ج۱،ص ۱۳۸)

حدیث: ۷

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ

---

[1] ......سنن ا بن ماجه، كتاب الجنا ئز،باب ماجاء فى ثواب...الخ،الحديث:۱٤٤۳، ج۲،ص۱۹۲

[2] ......المسند للامام احمد بن حنبل،مسندجابر بن عبدالله،الحديث:۱٤۲٦٤، ج۵،ص ۳۰

[3] ......سنن ابن ماجه، كتاب الطب،باب الحمى،الحديث: ۳٤۷۰،ج٤،ص ۱۰۵

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم کسی مریض کے پاس داخل ہو تو اس سے کہو کہ وہ تمہارے لیے دعا کرے کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کے مثل ہے۔[1] اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۱، ص ۱۳۸)

حدیث: ۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بیمار پرسی میں مریض کے پاس تھوڑی دیر بیٹھنا اور شور کم کرنا یہ سنت ہے۔ اس حدیث کو رزین نے روایت کیا ہے۔[2] (مشکوٰۃ، ج۱، ص ۱۳۸)

حدیث: ۹

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیمار پُرسی اونٹنی دوہنے کے وقت کی مقدار برابر ہے اور حضرت سعید بن مسیّب کی مُرسل روایت میں ہے کہ بیمار پرسی کا افضل طریقہ یہی ہے کہ بہت جلد مریض کے پاس سے اٹھ جائیں۔[3] اس حدیث کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۱، ص ۱۳۸)

حدیث: ۱۰

حضرت شداد بن اوس اور حضرت صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ دونوں ایک مریض کی بیمار پرسی کے لیے گئے تو ان دونوں نے مریض سے پوچھا کہ تم نے کس حال میں صبح کی؟ تو اس نے کہا کہ میں نے نعمت کی حالت میں صبح کی تو حضرت

[1] ......سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ماجاء في عيادة المريض، الحديث: ١٤٤١، ج٢، ص ١٩١

[2] ......مشكاة المصابيح، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض...الخ، الحديث: ١٥٨٩، ج١، ص ٣٠٣

[3] ......شعب الايمان، باب في عيادة المريض، الحديث: ٩٢٢١-٩٢٢٢، ج٦، ص ٥٤٣،٥٤٢

شدادرضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم خوشخبری حاصل کرو کہ گناہوں کا کفارہ ہوگیااور خطائیں معاف ہوگئیں اس لیے کہ میں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں جب کسی بندۂ مومن کو مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس ابتلاء پر میری حمد کرتا ہے تو وہ اپنی اس بیماری کی خوابگاہ سے اٹھے گا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہوجائے گا جس طرح اس دن گناہوں سے پاک وصاف تھا کہ جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھااور رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندے کو مقید اور مبتلا کر دیا تھا۔لہٰذا(اے فرشتو!)اس کے نامۂ اعمال کو ویسا ہی جاری رکھوجیسا کہ اس کی تندرستی کی حالت میں جاری رکھتے تھے۔[1] اس حدیث کوامام احمد نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ،ج۱،ص۱۳۸)

مطلب یہ ہے کہ تندرستی کی حالت میں بندے کے نامۂ اعمال میں جتنے اعمال درج ہوتے تھے فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ بندہ اگرچہ بیماری میں کوئی عمل نہیں کرسکتا مگر اس کے نامۂ اعمال میں وہی سب اعمال درج کریں جو وہ اپنی تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا۔

﴿۳۲﴾سچا تاجر

حدیث:

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ[2] (مشکوٰۃ،ج۱،ص۲۴۳)

[1] ......المسند للامام احمد بن حنبل،حدیث شداد بن اوس،الحدیث:۱۷۱۱۸، ج۶،ص۷۷

[2] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب البیوع،المساھلۃفی المعاملات،الحدیث:۲۷۹۶،ج۱، ص۵۱۹

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سچا اور امانت دار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ (قیامت میں) رہے گا۔

مطلب یہ ہے کہ جو مسلمان حلال تجارت کرے اور تجارت میں سچائی اور امانت داری کو ہمیشہ اپنا طریقۂ کار بنائے رکھے تو ایسا تاجر جنتی ہے اور قیامت کے دن یہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ رہے گا۔ حلال طریقے سے روزی حاصل کرنا یہ بھی عبادت ہے اور سچائی و امانت داری کے ساتھ تجارت کر کے حلال روزی حاصل کرنا یہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مقدس طریقہ ہے لہٰذا ایسا تاجر بلاشبہ جنتی ہے۔

﴿۳۳﴾ لین دین میں نرمی

حدیث : ۱

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم سے پہلی امتوں کا ایک شخص اس کے پاس اس کی روح قبض کرنے کے لیے ملک الموت آئے۔ پھر فرشتوں نے اس سے کہا کہ تم کو اس کا علم ہے کہ تم نے کوئی نیکی کی ہے؟ تو اس نے کہا کہ میں تو نہیں جانتا تو اس سے کہا گیا کہ سوچو تو اس نے کہا کہ میں کچھ نہیں جانتا لیکن اتنی بات ہے کہ میں دنیا میں لوگوں سے سودا بیچا کرتا تھا تو لوگوں کے ساتھ درگزر کا برتاؤ کیا کرتا تھا کہ مالدار کو قرض ادا کرنے میں مہلت دیا کرتا تھا اور تنگ دست سے قرض کو معاف کر دیا کرتا تھا۔ بس اس کی اتنی ہی نیکی پر اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کر دیا۔[1] (مشکوٰۃ، ج۱، ص۲۴۳)

---

[1]...... صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر...الخ، الحدیث: ۳۴۵۱، ج۲، ص۴۶۰

حدیث : ۲

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو بیچنے خریدنے اور تقاضا کرنے کے وقت نرم خو، رہے۔[1] اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ، ج۱، ص۲۴۳)

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ معاملات یعنی خرید وفروخت قرضوں کے لین دین میں نرمی کا برتاؤ اور نرم خوئی اختیار کرنا یہ جنت میں لے جانے والا عمل ہے اور ایسا آدمی بحکم حدیث جنتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

﴿۳۴﴾ سچ بولنا

سچ بولنا بھی جنت میں لے جانے والا عمل ہے۔ اس کے متعلق بھی چند حدیثوں کے تراجم پڑھ کر عبرت حاصل کیجئے اور خدا کے دربار میں صدیق کا لقب حاصل کر کے دونوں جہان کے اعزاز سے سرفراز ہو جایئے۔

حدیث : ۱

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ سچ بولنے کو لازم پکڑ لو اس لیے کہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت میں پہنچاتی ہے اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ ہی کی جستجو رکھتا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔ اور تم لوگ اپنے کو جھوٹ سے بچاؤ کیونکہ جھوٹ بدکاری کا راستہ دکھاتا ہے اور بدکاری

[1] ......صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب السھولۃ...الخ، الحدیث:۲۰۷۶، ج۲، ص۱۲

جہنم میں پہنچا دیتی ہے اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور ہمیشہ جھوٹ کا قصد رکھتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔[1] اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔(مشکوٰۃ، ج۲،ص۴۱۲)

حدیث : ۲

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ میرے لیے چھ چیزیں قبول کرلو تو میں تم لوگوں کو جنت دینا قبول کرلوں گا۔﴿۱﴾جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے۔﴿۲﴾اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہ کرے۔﴿۳﴾اور جب امین بنایا جائے تو خیانت نہ کرے۔﴿۴﴾اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرے۔﴿۵﴾اپنی نگاہوں کو نیچی رکھے۔﴿۶﴾اپنے ہاتھوں کو گناہوں سے روکے رکھے۔[2]

حدیث : ۳

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ کو چھوڑ دے حالانکہ وہ جھوٹ اس کے لیے بیکار اور غیر مفید تھا تو اس کے لیے جنت کے کِنارے میں محل بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑے کو چھوڑ دے تو اس کے لئے جنت کے درمیان میں محل تعمیر کیا جائے گا اور جس نے اپنے اخلاق کو اچھا بنالیا اس کے لئے جنت کے اعلیٰ حصے میں محل بنایا جائے گا۔[3] اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔(مشکوٰۃ، ج۲،ص۴۱۲)

[1]......صحیح مسلم، کتاب البر...الخ،باب قبح الکذب...الخ،الحدیث:۲۶۰۷، ص۱۴۰۵

[2]......مشکاۃالمصابیح، کتاب الآداب،باب حفظ اللسان...الخ،الحدیث:۴۸۷۰، ج۲،ص۱۹۷

[3]......سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ،باب اجتناب البدع والجدل،الحدیث:۵۱،ج۱، ص۳۹

﴿۳۵﴾ نکاح

گناہوں سے بچنے کے لیے نیک نیتی کے ساتھ نکاح کرنا بھی اعمالِ جنت میں سے ایک عمل ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا ارشاد ملاحظہ کیجئے۔

حدیث : ۱

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندے نے نکاح کرلیا تو اس نے اپنے آدھے دین کو مکمل کرلیا تو اس کو چاہیے کہ نصف دین میں جو باقی رہ گیا ہے اللہ سے ڈرتا رہے۔[1]

(مشکوٰۃ، ج۲، ص ۲۶۸)

حدیث : ۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان تینوں کی مدد فرمائے ﴿۱﴾ وہ مکاتب جو اپنی کتابت کی رقم ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو ﴿۲﴾ وہ نکاح کرنے والا جو پاک دامنی کا ارادہ رکھتا ہو ﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔[2] اس حدیث کو ترمذی ونسائی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۲، ص ۲۶۵)

حدیث : ۳

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں نبیوں کی سُنّت میں داخل ہیں: نکاح، مسواک، حیا، خوشبو لگانا۔[3]

[1] ......شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، الحدیث: ۵۴۸۶، ج ٤، ص ۳۸۲

[2] ......سنن الترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء فی المجاهد...الخ، الحدیث: ۱۶۶۱، ج۳، ص ۲٤۷

[3] ...... مشکاة المصابیح، کتاب الطهارة، باب السواك، الحدیث: ۳۸۲، ج ۱، ص ۸۸

﴿۳۶﴾لڑکیوں کی پرورش

حدیث : ۱

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ اِمْرَأَةٌ مَعَهَا اِبْنَتَانِ لَهَا تَسْاَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ شَیْئًا غَیْرَ تَمْرَةٍ فَاَعْطَیْتُهَا اِیَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَیْنَ اِبْنَتَیْهَا وَلَمْ تَاْکُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ کُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ[1]

(بخاری، ج۱،ص۱۹۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ بھیک مانگتی ہوئی ہمارے گھر میں داخل ہوئی اور میرے پاس ایک کھجور کے سوا اس نے کچھ نہیں پایا میں نے اس کو وہی ایک کھجور دیدی تو اس نے اس کھجور کو اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خود اس نے اس میں سے کچھ نہیں کھایا پھر اٹھی اور چلی گئی جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ہمارے مکان میں آئے تو میں نے حضور کو اس واقعہ کی خبر دی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ان بیٹیوں کے ساتھ مبتلا کیا گیا یہ بیٹیاں اس کے لیے جہنم سے پردہ بن جائیں گی۔

حدیث : ۲

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَهٗ اُنْثٰی فَلَمْ یَئِدْهَا وَلَمْ یُهِنْهَا وَلَمْ یُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَیْهَا یَعْنِی الذُّکُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ۔رواہ ابوداود[2] (مشکوٰۃ، ج،ص۴۲۳)

---

[1] ......صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ،باب اتقواالنار...الخ،الحدیث:۱۴۱۸،ج۱، ص۴۷۸

[2] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الآداب،باب الشفقۃ والرحمۃ...الخ،الحدیث:۴۹۷۹، ج۲،ص۲۱۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے بیٹی ہوئی اور اس نے نہ اس کو زندہ دفن کیا نہ اس کی توہین کی نہ اپنے بیٹوں کو اس پر ترجیح دی تو اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا۔

حدیث: ۳

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَتَيْنِ قَالَ اَوِ اثْنَتَيْنِ حَتّٰى لَوْ قَالُوْا اَوْ وَاحِدَةً فَقَالَ اَوْ وَاحِدَةً (1) (مشکوٰہ، ج۲،ص۴۲۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تین بیٹیوں یا ان کے مثل بہنوں کی پرورش کا انتظام کیا پھر ان کو ادب سکھایا اور ان پر مہربان رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں (شادی ہوجانے کے بعد) بے نیاز کردے تو اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ جنت واجب کردیتا ہے یہ سن کر ایک مرد نے کہا کہ یا دو لڑکیاں؟ تو فرمایا کہ یا دو لڑکیاں یہاں تک کہ اگر لوگ کہتے یا ایک لڑکی؟ تو آپ فرمادیتے ایک ہی لڑکی۔

تشریحات وفوائد

﴿۱﴾ حدیث نمبر ۱ کا حاصل یہ ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے بیٹیاں دی ہیں اور وہ ان کی نہایت ہی محبت و شفقت کے ساتھ پرورش کرتا ہے تو قیامت کے دن یہی بیٹیاں

(1) ......مشكاة المصابيح، كتاب الآداب، باب الشفقة...الخ، الحديث: ٤٩٧٥، ج٢، ص٢١٤ بتغير

اس کے لیے جہنم سے پردہ بن جائیں گی کہ وہ شخص جہنم میں جانا تو بڑی بات ہے جہنم کو دیکھ بھی نہ سکے گا۔ بیٹیوں کے ملنے کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مبتلا کیا جانا فرمایا اس میں اشارہ ہے کہ جس کے یہاں بیٹی پیدا ہوئی گویا وہ ایک امتحان میں ڈال دیا گیا لہٰذا اس کے لیے صبر وتحمل ضروری ہے۔

﴿۲﴾ حدیث نمبر۲ میں بیٹیوں کو ماں باپ کے لیے جنت میں جانے کا ذریعہ و وسیلہ بتایا گیا ہے مگر شرط یہ ہے کہ بیٹیوں کو بیٹوں سے کم اور حقیر نہ سمجھے اور ان کی تعلیم و تربیت میں کوئی کوتاہی نہ کرے۔ مگر واضح رہے کہ یہ شرط بڑی کڑی اور کٹھن ہے لیکن اس کا بدلہ بھی جنت ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی انعام ہو ہی نہیں سکتا۔

﴿۳﴾ حدیث نمبر۳ کا ماحصل یہ ہے کہ بیٹیوں اور بہنوں کی پرورش کا یکساں اجر وثواب ہے اور تین بیٹیوں اور بہنوں کی پرورش کا جو اجر وثواب ہے وہی دو یا ایک بیٹی اور بہن کی پرورش کا بھی اجر وثواب ہے۔

﴿۳۷﴾ شوہر کی رِضامندی

حدیث : ۱

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْأَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَہَا وَصَامَتْ شَہْرَہَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَہَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَہَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَ تْ [1] (مشکوٰۃ، ج۱، ص۲۱۸)

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت جب اپنی پانچوں نمازوں کو پڑھے اور

[1] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب عشرۃ النساء...الخ، الحدیث: ۳۲۵۴، ج۱، ص۵۹۷

رمضان کے مہینے کا روزہ رکھے اور اپنی شرم گاہ کو پاکدامن رکھے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو وہ عورت جنت کے جس دروازے سے چاہے گی جنت میں داخل ہو جائے گی۔

حدیث : ۲

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَأَۃٍ مَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَنْھَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ [1] (مشکوٰۃ، ج۱ ص۲۱۸)

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اس حال میں مری کہ اس کا شوہر اس سے راضی رہا تو وہ عورت جنت میں داخل ہوگی۔

تشریحات وفوائد

عورت پر حقوق اللہ کے فرائض کے علاوہ شوہر کی اطاعت کا بھی ایک بڑا فرض ہے۔ عورت اگر حقوق اللہ کے فرائض کو ادا کر کے اپنے شوہر کی خدمت و اطاعت کا فریضہ بھی ادا کرے اور مرتے وقت اس کا شوہر اس سے خوش رہے تو وہ عورت جنتی ہے۔ اس بارے میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

﴿۳۸﴾ بچوں کی موت

حدیث : ۱

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس مسلمان کے تین نابالغ بچے وفات پا گئے تو اُس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ [2] (بخاری، ج۱ ص۱۶۷)

[1] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب عشرۃ النساء...الخ، الحدیث: ۳۲۵۶، ج۱، ص۵۹۷

[2] ......صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب فضل من مات...الخ، الحدیث: ۱۲۴۸، ج۱، ص۴۲۴

حدیث : ۲

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ عورتوں کے لیے (وعظ کا) ایک دن مقرر فرما دیجئے۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ان عورتوں سے وعظ میں فرمایا کہ جس عورت کے تین بچے مر گئے ہوں وہ بچے اُس عورت کے لیے جہنم سے حجاب بن جائیں گے۔ یہ سن کر ایک عورت نے کہا کہ اگر کسی کے دو ہی بچے مر گئے ہوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ دو بچے بھی۔ [1] (جہنم سے حجاب بن جائیں گے۔) (بخاری، ج۱، ص ۱۶۷)

حدیث : ۳

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی بندے کا بچہ مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم لوگوں نے میرے بندے کے بچے کو مار ڈالا؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جی ہاں! پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم لوگوں نے اس کے دل کے پھل کو چھین لیا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ جی ہاں! پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیٹے کی موت پر میرے بندے نے کیا کہا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ تیری حمد کی اور اِنَّا لِلّٰہِ پڑھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم لوگ میرے اس بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس گھر کا نام "بَیْتُ الْحَمْد" رکھو۔ [2] (مشکوٰۃ، ج۱، ص ۱۵۱)

حدیث : ۴

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ

---

[1] ......صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب فضل من مات...الخ، الحدیث: ۱۲۴۹، ج۱، ص ۴۲۴

[2] ......سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب فضل المصیبة...الخ، الحدیث: ۱۰۲۳، ج۲، ص ۳۱۳

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جن دو مسلمان میاں بیوی کے تین بچے وفات پا گئے ہوں اللہ تعالیٰ ان دونوں میاں بیوی کو اپنے فضل و رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا، تو صحابہ نے کہا کہ یا دو بچے مرے ہوں؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ یا دو بچے، پھر کچھ صحابہ نے کہا کہ یا ایک بچہ مرا ہو؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ یا ایک بچہ، پھر اس کے بعد حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ بے شک کچا بچہ اپنی نال کے ساتھ اپنی ماں کو کھینچ کر جنت میں لے جائے گا جبکہ اس کی ماں نے اس کو ثواب جانا ہو۔(1)

(مشکوۃ، ج ۱، ص ۱۵۳)

حدیث: ۵

حضرت قرہ مُزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس اپنے لڑکے کو ساتھ لیکر آیا کرتا تھا تو حضور نے اس سے پوچھا کہ کیا تم اس لڑکے سے محبت کرتے ہو؟ تو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میں اس سے اتنی محبت کرتا ہوں کہ میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے اتنی ہی محبت فرمائے۔ پھر اس لڑکے کو جب حضور نے نہیں دیکھا تو فرمایا کہ فلاں کا بیٹا وہ کیا ہوا؟ تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم وہ تو مر گیا۔ تو حضور نے لڑکے کے باپ سے فرمایا کہ تم کیا اس کو پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے جس دروازے پر بھی جاؤ گے تمہارا بچہ تمہارا انتظار کر رہا ہوگا یہ سن کر اس آدمی نے کہا کہ یہ فضیلت خاص میرے ہی لیے ہے یا ہر اس مسلمان کے لیے جس کا بچہ مر گیا ہو؟ تو

---

(1)......المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، الحدیث: ۲۲۱۵۱، ج۸، ص ۲۵٤

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہر اس مسلمان کیلئے یہی فضیلت ہے جس کا بچہ مر گیا ہو۔(1)(مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۱۵۳)

تشریحات وفوائد

اس عنوان کی پانچوں حدیثوں کا حاصل یہی ہے کہ جس مسلمان مرد وعورت کے تین یا دو یا ایک نابالغ بچے مر گئے ہوں اور ماں باپ نے ان بچوں کی موت پر صبر کیا ہو اور ان بچوں کی موت کو اجر وثواب جانا ہو تو اللہ تعالٰی ان مرحوم بچوں کے ماں باپ کو جنت عطا فرمائے گا۔ بلکہ حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ کچا بچہ بھی جس کا اسقاط ہو گیا ہو اس کی نال باپ کی پیٹھ اور ماں کے پیٹ سے جڑی ہوگی اور وہ کچا بچہ اپنے ماں باپ کی مغفرت کے لیے خدا سے اصرار کے ساتھ گزارش کرے گا تو اللہ تعالٰی فرمائے گا کہ ''اَیُّھَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّہٗ اَدْخِلْ اَبَوَیْكَ الْجَنَّۃَ '' یعنی اے کچے بچے! اپنے رب عزوجل سے جھگڑنے والے تو اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کر دے۔ ''فَیَجُرُّھُمَا بِسَرَرِہٖ حَتّٰی یُدْخِلَھُمَا الْجَنَّۃَ'' یعنی پھر وہ کچا بچہ اپنے ماں باپ کو اپنی نال کے ذریعے کھینچے گا یہاں تک کہ ان دونوں کو جنت میں داخل کر دے گا۔(2)(مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۱۵۳)

﴿۳۹﴾ اطاعت والدین

حدیث: ۱

حضرت معاویہ بن جاہمہ سے مروی ہے کہ جاہمہ حضور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم

......مشکاۃالمصابیح، کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، الحدیث:۱۷۵۶، ج ۱، ص ۳۳۲

......مشکاۃالمصابیح، کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، الحدیث:۱۷۵۷، ج ۱، ص ۳۳۲

میں نے جہاد میں جانے کا ارادہ کرلیا ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس مشورہ کے لیے آیا ہوں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہاری ماں ہے؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں! تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کی خدمت میں چمٹے رہو کیوں کہ تمہاری جنت اس کے پیروں کے پاس ہے۔ (1) (مشکوٰۃ، ج۲،ص۴۲۱)

حدیث: ۲

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم والدین کا ان کی اولاد پر کس قدر اور کتنا حق ہے؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ماں باپ ہی تیری جنت اور تیرے دوزخ ہیں۔ (2)

(مشکوٰۃ، ج۲،ص۴۲۱)

حدیث: ۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے ماں باپ کا فرمانبردار ہوگا اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اگر والدین میں سے کسی ایک ہی کا فرمانبردار ہو تو اس کے لیے جنت کا ایک ہی دروازہ کھلے گا اور جو شخص اپنے والدین کا نافرمان ہوگا اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اگر والدین میں سے ایک ہی کا نافرمان ہو تو ایک ہی دروازہ دوزخ کا کھلے گا۔ یہ سن کر ایک آدمی نے کہا کہ اگرچہ ماں باپ لڑکے پر ظلم کرتے ہوں؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے

1 ......شعب الایمان، باب فی برالوالدین، الحدیث: ۷۸۳۳، ج۶، ص۱۷۸

2 ......سنن ابن ماجه، کتاب الادب، باب برالوالدین، الحدیث: ۳۶۶۲، ج۴، ص۱۸۶

فرمایا: اگرچہ دونوں اس پر ظلم کرتے ہوں، اگرچہ دونوں اس پر ظلم کرتے ہوں، اگرچہ دونوں اس پر ظلم کرتے ہوں۔[1] (تین بار اس لفظ کو فرمایا) (مشکوٰۃ، ج۲، ص۴۲۱)

حدیث: ۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لڑکا اپنے ماں باپ کو رحمت کی نظر سے دیکھے گا تو اس کو ہر نظر کے بدلے میں ایک حج مبرور کا ثواب ملے گا، تو صحابہ نے عرض کیا کہ اگرچہ لڑکا ہر دن میں سو مرتبہ ماں باپ کو دیکھے؟ تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ہاں اللہ عزوجل بہت بڑا ہے اور بہت پاکیزہ ہے۔[2] (مشکوٰۃ، ج۲، ص۴۲۱)

حدیث: ۵

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میری ایک عورت ہے اور میری ماں اسے طلاق دینے کا مجھے حکم دے رہی ہے۔ تو ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے سنا ہے کہ والد جنت کے دروازوں میں سے بیچ کا دروازہ ہے تو اگر تم چاہو تو اس دروازے کو برباد کر دو اور اگر چاہو تو اس دروازے کو محفوظ رکھو۔[3]

(ترمذی، ج۲، ص۱۲)

تشریحات و فوائد

والدین کی خدمت و اطاعت اولاد پر فرض ہے اور ماں باپ کو ادنیٰ درجے

---

[1] ......مشكاة المصابيح، كتاب الآداب، باب البر و الصلة، الحديث: ٤٩٤٣، ج٢، ص٢٠٩

[2] ......شعب الايمان، باب فى بر الوالدين، الحديث: ٧٨٥٦، ج٦، ص١٨٦

[3] ......سنن الترمذى، كتاب البر و الصلة، باب ماجاء من الفضل...الخ، الحديث: ١٩٠٦، ج٣، ص٣٥٩

کی تکلیف دینا بھی حرام ہے۔قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا [1] فرمایا کہ ماں باپ کے ساتھ بھلائی کا سلوک کرنا اولاد پر فرض ہے۔اور قرآن مجید میں خداوندقدوس نے یہ بھی فرمایا کہ فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْ هُمَا [2] یعنی والدین کوکسی بات کے جواب میں اُف کہنا اوران کوجھڑک دینا حرام ہے۔

اس عنوان کی مذکورہ بالا حدیثوں کا ترجمہ بالکل واضح اورظاہر ہےلہٰذا مزید تشریح ووضاحت کی ضرورت نہیں۔

اپنے والدین کی خدمت واطاعت اوران کوراضی رکھنا یہ بلاشبہ جنت میں لے جانے والاعمل اوربہشت کی کنجیوں میں سے ایک بہت بڑی اوراہمیت والی کنجی اورجنت کی شاہراہوں میں سے ایک بڑی شاہراہ ہے۔آج کل کی اولاد اپنے اس فریضہ سے بہت غافل ہے۔مگران کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ماں باپ کے ساتھ بدسلوکی کرنے والے کو جنت تو مل ہی نہیں سکتی اوردنیا میں یہ خطرہ ہروقت سر پرسوار ہے کہ جو اولاد ماں باپ کے ساتھ براسلوک کرے گی تواس کوسمجھ لینا چاہیے کہ میں جیسا سلوک اپنے ماں باپ کے ساتھ کررہا ہوں میری اولاد بھی میرے ساتھ ایسا ہی سلوک کرے گی اس لیے سب کو چاہیے کہ ماں باپ کے ساتھ بہترین سلوک کرے ان کوراضی رکھنا بے حد ضروری اور بہت بڑا کارنامہ ہے۔مولیٰ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

﴿۴۰﴾رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک

اپنے تمام رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیے کہ رشتہ داریوں کو

[1] ...... ترجمۂ کنزالایمان:اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔(پ۱۵،بنی اسراء یل:۲۳)

[2] ...... ترجمۂ کنزالایمان:توان سے ہوں نہ کہنا اورانہیں نہ جھڑکنا۔(پ۱۵،بنی اسراء یل:۲۳)

قائم رکھتے ہوئے ان کے حقوق کو ادا کرنا یہ جنت میں جانے کا وسیلہ اور ذریعہ ہے۔ اس سلسلے میں چند احادیث کی تجلیاں ملاحظہ ہوں۔

حدیث : ۱

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''رشتہ داری'' عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی یہ اعلان کرتی رہتی ہے کہ جو مجھے ملائے گا اس کو اللہ تعالٰی ملائے گا اور جو مجھے کاٹ دے گا اللہ تعالٰی اسے کاٹ دے گا۔ [1]

(مشکوٰۃ، ج۲، ص۴۰۹)

حدیث : ۲

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ رشتہ داری کو کاٹ دینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ [2]

(مشکوٰۃ، ج۲، ص۴۱۹)

حدیث : ۳

حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ''رشتہ داری'' شاخوں کا ایک گچھا ہے جس طرح کہ ایک ٹہنی ایک ٹہنی میں پھوٹتی ہے تو جو اس رشتہ داری کو ملائے گا اللہ تعالٰی اس کو ملائے گا اور جو اس کو کاٹے گا اللہ تعالٰی اس کو کاٹ دے گا اور رشتہ داری کو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا تو وہ نہایت تیز چلتی ہوئی فصیح زبان سے یہ کہے گی کہ اے اللہ! فلاں شخص نے مجھے

---

[1] ......صحیح مسلم، کتاب البر...الخ،باب صلة الرحم...الخ،الحدیث:٢٥٥٥، ص١٣٨٣

[2] ......صحیح البخاری، کتاب الادب،باب اثم القاطع،الحدیث:٥٩٨٤،ج٤، ص٩٧

ملایا تھا لہٰذا تو اُس کو جنت میں داخل کردے اور فلاں شخص نے مجھے کاٹ دیا تھا لہٰذا تو اسے جہنم میں داخل کردے۔[1] (کنزالعمال، ج ۳، ص ۲۰۷)

حدیث : ۴

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تم لوگوں کے بعد کوئی اُمت نہیں ہے۔ خبردار! تم لوگ اپنے رب کی عبادت کرو پانچوں وقت نمازیں پڑھو اور ماہِ رمضان کا روزہ رکھو اور اپنی رشتہ داریوں کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور خوش دلی کے ساتھ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حاکموں کی فرمانبرداری کرو تو تم لوگ اپنے رب کی جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔[2] (کنزالعمال، ج ۲، ص ۲۵۸)

تشریحات وفوائد

اس عنوان کی چاروں حدیثوں میں رشتہ داریوں کے کاٹنے اور ملانے کا یہ مطلب ہے کہ اپنی رشتہ داریوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور اچھا سلوک کرنا ان کے رنج وراحت میں شریک رہنا، ان کی امداد واعانت کرنا، یہ تو رشتہ داریوں کو ملانا ہے اور اپنی رشتہ داریوں سے قطع تعلق کر لینا اور رشتہ داروں کے ساتھ بے رحمی کا سلوک کرنا، ان کے رنج وراحت سے بے تعلق رہنا، ان کی ہر قسم کی امداد واعانت سے الگ تھلگ ہوجانا، یہ رشتہ داریوں کو کاٹنا ہے۔ رشتہ داریوں کو ملائے رکھنا یعنی اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا یہ جنت میں لے جانے والا عمل ہے اور رشتہ داریوں کو کاٹ دینا یعنی رشتہ

---

[1] ...... کنزالعمال، کتاب الاخلاق، الباب الاول، الحدیث: ۶۹۳۹، ج ۲، الجزء ۳، ص ۱۴۶

[2] ...... کنزالعمال، کتاب المواعظ...الخ، الباب الاول، الحدیث: ۴۳۶۳۰، ج ۸، الجزء ۱۵، ص ۳۹۸

داروں کے ساتھ بدسلوکی کرنا اوران سے قطع تعلق کرلینا یہ جہنم میں گرادینے والا کام ہے۔

اس زمانے میں ذرا ذرا سی باتوں پر لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ میں آج سے تیرا بھائی نہیں اور تو میری بہن نہیں اسی طرح بھائی بھائی سے یہ کہہ دیتا ہے کہ میں آج سے تیرا بھائی نہیں اور تو میرا بھائی نہیں، یہ ''قطع رحم'' یعنی رشتوں کو کاٹنا ہے جو حرام ہے اور جہنم میں لے جانے والا عمل ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو ہمیشہ اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ کسی رشتہ دار سے تعلق نہ کاٹے بلکہ ہمیشہ اس کوشش میں لگا رہے کہ رشتہ داروں سے تعلق قائم رہے اور کبھی بھی رشتہ کٹنے نہ پائے۔

بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ جو رشتہ دار ہم سے تعلق رکھے گا ہم بھی اس سے تعلق رکھیں گے اور جو ہم سے کٹ جائے گا ہم بھی اس سے کٹ جائیں گے، یہ کہنا اور یہ طریقہ بھی اسلام کے خلاف ہے، حضورِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو یہ تعلیم دی ہے کہ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَاَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ كَ یعنی جو تم سے تعلق کاٹے تم اس کے ساتھ تعلق جوڑتے رہو اور جو تم پر ظلم کرے اُس کو معاف کردو اور جو تمہارے ساتھ برائی کرے تو تم اس کے ساتھ بھلائی کرو۔

ہاں رشتہ داروں کے ساتھ تعلق کاٹ دینے کی ایک ہی صورت جائز ہے اور وہ یہ کہ شریعت کے معاملہ میں تعلق کاٹ دیا جائے، مثلاً کوئی رشتہ دار اگرچہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہو اگر وہ کافر و مرتد یا گمراہ و بددین ہو جائے تو پھر اس سے تعلق کاٹ لینا واجب ہے۔ یا کوئی رشتہ دار کسی گناہ کبیرہ میں گرفتار ہے اور منع کرنے پر بھی وہ باز نہیں آتا بلکہ اپنے گناہ کبیرہ پر ضد کرکے اڑا ہوا ہے تو اس سے بھی قطع تعلق کرلینا ضروری ہے کیونکہ اس کے ساتھ تعلق رکھنا اور تعاون کرنا گویا اس کے گناہ کبیرہ میں شرکت کرنا ہے

اور یہ ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم

﴿۴۱﴾ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ

اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اور ان کے حقوق کو ادا کرنا بھی جنت میں لے جانے والا عمل اور بہشت میں پہنچانے والی ایک سڑک بلکہ شاہراہ ہے۔ اس خصوص میں بھی ایک حدیث کی تجلی سے روشنی حاصل کیجئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فُلَانَةَ تَقُوْمُ اللَّیْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَفْعَلُ الْخَیْرَاتِ وَتَصَدَّقُ وَتُؤْذِیْ جِیْرَانَهَا بِلِسَانِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاخَیْرَ فِیْهَا هِیَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قِیْلَ وَفُلَانَةُ تُصَلِّی الْمَكْتُوْبَةَ وَتَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِیْ اَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ [1] (کنزالعمال، ج۲،ص۱۱۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ کسی نے حضور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم سے کہا کہ فلانی عورت رات بھر نماز میں کھڑی رہتی ہے اور دن بھر روزہ دار رہتی ہے اور قسم قسم کی نیکیاں کرتی ہے اور صدقہ دیتی ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے ایذا دیتی ہے۔ تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس عورت میں کوئی بھلائی نہیں وہ جہنمی ہے۔ اور کسی نے کہا کہ فلانی عورت صرف فرض نمازوں کو پڑھتی ہے اور پنیر کی ٹکیاں صدقے میں دیتی ہے مگر وہ کسی کو ستاتی نہیں ہے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ وہ جنتی ہے۔

تشریحات وفوائد

واضح رہے کہ جس طرح ماں باپ، بھائی بہن اور دوسرے عزیزوں اور رشتہ

[1] ...... کنزالعمال، کتاب الصحبة، باب فی حقوق...الخ، الحدیث: ۲۵۶۱۰، ج۵، الجزء۹، ص ۸۰

داروں کے حقوق ہیں اسی طرح حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پڑوسیوں کے بھی کچھ حقوق مقرر فرمائے ہیں جن کا ادا کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ مَازَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ [1]

(مشکوٰۃ، ج۲، ص۴۲۲)

حضرت جبرئیل علیہ السلام پڑوسی کے بارے میں مجھے وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ شاید پڑوسی کو وارث ٹھہرائیں گے۔

پڑوسیوں کے حقوق میں سب سے اہم اور ضروری حق یہ ہے کہ اپنے پڑوسیوں کو ہرگز ہرگز کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے بلکہ حتی الامکان ان کی راحت و آسانی کا سامان کرتا رہے اور خبردار خبردار ہرگز ہرگز اپنی کسی حرکت سے اپنے پڑوسیوں کو دکھ درد میں نہ ڈالے۔ ایک حدیث میں ہے کہ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ [2]

(مشکوٰۃ، ج۲، ص۴۲۲)

یعنی جس آدمی کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو وہ آدمی جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ بلکہ ایک حدیث میں تو یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تین بار یہ فرمایا کہ وہ شخص کامل الایمان نہیں جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو۔ [3]

(مشکوٰۃ، ج۲، ص۴۲۲)

بہرحال اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھنا، ان کے رنج و راحت میں شریک رہنا اور وقتِ ضرورت ان کی امداد و نصرت کرتے رہنا یہ ہر مسلمان پر اس کے

---

[1] ......صحیح البخاری، کتاب الادب، باب الوصاۃ بالجار، الحدیث:۶۰۱۵، ج۴، ص۱۰۴

[2] ......صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان تحریم ایذاء الجار، الحدیث:۴۶، ص۴۳

[3] ......صحیح البخاری، کتاب الادب، باب اثم من لا یأمن...الخ، الحدیث:۶۰۱۶، ج۴، ص۱۰۴

پڑوسیوں کا حق ہے۔جس کا ادا کرنا ضروری ہے اگر یہ حقوق ادا کرے گا تو جنتی ہوگا اور اگر ان حقوق کی حق تلفی کرے تو وہ جنت سے محروم رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۲﴾ یتیموں پر شفقت

یتیموں پر رحم وشفقت اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرنا یہ بھی اعمال جنت میں سے ایک بڑا عمل ہے۔اس خصوص میں بھی چند احادیث کریمہ کی تجلیوں سے ہدایت کا نور حاصل کیجئے۔

حدیث : ۱

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَاْسَ یَتِیْمٍ لَمْ یَمْسَحْہُ اِلَّا لِلّٰہِ کَانَ لَہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ تَمُرُّ عَلَیْھَا یَدُہٗ حَسَنَا تٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰی یَتِیْمَۃٍ اَوْیَتِیْمٍ عِنْدَہٗ کُنْتُ اَنَا وَھُوَ فِی الْجَنَّۃِ کَھَاتَیْنِ وَقَرَنَ بَیْنَ اُصْبُعَیْہِ[1]

(مشکوٰۃ، ج۲، ص۴۲۳)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھرائے اور صرف اللہ عزوجل ہی کی رِضا کے لیے ہاتھ پھرائے تو ہر اس بال کے بدلے جس پر اس کا ہاتھ گزرے گا اس کو بہت سی نیکیاں ملیں گی اور جو شخص کسی یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ملا کر بتایا کہ میں اور وہ اس طرح جنت میں رہیں گے۔(یعنی میں اور وہ ایک ساتھ جنت میں جائیں گے۔)

حدیث : ۲

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ

[1] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الآداب،باب الشفقۃ و الرحمۃ...الخ،الحدیث:۴۹۷۴، ج۲،ص۲۱۳

واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص یتیم کو ٹھکانا دے کر اس کے کھانے پینے کا انتظام کردے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کردے گا ہاں! مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا گناہ (شرک وکفر) کرے جو معافی کے لائق نہیں۔(1) (تو وہ جنت میں نہ جاسکے گا۔) (مشکوٰۃ، ج۲،ص۴۲۳)

حدیث:۳

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ جنت میں ایک گھر ایسا ہے جس کا نام دار الفرح (خوشی کا گھر) ہے۔ اس گھر میں وہی لوگ داخل ہوں گے جنہوں نے دنیا میں مسلمانوں کے یتیم بچوں کا دل خوش کیا ہوگا۔(2) (کنز العمال، ج۳،ص۹۸)

حدیث:۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہتر وہ گھر ہے جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بدتر وہ گھر ہے کہ جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔(3) (مشکوٰۃ، ج۲،ص۴۲۳)

تشریحات وفوائد

اس عنوان کی مذکورہ بالا چاروں حدیثوں کا مطلب یہی ہے کہ ہر مسلمان پر

---

(1) ......سنن الترمذی، کتاب البر والصلة،باب ماجاء فی رحمة...الخ،الحدیث:١٩٢٤،ج٣، ص٣٦٨

(2) ...... کنزالعمال، کتاب الاخلاق،الباب الاول،الحدیث:٦٠٠٥،ج٢،الجزء٣، ص ٧١

(3) ......سنن ابن ماجه، کتاب الادب،باب حق الیتیم،الحدیث:٣٦٧٩،ج٤،ص١٩٣

لازم ہے کہ اُمتِ رسول کے یتیم بچوں اور یتیم بچیوں کی پرورش اور انکے ساتھ رحم و شفقت کا برتاؤ کریں قرآن مجید کی بہت سی آیتوں میں اس کی بے حد تاکید کی گئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿(1)﴾ یعنی یتیم پر قہر نہ کرو جو لوگ یتیموں کے مالوں کو کھا ڈالتے تھے ان کے بارے میں ایک آیت اتری کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى	یعنی جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں
ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ	وہ درحقیقت اپنے پیٹوں میں آگ
نَارًا ط (2)	کھا رہے ہیں۔

بہر حال یتیم کی خبر گیری اور ان پر شفقت و محبت کرنا یہ ہر مسلمان پر فرض ہے جو لوگ یتیموں کے ساتھ اچھا سلوک کرینگے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر بتایا کہ میں اور وہ اس طرح ایک ساتھ دونوں جنت میں جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے سینے میں ایسا دردمند دل پیدا فرمادے جو یتیموں کی بے کسی پر رحم کرے اور مسلمان یتیموں کے ساتھ رحم و کرم کا برتاؤ کر کے جنت میں جانے کا سامان کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۳﴾ اچھے اخلاق

دونوں جہان میں مسلمان کی نیک نامی کا بہترین سامان اس کے اچھے اخلاق ہیں اچھے اخلاق والا دنیا میں جس طرح ہر دل عزیز اور سب کا پیارا ہوتا ہے اسی طرح آخرت میں بھی وہ بڑے بڑے درجات و مراتب سے سرفراز ہو کر جنت کا مہمان بنتا

---

1 ...... ترجمۂ کنزالایمان: تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو۔ (پ ۳۰، الضحی: ۹)

2 ...... ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں۔ (پ ٤، النساء: ۱۰)

ہے۔اس عنوان پر چند حدیثوں سے ہم روشنی ڈال رہے ہیں۔

حدیث : ۱

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ نیکی کیا ہے؟ اور گناہ کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ نیکی ''اچھے اخلاق'' ہیں اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو اس کو برا سمجھے کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔[1] (مشکوٰۃ، ج۲،ص۴۲۱)

حدیث : ۲

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں میں سب سے زیادہ میرا محبوب وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔[2] (مشکوٰۃ، ج۲،ص۴۳۱)

حدیث : ۳

قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ لوگوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سب سے بہترین چیز جو انسان کو دی گئی ہے وہ کیا ہے؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ'' اچھے اخلاق ''۔[3]

(مشکوٰۃ، ج۲،ص۴۳۱)

حدیث : ۴

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

---

[1] ......صحیح مسلم، کتاب البر...الخ، باب تفسیر البر و الاثم، الحدیث:۲۵۵۳، ص ۱۳۸۲

[2] ......صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ، الحدیث:۳۷۵۹، ج ۲، ص ۵۴۹

[3] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الرفق و الحیاء...الخ، الحدیث:۵۰۷۸، ج۲، ص ۲۲۹

وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مؤمن کے میزان عمل میں سب سے زیادہ بھاری عمل ''اچھے اخلاق'' ہوں گے اور اللہ تعالیٰ فحش کلامی کرنے والے بے حیا آدمی کو بہت ناپسند فرماتا ہے۔(1) (مشکوٰۃ، ج۲،ص۴۳۱)

حدیث: ۵

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مومن اپنے اچھے اخلاق کی بدولت اس مسلمان کے مرتبہ کو پالے گا جو رات بھر نماز میں کھڑا رہتا ہو اور دن بھر روزہ دار رہتا ہو۔(2)

(مشکوٰۃ، ج۲،ص۴۳۲)

حدیث: ٦

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (نصیحت فرماتے ہوئے) مجھ سے یہ فرمایا کہ ﴿۱﴾ تم جہاں بھی رہو خدا سے ڈرتے رہو ﴿۲﴾ اور ہر بدی کے بعد کوئی نیکی کرلو تو یہ نیکی اس بدی کو مٹا دے گی ﴿۳﴾ اور تم لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے ملو۔(3) (مشکوٰہ، ج۲،ص۴۳۲)

حدیث: ۷

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو خبر نہ دے دوں کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ میرا

1 ......سنن الترمذی، کتاب البر و الصلة،باب ماجاء فی حسن الخلق،الحدیث:۲۰۰۹، ج۳،ص۴۰۳

2 ......المسند للامام احمد بن حنبل،مسندالسیدة عائشة،الحدیث:۲٤٦٤۹،ج۹، ص۳۷۸

3 ......مشکاةالمصابیح، کتاب الآداب، باب الرفق والحیاء...الخ،الحدیث:۵۰۸۳،ج۲، ص۲۲۹

محبوب اور سب سے زیادہ میرا مقرب کون ہوگا؟ وہ کہ تم لوگوں میں جس کا ''اخلاق'' سب سے زیادہ اچھا ہوگا۔[1] (کنز العمال، ج۲، ص۱۰)

حدیث : ۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تین باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کا حساب بہت آسان طریقے سے لے گا اور اس کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔﴿۱﴾ جو تمہیں محروم کرے تم اس کو عطا کرو اور ﴿۲﴾ جو تم پر ظلم کرے تم اس کو معاف کر دو اور ﴿۳﴾ جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے ملاپ کرو۔[2] (کنز العمال، ج۴۰، ص۲۶۷)

حدیث : ۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ سب سے زیادہ کون سی چیز لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی؟ وہ یہ ہے: ﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور ﴿۲﴾ اچھے اخلاق۔ اور کیا تم لوگ جانتے ہو کہ کون سی چیز سب سے زیادہ لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گی؟ وہ یہ ہے: ﴿۱﴾ منہ اور ﴿۲﴾ شرم گاہ۔[3] (مشکوٰۃ، ج۲، ص۴۱۲)

حدیث : ۱۰

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ اچھے اخلاق کو لازم پکڑو کیونکہ

---

[1] ...... کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الاول، الحدیث: ۵۲۲۰، ج۲، الجزء۳، ص۹

[2] ...... کنز العمال، کتاب المواعظ...الخ، الباب الاول، الحدیث: ۴۳۲۰۸، ج۸، الجزء۱۵، ص۳۴۱

[3] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان...الخ، الحدیث: ۴۸۳۲، ج۲، ص۱۹۳

یہ یقیناً جنت میں جائے گا۔[1] (کنز العمال، ج۲،ص۵)

تشریحات وفوائد

﴿۱﴾ اس عنوان کی مذکورہ بالا دسوں حدیثوں کا حاصل یہی ہے کہ ''اخلاق حسنہ'' جنت میں لے جانے والے اعمال ہیں اور اچھے اخلاق والے مسلمان ''جنتی'' ہیں اس لیے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے کو''اخلاق حسنہ'' اور اچھے اچھے اخلاق کے ساتھ آراستہ کرے اور ہمیشہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتا رہے اور واضح رہے کہ اخلاق حسنہ اور اچھے اخلاق وہی ہیں جو رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شریعت وسنت کے مطابق ہوں دنیا کے لوگ کسی عادت کو لاکھ پسند کریں لیکن اگر وہ اخلاقِ نبوت کے خلاف ہے تو ہرگز وہ اچھے اخلاق میں شمار نہیں ہوگی اور اگر دنیا والے کسی عادت کو لاکھ برا سمجھیں لیکن اگر وہ اخلاقِ نبوت کے مطابق ہو تو یقیناً وہ اخلاق حسنہ اور اچھے اخلاق میں شمار کی جائے گی کیونکہ ہر اچھائی اور برائی کا معیار شریعت مطہرہ اور سنت مبارکہ ہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۲﴾ اس عنوان کی حدیث نمبر ۹ میں جو یہ آیا ہے کہ سب سے زیادہ جو چیز جہنم میں داخل کرے گی وہ دو چیزیں ہیں۔(۱) منہ (۲) شرم گاہ۔ظاہر بات ہے کہ ان دونوں اعضاء سے اکثر گناہ ہوتے ہیں مثلاً لقمۂ حرام کھانا، کفر وشرک کی بولیاں، جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، جھوٹی گواہی، چغلی، بہتان، گالی گلوچ یہ سارے گناہ منہ سے ہوتے ہیں اسی طرح زنا کاری وغیرہ گناہوں کا سرچشمہ شرم گاہ ہی تو ہے۔

حدیث کا حاصل مطلب یہ ہے کہ مؤمن کو لازم ہے کہ اپنے ان دونوں اعضاء پر کنٹرول رکھے اور ہر وقت اِن کی حفاظت کرتا رہے کہ اِن دونوں سے کوئی گناہ

[1] ...... کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الاول، الحدیث: ۵۲۳۰، ج۲، الجزء۳، ص۱۰

نہ ہونے پائے ورنہ اگر ذرا بھی ان دونوں کی لگام ڈھیلی ہوگئی تو یہ دونوں اعضاء شریر گھوڑے کی طرح سرپٹ دوڑ کر تمہیں جہنم میں گرادیں گے۔

اگلے عنوان میں اس کی مزید تفصیل اور دوسری احادیث ذکر کی جائیں گی جن سے زبان وشرم گاہ کی حفاظت کی اہمیت اور زیادہ ظاہر ہوجائے گی۔

﴿۴۴﴾ زبان وشرم گاہ کی حفاظت

زبان وشرمگاہ کی حفاظت بھی اعمالِ جنت میں سے ایک اہم عمل ہے۔اس بارے میں حدیثوں کا مقدس فرمان پڑھیے اور ہدایت کا نور حاصل کیجیے۔

حدیث : ۱

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے دونوں کلّوں اور اپنی دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز کا میرے لیے ضامن ہوجائے تو میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔[1] (ترمذی، ج۲،ص۶۳)

مطلب یہ ہے کہ دونوں کلّوں کے درمیان کی چیز یعنی زبان کی خلافِ شرع باتوں سے حفاظت کرے اور دونوں ٹانگوں کے درمیان کی چیز یعنی اپنی شرمگاہ کی بدکاری سے حفاظت کرے۔

حدیث : ۲

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو آدمی جنت میں جائیں گے ایک وہ جو اپنے دونوں کلوں

---

[1] ......صحیح البخاری، کتاب الرقاق،باب حفظ اللسان،الحدیث:٦٤٧٤،ج٤، ص ٢٤٠

کے درمیان کی چیز (یعنی زبان) کی حفاظت کرے دوسرا وہ جو اپنے دونوں پیروں کے درمیان کی چیز (یعنی شرمگاہ) کی حفاظت کرے۔[1] (کنزالعمال، ج۲،ص۶۳)

تشریحات وفوائد

بظاہر آدمی کو احساس نہیں ہوتا مگر درحقیقت زبان بہت سے گناہوں کا ذریعہ ہے۔ کفر و شرک، غیبت و چغلی و فحش کلامی، بہتان، جھوٹ وغیرہ سب گناہ زبان ہی سے ہوتے ہیں، لہٰذا جو زبان کی حفاظت کرے گا وہ ان سب گناہوں سے محفوظ رہے گا اسی طرح جو شرمگاہ کی حفاظت کرے گا وہ زنا کاری اور اس کے لوازم کے گناہوں سے بچا رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۵﴾ راستوں سے تکلیفوں کو دور کرنا

حدیث: ۱

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ فِی الطَّرِیْقِ اِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ [2]

(ترمذی، ج۲،ص۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے راوی ہیں کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ اس درمیان میں کہ ایک آدمی راستے میں چل رہا تھا اس نے ایک کانٹے کی شاخ کو پایا تو اس کو راستے سے ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ نے خوش ہو کر اس کو بخش دیا۔

---

[1] ...... کنزالعمال، کتاب المواعظ...الخ،الباب الاول،الحدیث:۴۳۱۷۱،ج۸،الجزء۱۵، ص۳۳۸

[2] ......سنن الترمذی، کتاب البر والصلة،باب ماجاء فی اماطة...الخ، الحدیث:۱۹۶۵، ج۳،ص۳۸۵

حدیث : ۲

عَـنْ اَبِـىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيْقٍ فَقَالَ لَاُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ۔متفق عليه[1] (مشکوٰۃ،ج۱،ص۱۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی ایک درخت کی ٹہنی کے پاس گزرا جو راستہ کی پشت پر تھی تو اُس نے کہا کہ میں ضرور ضرور اس ٹہنی کو مسلمانوں کے راستے سے ہٹا دوں گا تاکہ یہ مسلمانوں کو ایذا نہ پہنچائے تو وہ آدمی جنت میں داخل کر دیا گیا۔ اِس حدیث کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

حدیث : ۳

عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِىْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اِعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ[2] (مشکوٰۃ،ج۱،ص۱۸۶)

حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیجئے کہ میں اس سے نفع پاؤں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تکلیف کی چیز کو مسلمانوں کے راستے سے ہٹاتے رہو۔

تشریحات وفوائد

ہر وہ تکلیف دہ چیز مثلاً کانٹا، شیشہ، ٹھوکر کی چیزیں جس سے چلنے والوں کو

---

[1] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الزکاۃ،باب فضل الصدقۃ،الحدیث:۱۹۰٤،ج۱، ص۳٦۱

[2] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الزکاۃ،باب فضل الصدقۃ،الحدیث:۱۹۰٦،ج۱، ص۳٦۲

ایذا پہنچنے کا اندیشہ ہو اس کو راستوں سے ہٹا دینا بہت معمولی کام ہے لیکن یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اِس قدر پسند ہے کہ وہ اس کی جزا میں اپنے فضل وکرم سے جنت عطا فرما دیتا ہے۔

آج کل کے مسلمان اس عمل صالح کی عظمت اور اِس کے اجروثواب سے بالکل ہی غافل ہیں۔ بلکہ اُلٹے راستوں میں تکلیف کی چیزیں ڈال دیا کرتے ہیں۔ مثلاً عام طور پر لوگ کیلا کھا کر اُس کا چھلکا ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر پھینک دیا کرتے ہیں۔ گاڑی آنے پر مسافر بدحواس ہو کر ٹرین میں چڑھنے کے لئے دوڑتے اور کیلے کے چھلکوں پر پاؤں پڑجانے سے پھسل کر گر جاتے ہیں اور بعض شدید زخمی ہو جاتے ہیں اسی طرح ہڈیاں اور شیشے کے ٹکڑے عام طور پر لوگ راستوں میں ڈال دیا کرتے ہیں۔ اِن حرکتوں سے مسلمان کو بچنا چاہیے بلکہ راستوں میں کوئی تکلیف دہ چیز اگر نظر پڑجائے تو اس کو راستوں سے ہٹا دینا چاہیے اِن شاء اللہ تعالیٰ اگر یہ عمل مقبول ہو گیا تو جنت ملے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۶﴾ لوگوں کی خطاؤں کو معاف کرنا

حدیث:

عَنۡ اَنَسٍ اِذَا اُوۡقِفَ الۡعِبَادُ نَادٰی مُنَادٍ لِیَقُمۡ مَنۡ اَجۡرُہٗ عَلَی اللہِ وَلۡیَدۡخُلِ الۡجَنَّۃَ قِیۡلَ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ اَجۡرُہٗ عَلَی اللہِ قَالَ الۡعَافُوۡنَ عَنِ النَّاسِ فَقَامَ کَذَا وَکَذَا اَلۡفًا فَدَخَلُوا الۡجَنَّۃَ بِغَیۡرِ حِسَابٍ[1] (کنز العمال، ج۳،ص۲۱۴)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ (میدانِ محشر میں) جب تمام بندے (حساب کے لیے) کھڑے کیے جائیں گے تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ جس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اس کو چاہیے کہ وہ کھڑا ہو جائے اور جنت میں داخل ہو جائے تو کوئی کہنے والا کہے گا کہ وہ کون ہے جس کا اجر اللہ عزوجل کے ذمے ہے؟ تو منادی کہے گا کہ جو لوگوں کی خطاؤں کو معاف کرنے والے ہیں یہ سن کر اتنے اتنے ہزار آدمی کھڑے ہو جائیں گے اور بلا حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

تشریحات وفوائد

مسلمانوں سے اگر کوئی غلطی اور خطا ہو جائے اور وہ معافی کے طلب گار ہوں یا نہ ہوں بہر حال ان کی خطاؤں کو معاف کر دینا یہ بہت بڑا جنتی عمل ہے۔ قرآن مجید میں بھی **وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ**[2] فرما کر اللہ عزوجل نے ان لوگوں کی مدح فرمائی اور ان لوگوں کو نیکوکار بتایا ہے۔ اور حدیث شریف میں آپ نے پڑھ لیا کہ ان لوگوں کے بارے میں میدانِ محشر کے اندر اللہ تعالیٰ کا منادی ان لفظوں میں اعلان فرمائے گا کہ وہ لوگ

---

[1] ...... کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الاول، الحدیث:۷۰۰۶، ج۲، الجزء۳، ص ۱۵۱

[2] ...... ترجمۂ کنزالایمان: اور لوگوں سے درگزر کرنے والے۔ (پ ٤، ال عمرٰن: ۱۳٤)

جن کا اجر اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم پر لے لیا ہے وہ اُٹھیں اور بلا حساب جنت میں داخل ہو جائیں اللہ اکبر! یہ کتنا بڑا اعزاز اور کس قدر عظیم شرف ہے۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ!

﴿۴۷﴾ مہمان نوازی

حدیث:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بھائی حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے براء! آدمی جب اپنے (دینی) بھائی کی لوجہ اللہ مہمان نوازی کرتا ہے اور اس کی کوئی جزاء اور شکریہ نہیں چاہتا تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں دس فرشتوں کو بھیج دیتا ہے جو ایک سال کامل تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتہلیل اور تکبیر پڑھتے اور اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب سال پورا ہو جاتا ہے تو اُن فرشتوں کی پورے سال کی عبادت کے برابر اُس کے نامۂ اعمال میں عبادت لکھ دی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ ہے کہ اس کو جنت کی لذیذ غذائیں "جنة الخلد" اور نہ فنا ہونے والی بادشاہی میں کھلائے گا۔[1] (کنزالعمال، ج۹ ص۱۵۳)

تشریحات وفوائد

اخلاص کے ساتھ کسی مسلمان کی مہمان نوازی کا بہت بڑا اجرِ عظیم ہے، قرآن مجید کی سورۂ دہر میں خاص طور پر خداوند قدوس نے مہمان نواز بندوں کی تعریف فرمائی اور ان کے لیے جنت اور جنتی لباس حریر کا وعدہ فرمایا ہے، حدیث مذکور بالا میں بھی جو اجر عظیم بیان کیا گیا ہے بھلا اُس کی عظمت کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ خداوند کریم مسلمانوں کو مہمان نوازی اور اس کی برکتوں اور اجر وثواب سے سرفراز فرمائے۔ (آمین)

---

[1] ...... کنزالعمال، کتاب الضیافة، الفصل الثانی، الحدیث: ۲۵۸۷۸، ج۵، الجزء۹، ص ۱۱۰

﴿۴۸﴾ سلام ومصافحہ

حدیث : ۱

عَنْ سَلْمَانَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا لَقِیَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ فَاَخَذَہٗ بِیَدِہٖ تَحَاتَّتْ ذُنُوْبُھُمَا کَمَا تَحَاتَّ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرَۃِ الْیَابِسَۃِ فِیْ یَوْمِ رِیْحٍ عَاصِفٍ وَاِلَّا غُفِرَ لَھُمَا وَلَوْ کَانَتْ ذُنُوْبُھُمَا مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ[1] (کنز العمال، ج۹، ص۷۵)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جب مسلمان اپنے (دینی) بھائی سے ملاقات کرکے (مصافحہ میں) اُس کا ہاتھ پکڑتا ہے تو ان دونوں کے گناہ اِس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح سوکھے درخت کے پتے تیز آندھی کے دن میں اوران دونوں کی مغفرت ہوجاتی ہے اگرچہ ان دونوں کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (یعنی گناہ صغیرہ)

حدیث : ۲

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوْا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ۔ رواہ مسلم[2] (مشکوٰۃ، ج۲، ص۳۹۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ جنت میں نہیں داخل ہو گے یہاں تک کہ مؤمن بن جاؤ اور تم لوگ مؤمن نہیں بن سکو گے یہاں تک کہ تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ کیا میں تم لوگوں کو ایسی چیز کا راستہ نہ بتادوں کہ جب تم لوگ اس کو کرلو گے تو

---

1 ...... کنز العمال، کتاب الصحبۃ، الباب الرابع، الحدیث: ۲۵۳۵۷، ج۵، الجزء۹، ص۵٦

2 ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب السلام، الحدیث: ۴٦۳۱، ج۲، ص۱٦۱

ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے وہ یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں سلام کا چرچا کرو۔

حدیث:۳

عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُسَلِّمُ عَلٰى عِشْرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [1] (کنزالعمال، ج۹،ص۲۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے **مروی ہے کہ جو مسلمان بیس مسلمانوں کو سلام کرے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔**

حدیث:۴

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ۔رواه الترمذی [2]

(مشکوٰۃ،ج۲،۲۹۹)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ **سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم **نے فرمایا کہ اے پیارے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں پر داخل ہوا کرو تو سلام کرلو، یہ سلام تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے برکت ہے۔**

حدیث:۵

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا [3]

---

[1] ......کنزالعمال، کتاب الصحبة،الباب الرابع،الحدیث ۲۵۲۸۲،ج۵،الجزء۹، ص۵۱

[2] ......مشكاة المصابيح، كتاب الآداب،باب السلام،الحديث:۴۶۵۲،ج۲،ص۱۶۵

[3] ......مشكاة المصابيح، كتاب الآداب،باب المصافحة والمعانقة،الحديث۴۶۷۹،ج۲، ص۱۶۹

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی سے بھی دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں پھر دونوں مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے گناہ ان دونوں کے الگ ہونے سے پہلے ہی بخش دیئے جاتے ہیں (یعنی گناہ صغیرہ)۔

حدیث: ٦

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى اَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَاَنَّمَا صَلَّاهُنَّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ[1] (مشکوٰۃ، ج۲،ص۴۰۳)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو چار رکعت دوپہر سے پہلے پڑھے تو گویا اس نے اِن رکعتوں کو شبِ قدر میں پڑھا اور دو مسلمان جب مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے سب گناہ جھڑ جاتے ہیں کوئی گناہ باقی نہیں رہ جاتا۔

تشریحات وفوائد

﴿ ۱ ﴾ مذکورہ بالا احادیث میں جہاں جہاں تمام گناہوں کے معاف ہونے کا ذکر ہے اس سے مراد صغیرہ گناہ ہیں کیونکہ کبیرہ تو بغیر سچی توبہ اور بغیر حق والے سے معاف کرائے معاف نہیں ہوتے۔

﴿ ۲ ﴾ حدیث نمبر۲ سے معلوم ہوا کہ سلام ذریعۂ محبت ہے لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ بکثرت ایک دوسرے کو سلام کریں۔

......مشكاة المصابيح، كتاب الآداب، باب المصافحة والمعانقة، الحديث ٤٦٩٤، ج٢، ص ١٧١

﴿۳﴾حدیث نمبر۴ سے ثابت ہوا کہ سلام خیر و برکت ہے اور آدمی کو چاہیے کہ جب اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کرے اس سلام میں سلام کرنے والے اور گھر والے دونوں کے لیے برکت ہے۔ آج کل عام طور پر لوگ اپنے گھر والوں کو سلام نہیں کرتے اور چپکے سے گھروں میں داخل ہو جاتے ہیں یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے۔ گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو سلام کرنا سنت اور باعث خیر و برکت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۴۹﴾ تواضع وانکساری

حدیث : ۱

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَنْ یَّتَوَاضَعُ لِلّٰہِ دَرَجَۃً یَرْفَعُہُ اللّٰہُ دَرَجَۃً حَتّٰی یَجْعَلَہٗ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَمَنْ یَتَکَبَّرُ عَلَی اللّٰہِ دَرَجَۃً یَضَعُہُ اللّٰہُ دَرَجَۃً حَتّٰی یَجْعَلَہٗ فِیْ اَسْفَلِ السَّافِلِیْنَ (1) (کنز العمال، ج۳،ص۶۶)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے لیے ایک درجہ انکساری کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ بلند کر دے گا یہاں تک کہ اس کو علیّین میں پہنچا دے گا اور جو اللہ عزوجل کے حضور ایک درجہ تکبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ پست کر دے گا یہاں تک کہ اس کو اسفل السافلین میں ڈال دے گا۔

حدیث : ۲

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَنْ تَرَکَ الْلِبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰہِ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلَیْہِ دَعَاہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رُءُ وْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰی یُخَیِّرَہٗ مِنْ اَیِّ حُلَلِ الْاِیْمَانِ شَاءَ یَلْبَسُھَا (2) (کنز العمال، ج۳، ۶۸)

(1) ...... کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الاول، الحدیث۵۷۱۸، ج۲، الجزء۳، ص۴۹

(2) ...... کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الاول، الحدیث: ۵۷۳۰، ج۲، الجزء۳، ص۴۹

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو اللہ عزوجل کے لیے انکساری کرتے ہوئے اورلباس پر قدرت رکھتے ہوئے لباس چھوڑ دے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بُلا کر یہ اختیار دے گا کہ وہ ایمان کے حُلّوں میں سے جس کو چاہے پہن لے۔

حدیث: ۳

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ رَجُلًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ [1] (ترمذی، ج۲،ص۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ مال کو نہیں گھٹاتا اور جو آدمی کسی کو معاف کردے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے لیے انکساری کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرما دے گا۔

حدیث: ۴

عَنْ مُعَاذٍ اَلَا اُخْبِرُكَ عَنْ مُلُوْكِ اَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ رَجُلٍ ضَعِیْفٍ مُسْتَضْعَفٍ ذُوْ طِمْرَیْنِ لَا یُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ [2] (کنزالعمال، ج۳،ص۹۰)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کیا میں تم کو اہل جنت کے بادشاہوں کی خبر نہ دوں؟ وہ کمزور وناتواں جنہیں لوگ کچھ نہ سمجھتے ہوں پھٹے پرانے کپڑے پہنتے ہوں اگر وہ اللہ عزوجل پر قسم کھالیں تو اللہ ضرور ان کی قسم پوری فرما دے گا۔ (یہ لوگ اہلِ جنت کے بادشاہ ہیں)

---

[1] ......سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی التواضع، الحدیث ۲۰۳۶، ج۳، ص ۴۱۵

[2] ......سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب من لایؤبه له، الحدیث ۴۱۱۵، ج۴، ص ۴۲۹

تشریحات وفوائد

تواضع اورانکساری خداوندتعالیٰ اور بندوں کے نزدیک بڑی پیاری خصلت ہے گھمنڈاورتکبر بہت ہی بری عادت ہے۔تواضع یہ ہے کہ آدمی اپنے کودوسروں سے کمتر سمجھےاورکسی کوحقیر نہ جانے اورتکبر یہ ہے کہ آدمی اپنے کودوسروں سے بڑا سمجھےاوردوسروں کواپنے آپ سے حقیر جانے تکبر کاانجام ذلت وخواری ہے جوتکبر کرے گایقیناً ذلیل ہوگا۔

تکبر عزازیل را خوار کرد　　　بزندان لعنت گرفتار کرد

تکبر نے عزازیل کوذلیل کردیااوراس کولعنت کے جیل خانہ میں گرفتار کردیا۔

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

مرا پیر دانائے روشن شہاب　　　دو اندرز فرمود بر روئے آب

یکے آں کہ برخویش خودبیں مباش　　　دگر آں کہ برغیر بدبیں مباش

یعنی میرے پیرخواجہ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ کودریا کے سفرمیں دونصیحت فرمائی ہے۔ایک یہ کہ اپنے آپ کواچھامت سمجھ لینا دوسری یہ کہ دوسروں کواپنے سے برامت سمجھنا مطلب یہ ہے کہ کبھی تکبرمت کرنااور ہمیشہ تواضع اور انکساری کرتے رہنا کیونکہ تواضع کرنے والا''جنتی''اورتکبر کرنے والا''جہنمی''ہے۔

﴿۵۰﴾ حیاء

حدیث: ۱

عَـنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ[1] (کنزالعمال،ج۳،ص۱۷)

[1] ...... کنزالعمال، کتاب الاخلاق،الباب الاول،الحدیث: ۵۷۶۱،ج۲،الجزء۳، ص۵۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حیاء ایمان کی خصلتوں میں سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور بے حیائی ظلم کی خصلتوں میں سے ہے اور ظلم جہنم میں ہے۔

حدیث: ۲

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً فَاَفْضَلُھَا قَوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَدْنَاھَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ۔متفق علیہ[1]

(مشکوٰۃ، ج۱، ص۱۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایمان کی ستر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں تو ان میں سب سے افضل لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ اور سب سے ادنیٰ کسی تکلیف کی چیزوں کو راستے سے ہٹا دینا ہے اور حیاء ایمان کی ایک بہت بڑی شاخ ہے۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

تشریحات وفوائد

صاحبِ مرقاۃ نے حیاء کی یہ تعریف کی ہے وَھُوَ خُلُقٌ یَّمْنَعُ الشَّخْصَ مِنَ الْفِعْلِ الْقَبِیْحِ بِسَبَبِ الْاِیْمَانِ [2] یعنی حیاء وہ عادت ہے کہ آدمی کو برے کاموں سے ایمان کے سبب سے روک دے۔ ایمانی حیاء ایک بہت ہی بلند مرتبہ خصلت ہے جو جنت

---

[1] ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، الفصل الاول، الحدیث ۵، ج ۱، ص ۲۲

[2] ......مرقاۃ المفاتیح، تحت الحدیث ۵، ج ۱، ص ۱۴۰

میں لے جانے والے بہت سے اعمال کا دارومدار ہے اسی لیے اس عنوان کی حدیث نمبر۲ میں فرمایا گیا کہ حیاء ایمان کی شاخوں میں سے ایک بہت بڑی شاخ ہے کیونکہ جس مؤمن میں ایمانی حیاء ہوگی وہ تمام گناہوں کے کاموں سے بچتا رہے گا پھر اس کے جنتی ہونے میں کیا شبہ ہے؟ بہرحال حیاء جنت میں لے جانے والی خصلت ہے اس لیے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مؤمن کو ایمانی حیاء کی دولتِ لازوال سے مالا مال فرمائے۔

اب رہا یہ سوال کہ آخر ''حیاء'' ایمان کی بہت بڑی شاخ اور بہت ہی اہم خصلت کیوں کر اور کس طرح ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اعمالِ اسلام کی دو ہی قسمیں ہیں اوامر ونواہی یعنی اچھے کاموں کو کرو اور برے کاموں کو مت کرو اور ظاہر ہے کہ جس مسلمان میں حیاء کی صفت ہوگی وہ تمام برے کاموں سے باز رہے گا تو گویا ''حیاء'' ایمان کی ایک ایسی خصلت ہوگی کہ اس کی وجہ سے بہت سی ایمانی خصلتیں پائی جائیں گی اس لیے یہ بلاشبہ درخت ایمان کی شاخوں میں سے نہایت ہی اہم اور بہت ہی بڑی شاخ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۱﴾ صبر

حدیث:

عَنْ عَلِيٍّ اَلصَّبْرُ ثَلٰثَةٌ فَصَبْرٌ عَلَى الْمُصِيْبَةِ وَصَبْرٌ عَلَى الطَّاعَةِ وَصَبْرٌ عَنِ الْمَعْصِيَةِ فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمُصِيْبَةِ حَتّٰى يَرُدَّهَا بِحُسْنِ عَزَائِهَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَـلٰثَمِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الطَّاعَةِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ سِتَّ مِائَةِ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ تُخُوْمِ الْاَرْضِ اِلٰى مُنْتَهَى الْاَرْضِيْنَ وَمَنْ صَبَرَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ تِسْعَ مِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ

كَمَا بَيْنَ تُخُوْمِ الْاَرْضِ اِلٰى مُنْتَهٰى الْعَرْشِ مَرَّتَيْنِ[1] (کنزالعمال، ج۳،ص۱۵۷)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صبر تین ہیں ﴿۱﴾ مصیبت پر صبر ﴿۲﴾ عبادت پر صبر ﴿۳﴾ گناہ سے صبر، تو جو مصیبت پر صبر کرے یہاں تک کہ مصیبت کو اچھی تسلی سے دور کردے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تین سو درجے لکھ دیتا ہے جس کے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا ہے جتنا کہ زمین و آسمان کے درمیان ہے اور جو عبادت پر صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے چھ سو درجے لکھ دیتا ہے جس کے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا ہے جتنا کہ زمین کی نچلی کیچڑ اور تمام زمینوں کے منتہیٰ کے درمیان فاصلہ ہے اور جو گناہ سے صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نو سو درجے لکھ دیتا ہے جس کے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا ہے جتنا کہ زمین کی نچلی کیچڑوں اور عرش کے منتہیٰ کے درمیان کے دوگنے کے درمیان فاصلہ ہے۔

تشریحات وفوائد

صبر کے معنی ”حَبْسُ النَّفْسِ عَلَى الْمَكَارِهِ “ یعنی نفس کو تکلیفوں کے اوپر روکے رہنا اور کنٹرول میں رکھنا، اب غور کیجئے کہ صبر کی تینوں قسموں پر یہ تعریف صادق آتی ہے۔

﴿۱﴾ ”صَبْرٌ عَلَى الْمُصِيْبَةِ“ ظاہر ہے کہ مصیبت کے وقت نفس میں بڑی بے چینی اور بے قراری پیدا ہوتی ہے اور بعض مرتبہ ایسی بوکھلاہٹ بلکہ جنون و دیوانگی کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے کہ انسان رونے پیٹنے، بال نوچنے اور کپڑے پھاڑنے لگتا ہے اب اسی موقع پر اپنے نفس کو رونے پیٹنے اور جزع وفزع کی حرکتوں سے روکے رہنا یہی ”مصیبت پر صبر کرنا“ ہے۔

---

[1] ...... کنزالعمال، کتاب الاخلاق، الباب الاول، الحدیث ۶۵۱۲، ج۲، الجزء۳، ص۱۱۱

﴿۲﴾ "صَبْرٌ عَلَی الطَّاعَةِ" ظاہر ہے کہ گرمیوں کا روزہ ہو اور آدمی پیاس کی شدت سے بے قرار ہو اور سامنے ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا برف کا شربت رکھا ہوا ہو نفس بار بار شربت کی طرف لپکتا ہے مگر روزہ دار نفس کو روکے ہوئے ہے جو نفس پر گراں اور شاق ہے یہی ''عبادت پر صبر کرنا'' ہے۔

﴿۳﴾ "صَبْرٌ عَنِ الْمَعْصِيَةِ" جوان آدمی ہے، شہوت کا غلبہ شباب پر ہے، زنا کاری کے لیے نفس بے قرار ہے اور کوئی حسین عورت اس کو بدکاری کی دعوت بھی دے رہی ہے مگر پرہیز گار مسلمان اپنے نفس کو روکے ہوئے ہے اور زنا کاری سے بچا ہوا ہے۔ یہی "صَبْرٌ عَنِ الْمَعْصِيَةِ" یعنی ''گناہ سے صبر کرنا'' ہے۔ حدیث میں آپ نے پڑھ لیا کہ صبر کی ان تینوں قسموں کا بڑا درجہ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ o [1] یعنی صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی امداد و نصرت ہوتی ہے اور صابرین کا مددگار اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔

سبحان اللہ! اس سے بڑھ کر صبر کا ثواب و اجر کیا ہوگا؟ کہ خدا عزوجل صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

﴿۵۲﴾ خیر خواہی

حدیث : ۱

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ ثَلٰثَ مِرَارٍ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِکِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِهِمْ [2]

(ترمذی، ج۲، ص۱۴)

......ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔(پ ۲، البقرة :۱۵۳)

......سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی النصیحة، الحدیث ۱۹۳۲، ج۳، ص ۳۷۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے تین مرتبہ یہ فرمایا کہ ''دین خیر خواہی ہے۔'' تو صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کس کی خیر خواہی؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی اور اس کی کتاب کی اور مسلمانوں کے اماموں کی اور عام مسلمانوں کی۔

حدیث: ۲

عَنْ تَمِيْمِ ﹰالدَّارِيِّ مَنْ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِخَمْسٍ لَمْ يُصَدَّ وَجْهُهٗ عَنِ الْجَنَّةِ النُّصْحُ لِلّٰهِ وَلِدِيْنِهٖ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ [1]

(کنز العمال، ج۳، ص۲۳۶)

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو پانچ باتیں لے کر قیامت کے دن آئے گا اس کا چہرہ جنت سے نہیں روکا جائے گا: ﴿۱﴾ اللہ عزوجل کی خیر خواہی۔ ﴿۲﴾ دین کی خیر خواہی۔ ﴿۳﴾ خدا عزوجل کی کتاب کی خیر خواہی۔ ﴿۴﴾ اللہ کے رسول کی خیر خواہی۔ ﴿۵﴾ مسلمانوں کی جماعت کی خیر خواہی۔

تشریحات وفوائد

اللہ تعالیٰ کی خیر خواہی سے مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی ذات و صفات میں شرکت سے بچنا اور اس کی عبادت کرنا اور اس کی نافرمانی اور معصیت سے بچنا۔ اللہ کی کتاب کی خیر خواہی سے مراد قرآن پر ایمان لانا اور اس کی نہایت تعظیم کے ساتھ تلاوت کرنا اور اس کی تعلیمات پر جذبۂ عقیدت اور جوشِ محبت کے ساتھ کاربند ہونا۔ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خیر خواہی کا یہ مطلب ہے کہ صدق دل سے رسول صلی اللہ

[1] ...... کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الاول، الحدیث: ۷۱۹۹، ج۲، الجزء۳، ص۱۶۶

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کرنا اور ان کے ہر امر و نہی کی اطاعت اور ان کی تعظیم و توقیر اور ان کے ادب و احترام اور ان کے حقوق ادا کرنا اور ان کی سنت پر خود عمل کر کے دوسروں کو اُن کی سیرت و سُنّت مبارکہ کی دعوت اور اُن کے دین کی نصرت و حمایت اور نشر و اشاعت میں اپنی طاقت بھر حصہ لینا۔ ائمۂ مسلمین کی خیر خواہی یہ ہے کہ ان کے احکام و فرمودات کی اطاعت کرتے رہنا اور ان کے خلاف خروج و بغاوت نہ کرنا، ان کے جھنڈے کے نیچے جہاد کرنا اور زکوۃ و صدقات کو ان کے دربار تک پہونچانا۔ اور جماعت مسلمین کی خیر خواہی یہ ہے کہ ہر بات میں عام مسلمانوں کی صلاح و فلاح کا خیال رکھا جائے اور کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جس سے مسلمانوں کو ضرر و نقصان پہنچے۔[1] (نواوی شریف شرح مسلم ملخصا، ج۱،ص۵۴)

﴿۵۳﴾ مسلمانوں کی پردہ پوشی

حدیث : ۱

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَۃً مِّنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ یَّسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ فِی الدُّنْیَا یَسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰی مُسْلِمٍ فِی الدُّنْیَا سَتَرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ [2] (ترمذی، ج۲،ص۱۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

---

[1] ...... شرح صحیح مسلم للنووی، ج۱،ص۵۴

[2] ...... سنن الترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی الستر ة...الخ، الحدیث ۱۹۳۷، ج۳، ص۳۷۳

فرمایا ہے کہ جو کسی مسلمان سے ایک تکلیف کو دنیا کی تکلیفوں میں سے دور کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف کو دور فرما دے گا اور جو کسی تنگ دست پر دنیا میں آسانی کر دے تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی فرما دے گا اور جو کسی مسلمان کی دنیا میں پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔

حدیث : ۲

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ لَا یَرٰی اِمْرَؤٌ مِنْ اَخِیْهِ سَیِّئَةً فَیَسْتُرُهَا عَلَیْهِ اِلَّا اُدْخِلَ الْجَنَّةَ (1) (کنز العمال، ج ۳، ص ۱۴۵)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو آدمی اپنے بھائی کی کوئی برائی دیکھ کر اُس کی پردہ پوشی کر دے تو وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

﴿۵۴﴾ رحم و شفقت

حدیث : ۱

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمُکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ اَلرَّحْمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ (2)

(ترمذی، ج ۲، ص ۱۴)

(1) ...... کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الاول، الحدیث: ٦٣٩٤، ج ٢، الجزء ٣، ص ١٠٣

(2) ......سنن الترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی رحمة المسلمین، الحدیث ١٩٣١، ج ٣، ص ٣٧١

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے تم لوگ زمین والوں پر رحم کرو تو تم لوگوں پر آسمان والا رحم فرمائے گا۔ رشتہ داری رحمٰن سے تعلق رکھنے والی ایک شاخ ہے تو جو شخص اس کو ملائے گا اللہ تعالٰی اس کو ملائے گا اور جو شخص اس کو کاٹے گا اللہ عزوجل اس کو کاٹ دے گا۔

حدیث: ۲

عَنْ اَنَسٍ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا رَحِیْمٌ (1) (کنزالعمال، ج۳،ص۶۸)

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ جنت میں رحم کرنے والا ہی داخل ہوگا۔

حدیث: ۳

عَنْ اَنَسٍ مَنْ قَادَ اَعْمٰی اَرْبَعِیْنَ خُطْوَةً لَمْ تَمَسَّ وَجْهَهُ النَّارُ (2)

(کنزالعمال، ج۲۰،ص۲۵۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جو کسی اندھے کو چالیس قدم ہاتھ پکڑ کر چلائے گا اس کے چہرے کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

حدیث: ۴

عَنْ جَرِیْرٍ مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ وَمَنْ لَا یَغْفِرُ لَا یُغْفَرُ لَهٗ وَمَنْ لَا یَتُوْبُ لَا یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِ (3) (کنزالعمال، ج۳،ص۹۴)

---

(1) ...... کنزالعمال، کتاب الاخلاق، الباب الاول، الحدیث: ۵۹۷۱، ج۲، الجزء۳، ص۶۸

(2) ...... کنزالعمال، کتاب المواعظ...الخ، الباب الاول، الحدیث۴۳۱۲۸، ج۸، الجزء۱۵، ص۳۳۴

(3) ...... کنزالعمال، کتاب الاخلاق، الباب الاول، الحدیث: ۵۹۶۳، ج۲، الجزء۳، ص۶۸

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو رحم نہیں کرے گا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا اور جو خطا نہیں بخشے گا اس کی خطا نہیں بخشی جائے گی اور جو توبہ نہیں کرے گا اس کی توبہ نہیں قبول کی جائے گی۔

تشریحات وفوائد

﴿۱﴾ رحم وشفقت اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہے۔ رحم اپنے رشتہ داروں، آدمیوں، جانوروں، سب کے ساتھ اچھا ہے یہاں تک کہ جن چیزوں کو قتل کرنے کا حکم ہے ان کے بارے میں بھی یہ حکم ہے کہ ان کو بے رحمی کے ساتھ مت قتل کرو بلکہ رحم وشفقت اور اچھائی کے ساتھ قتل کرو۔

﴿۲﴾ اس عنوان کی حدیث نمبر ۴ میں جو یہ ہے کہ ''جو رحم نہیں کرے گا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔'' اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ دنیا میں جو آدمی لوگوں پر رحم نہیں کرے گا دنیا میں اس پر بھی کوئی رحم کرنے والا نہیں ہوگا۔

چنانچہ تاریخ اس قسم کے واقعات کی شاہد ہے کہ بڑے بڑے خونخوار ظالموں کا اس دنیا میں یہ انجام ہوا ہے کہ وہ مجبور و لاچار ہو کر در بدر لوگوں سے رحم و کرم کی بھیک مانگتے مانگتے مر گئے مگر کوئی ان پر ترس کھا کر رحم کرنے والا نہیں ملا۔

اور دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ جو دنیا میں لوگوں پر رحم نہیں کرے گا قیامت کے دن اللہ عزوجل بھی اس پر رحم نہیں فرمائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۵﴾ سخاوت

سخاوت بھی جنت میں لے جانے والے اعمال میں بہت ممتاز عمل ہے اس کے بارے میں بھی چند حدیثوں کی تجلیاں دیکھئے۔

حدیث : ۱

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِیُّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ (1) (ترمذی، ج۲،ص۱۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سخی! اللہ عزوجل سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، تمام لوگوں سے قریب ہے، جہنم سے دور ہے اور کنجوس! اللہ عزوجل سے دور ہے، جنت سے دور ہے، تمام لوگوں سے دور ہے، جہنم سے قریب ہے اور جاہل سخی عابد بخیل سے زیادہ اللہ عزوجل کو پیارا ہے۔

حدیث : ۲

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ فَمَنْ کَانَ سَخِیًّا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ یَتْرُکْهُ الْغُصْنُ حَتّٰی یُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِی النَّارِ فَمَنْ کَانَ شَحِیْحًا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ یَتْرُکْهُ الْغُصْنُ حَتّٰی یُدْخِلَه النَّارَ (2) (مشکوٰۃ، ج۱،ص۱۶۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سخاوت جنت میں ایک درخت ہے تو جو شخص (دنیا میں) سخی ہوگا وہ اس درخت کی ایک شاخ کو پکڑے گا تو وہ شاخ اس کو نہیں چھوڑے گی یہاں تک کہ اس کو جنت میں داخل کردے گی اور بخیلی جہنم میں ایک درخت ہے تو جو شخص (دنیا میں) بخیل

......سنن الترمذی، کتاب البر والصلة،باب ماجاء فی السخاء،الحدیث۱۹۶۸،ج۳، ص۳۸۷

......مشکاۃالمصابیح، کتاب الزکاۃ،باب الانفاق...الخ،الحدیث:۱۸۸۶،ج۱، ص۳۵۸

ہوگا وہ اس درخت کی ایک شاخ پکڑے گا تو وہ شاخ اس کونہیں چھوڑے گی یہاں تک کہ اس کو دوزخ میں ڈال دے گی۔

حدیث:۳

عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خِبٌّ وَّلَا بَخِیْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ۔رواہ الترمذی [1] (مشکوٰۃ،ج۱،ص۱۶۵)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں کمینی خصلت والا اور کنجوس اور احسان جتانے والا نہیں داخل ہوگا۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حدیث:۴

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ [2] (مشکوٰۃ،ج۱،ص۶۵)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتیں مؤمن میں جمع نہیں ہوں گی کنجوسی اور بداخلاقی۔

تشریحات وفوائد

﴿۱﴾ احادیث مذکورہ بالا اور دوسری حدیثوں سے ظاہر ہے کہ سخاوت اللہ تعالیٰ کو بہت پسند اور کنجوسی بہت ہی ناپسند ہے اور اللہ تعالیٰ سخی کو جنت عطا فرمادے گا اور کنجوس کو جہنم میں بھیج دے گا۔

---

[1] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الزکاۃ،باب الانفاق...الخ،الحدیث:۱۸۷۳،ج۱، ص۳۵۵

[2] ......سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ،باب ماجاء فی البخل،الحدیث۱۹۶۹،ج۳، ص۳۸۷

﴿۲﴾ اس عنوان کی حدیث نمبر ۳ میں جو یہ آیا ہے کہ لُچے، کنجوس، احسان جتانے والے جنت میں داخل نہیں ہوں گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک یہ لوگ ان تینوں صفتوں کے ساتھ آلودہ رہیں گے جنت میں نہیں جائیں گے اور جب یہ لوگ بُری خصلتوں سے پاک ہوجائیں گے تو جنت میں جائیں گے اور اِن بری خصلتوں سے پاک ہونے کی دو صورتیں ہیں یا تو مرنے سے پہلے ان بری خصلتوں سے سچی توبہ کرلیں یا یہ کہ جہنم میں یہ لوگ اپنے گناہوں کے برابر جل لیں بہرحال جب توبہ کرکے یا اپنے گناہوں کے برابر جہنم میں جل کر اِن بری خصلتوں سے پاک ہوجائیں گے تو پھر صاحب ایمان ہونے کی وجہ سے جنت میں جائیں گے۔

﴿۳﴾ اس عنوان کی حدیث نمبر ۴ کا یہ مطلب ہے کہ مؤمن میں کنجوسی اور بداخلاقی یہ دونوں بری خصلتیں بہ یک وقت جمع نہیں ہوں گی مؤمن اگر ''کنجوس'' ہوگا تو ''بداخلاق'' نہیں ہوگا اور اگر ''بداخلاق'' ہوگا تو ''کنجوس'' نہیں ہوگا اور جس مسلمان کو دیکھو کہ کنجوس بھی ہے اور بداخلاق بھی تو اس حدیث کی روشنی میں یہ سمجھ لو کہ اس شخص کے ایمان میں کچھ نہ کچھ فتور ضرور ہے۔

﴿۴﴾ بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی اپنے بندوں کی سخاوت اور کنجوسی کا امتحان بھی لیا کرتا ہے اس لیے جب کوئی سائل تمہارے دروازے پر آئے تو ہمیشہ اس کا خیال رکھو کہ کہیں خداعزوجل کی طرف سے میرا امتحان تو نہیں ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں ہم یہاں اندھے، گنجے، کوڑھی کے امتحان والی حدیث کا ترجمہ تحریر کرتے ہیں جو بہت ہی عبرت خیز اور نصیحت آموز ہے۔

حدیث الابرص والاقرع والاعمٰی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کے تین آدمی ایک کوڑھی برص والا، دوسرا گنجا، تیسرا اندھا، اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کے امتحان کا ارادہ فرمایا تو ان تینوں کے پاس ایک فرشتہ کو بھیج دیا چنانچہ وہ فرشتہ سب سے پہلے برص والے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ دنیا میں تم کو سب سے زیادہ کون سی چیز محبوب ہے؟ تو اس نے کہا کہ اچھا رنگ، اچھی کھال اور میری یہ بیماری چلی جائے جس کی وجہ سے تمام لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔ یہ سن کر فرشتے نے اس کے بدن پر ہاتھ پھیر دیا تو ایک دم اس کا مرض دفع ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بہترین رنگ اور بہترین کھال عطا فرمادی پھر فرشتے نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کون سا سامان پسند ہے؟ تو اس نے کہا کہ ''اونٹ'' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو ایک گابھن اونٹنی عطا کر دی گئی اور فرشتہ یہ کہہ کر اس کے پاس سے چل دیا کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت عطا فرمائے۔

پھر یہ فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور کہا کہ دنیا میں تم کو سب سے زیادہ کون سی چیز محبوب ہے؟ تو اس نے کہا کہ حسین بال اور میری یہ بیماری چلی جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ یہ سن کر فرشتے نے اس کے اوپر ہاتھ پھیرا تو دم زدن میں اس کی بیماری جاتی رہی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو نہایت ہی حسین بال عطا کر دیئے گئے۔ اس کے بعد فرشتے نے پوچھا کہ تمہیں کون سا مال پسند ہے؟ تو اس نے کہا کہ ''گائے'' تو اس کو ایک گابھن گائے عطا کر دی گئی اور فرشتہ یہ کہہ کر چل دیا کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے۔

اس کے بعد یہ فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور کہا کہ دنیا میں تم کو کون سی چیز سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تو اس نے کہا کہ بس یہی کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی کو واپس

عطا فرما دے تا کہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ یہ سن کر فرشتے نے اس کے اوپر ہاتھ پھرا دیا تو فوراً ہی بینا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی واپس لوٹا دی۔ پھر فرشتے نے کہا کہ تم کو کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ تو اس نے کہا کہ ''بکری'' تو اس کو ایک گابھن بکری عطا کر دی گئی پھر اونٹنی، گائے، بکری تینوں نے بچے دیئے اور ان میں اس قدر برکت ہوئی کہ کوڑھی کے پاس ایک میدان بھر کر اونٹ ہو گئے۔ اور گنجے کے پاس ایک میدان بھر کر ''گائیں'' ہو گئیں اور اندھے کے پاس ایک میدان بھر کر بکریاں ہو گئیں، پھر کچھ دنوں کے بعد یہی فرشتہ برص والے کوڑھی کے پاس اپنی اُسی شکل وصورت میں آیا جس شکل وصورت میں پہلی مرتبہ آیا تھا اور آ کر اس نے کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں اور میرے سفر کے تمام ذرائع ختم ہو چکے ہیں اب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مجھے وطن میں پہونچانے والا نہیں ہے میں تم سے اس اللہ کے نام پر جس نے تمہیں اچھا رنگ اور خوبصورت چمڑا اور اونٹ کی دولت عطا کی ہے، ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں کہ اس کے ذریعے میں اپنا سفر تمام کرلوں۔ یہ سن کر کوڑھی نے جواب دیا کہ مجھ پر بہت سے حقوق ہیں (یعنی بہت سے لوگوں کو اور بہت سے کاموں میں دینا ہے) فرشتے نے کہا کہ میں تم کو پہچانتا ہوں کہ کیا تم کوڑھی نہیں تھے؟ کہ تمہارے برص کی وجہ سے تمام لوگ تم سے نفرت اور گھن کرتے تھے اور تم فقیر تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیماری دور کر کے تمہیں مال عطا فرما دیا یہ سن کر کوڑھی نے کہا کہ مجھے تو یہ مال اپنے بزرگوں سے میراث میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو تو اللہ تعالیٰ پھر تمہیں ویسا ہی کر دے جیسے کہ تم پہلے تھے۔

پھر وہ فرشتہ اپنی صورت میں گنجے کے پاس آیا اور ویسے ہی سوال کیا جیسے کہ

کوڑھی سے کیا تھا اور گنجے نے بھی وہی جواب دیا جو کوڑھی نے دیا تھا تو فرشتہ اس کے پاس سے بھی یہی کہہ کر چل دیا کہ اگر تو جھوٹ بول رہا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر تجھے ویسا ہی کر دے جیسا کہ تو پہلے تھا۔

اس کے بعد یہ فرشتہ اپنی پہلی ہی شکل وصورت میں اندھے کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں اور مسافر ہوں میرے سفر کے تمام ذرائع ختم ہو چکے ہیں اب اللہ کی مدد کے سوا میرے وطن پہنچنے کی کوئی صورت ہی نہیں ہے میں تم سے اُس اللہ کے نام پر جس نے دوبارہ تم کو بینائی عطا کی ایک بکری مانگتا ہوں کہ اس کو میں اپنے وطن پہنچنے کا ذریعہ بناؤں، یہ سن کر اندھے نے کہا کہ جی میں تو اندھا تھا تو اللہ نے مجھے دوبارہ بینائی عطا فرمادی (تم نے اللہ عزوجل کے نام پر سوال کیا ہے) تو اس میدان میں میری جتنی بکریاں ہیں ان میں سے جتنی چاہو تم لے جاؤ اور جتنی چاہو چھوڑ جاؤ خدا کی قسم تم اللہ عزوجل کے نام پر جتنی بھی لے لو گے میں تم سے اس کا مطالبہ کر کے تمہیں مشقت میں نہیں ڈالوں گا۔

یہ سن کر فرشتہ نے کہا کہ تم اپنا مال اپنے پاس ہی رکھو تم تینوں کا امتحان لیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ تم سے خوش ہو گیا اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہو گیا۔[1]

اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ، ج۱، ص۱۶۵)

گوشت پتھر ہو گیا

اسی طرح ایک دوسری حدیث بھی بہت ہی عبرت ناک اور رقت انگیز ہے جس کے راوی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کا بیان

[1] ......صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث ابرص...الخ، الحدیث ٣٤٦٤، ج ٢، ص ٤٦٣

ہے کہ اُم المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کسی نے ہدیہ میں ایک بوٹی گوشت بھیجا تو چونکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو گوشت بہت پسند تھا اُم المؤمنین نے خادمہ سے کہا کہ اس گوشت کو گھر میں رکھ دو شاید نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اس کو کھائیں۔ چنانچہ خادمہ نے اس گوشت کو گھر کے طاق میں رکھ دیا اس کے بعد ایک سائل آیا اور دروازے پر یہ صدا لگائی کہ صدقہ دو اللہ عزوجل تم گھر والوں کو برکت دے۔ یہ سن کر گھر والوں نے کہہ دیا کہ اے سائل! اللہ عزوجل تم کو برکت دے یہ سن کر سائل چلا گیا پھر اس کے بعد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم مکان میں داخل ہوئے اور فرمایا کہ اے اُمِ سلمہ! تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے کہ میں اس کو کھاؤں تو حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نوکرانی سے فرمایا کہ تم جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے لیے وہ گوشت لاؤ تو نوکرانی گئی لیکن اس طاق میں اس کو ایک چکنے پتھر کے ٹکڑے کے سوا اور کچھ بھی نہیں ملا اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں نے فقیر کو گھر میں گوشت ہوتے ہوئے نہیں دیا اور واپس لوٹا دیا تو وہ گوشت پتھر ہو گیا۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں روایت فرمایا ہے۔[1] (مشکوٰۃ، ج۱ص۱۶۶)

﴿۵۶﴾ توکل

حدیث:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِىْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ متفق عليه [2] (مشکوٰۃ، ج۲،ص۴۵۲)

......مشكاة المصابيح، كتاب الزكاة، باب الانفاق...الخ، الحديث: ۱۸۸۰، ج ۱، ص ۳۵۷

......مشكاة المصابيح، كتاب الرقاق، باب التوكل والصبر، الحديث: ۵۲۹۵، ج ۲، ص ۲۶۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت میں میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے داخل ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کراتے ہیں اور بدشگونی نہیں لیتے ہیں اور اپنے پروردگار عزوجل ہی پر توکل کرتے ہیں۔ یہ حدیث بخاری و مسلم میں ہے۔

تشریحات وفوائد

بیماریوں میں قرآنی آیتوں اور دعاؤں کے ذریعے گنڈہ تعویذ کرنا کرانا اور جھاڑ پھونک کرانا اور دوا علاج کرانا جائز ہے لیکن متوکلین کی جماعت جو صرف اللہ عزوجل پر توکل کرتے ہیں اور ہر قسم کے تعویذ گنڈوں اور دواؤں سے قطع تعلق رکھتے ہیں اس حدیث میں انہی بزرگوں کا تذکرہ ہے جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۷﴾ چھ عمل پر جنت کی گارنٹی

حدیث:

عَـنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَضْمِنُوْا لِیْ سِتًّـا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُمْ وَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَیْدِیَكُمْ (1)

(مشکوٰۃ، ج۲، ص۴۱۵)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ میرے لیے اپنی ذاتوں کی طرف سے چھ چیزوں کی ذمہ داری قبول

(1)......مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان...الخ، الحدیث ۴۸۷۰، ج۲، ص۱۹۷

کرلوتو میں تم لوگوں کے لیے جنت کی ذمہ داری قبول کرلوں گا۔﴿۱﴾جب بات کرو تو سچ بولو۔﴿۲﴾جب وعدہ کروتو پورا کرو۔﴿۳﴾جب تم امین بنائے جاؤ تو امانت کو ادا کرو۔﴿۴﴾اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو﴿۵﴾اپنی نگاہوں کو نیچی رکھو۔﴿۶﴾اپنے ہاتھوں کو گناہ کے کاموں سے روکے رکھو۔

تشریحات وفوائد

یہ سب اعمال الگ الگ بھی جنت میں لے جانے والے اعمال ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ ہم پہلے صفحات میں تحریر کر چکے ہیں مگر اس حدیث میں مجموعی طور پر ان چھ اعمال کی ذمہ داری قبول کرنے پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے جنت کی گارنٹی دی ہے۔اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

﴿۵۸﴾ تکلیفوں کے بدلے جنت

حدیث:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ۔متفق علیه (1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم شہوتوں سے ڈھانپی ہوئی ہے اور جنت تکلیفوں سے ڈھانپی ہوئی ہے۔یہ حدیث بخاری ومسلم میں ہے۔

تشریحات وفوائد

مطلب یہ ہے کہ جہنم تک نہیں پہنچ سکتے مگر شہوتوں کے مرتکب بن کر اور جنت

(1)......مشکاۃ المصابیح، کتاب الرقاق،الفصل الاول،الحدیث:۵۱۶۰،ج۲، ص۲۴۲

تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تکلیفوں کے مرتکب نہیں ہوں گے۔

تکلیفوں سے مُراد قسم قسم کی عبادتوں کی محنتیں اور تکلیفیں، نیز مصائب اور طاعات پر صبر کی کلفتیں ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہر قسم کی تکلیفوں پر صبر کی جزاء جنت ہے تو گویا جنت تکلیفوں سے گھری ہوئی ہے کہ مسلمان جب تکلیفوں کی منزلوں کو صبر کے ساتھ طے کر لیتا ہے تو جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۵۹﴾ مفلسی اور فقیری

حدیث : ۱

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ [1] (مشکوٰۃ، ج۲،ص۴۴۶)

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو عام طور پر جنت میں داخل ہونے والے مسکین لوگ تھے۔

حدیث : ۲

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ [2] (مشکوٰۃ، ج۲،ص۴۴۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ فقیر لوگ مالداروں سے پانچ سو برس پہلے جنت میں

---

[1] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الرقاق،باب فضل الفقراء...الخ،الحدیث:۵۲۳۳،ج۲، ص۲۵۳

[2] ......مشکاۃالمصابیح، کتاب الرقاق،باب فضل الفقراء...الخ،الحدیث:۵۲۴۳،ج۲، ص۲۵۵

داخل ہوں جائیں گے جو آخرت کا آدھا دن ہے۔

تشریحات وفوائد

مؤمن کی مفلسی اورغریبی یہ خداوند قدوس کی طرف سے مؤمن بندوں کا امتحان ہے اگر مسلمان صبر کے ساتھ اس امتحان میں کامیاب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُس مفلس وغریب مسلمان کو مالداروں سے پانچ سو برس پہلے ہی جنت میں داخل فرمادے گا۔آخرت کا ایک دن دنیا کے ہزار برس کے برابر ہوگا اس لیے پانچ سو برس میں آخرت کا آدھا دن ہوگا۔واللہ تعالیٰ اعلم

﴿۶۰﴾ صالحین کی خدمت

حدیث:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفُّ اَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِیْ اَنَا الَّذِیْ سَقَيْتُكَ شَرْبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَنَا الَّذِیْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءً فَيَشْفَعُ لَهٗ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ۔رواه ابن ماجه (1) (مشکوٰۃ،ج۲،ص۴۹۴)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جہنمی لوگ ایک قطار میں کھڑے کیے جائیں گے تو ایک جنتی آدمی کا ان لوگوں کے پاس گزر ہوگا تو جہنمیوں میں سے ایک آدمی اُس سے کہے گا کہ اے فلاں! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ میں وہی ہوں کہ آپ کو شربت پلایا تھا اور کوئی جہنمی کہے گا کہ میں وہی ہوں کہ آپ کو وضو کا پانی دیا تھا تو وہ جنتی اُس جہنمی کی شفاعت

......مشكاة المصابيح، كتاب احوال القيامة...الخ، باب الحوض...الخ، الحديث ٥٦٠٤، ج٢، ص ٣٢٧

کرے گا اور اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔اس حدیث کو ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

تشریحات وفوائد

صالحین یعنی علمائے ملت و مشائخ کے ساتھ عقیدت و محبت اور اِن حضرات کی مخلصانہ خدمت دونوں جہاں میں خیر و برکت کا باعث اور قیامت کے لئے بہترین سامانِ آخرت ہے۔آپ نے حدیث میں پڑھ لیا کہ ایک گھونٹ شربت یا پانی پلانے والے اور وضو کے لیے پانی دینے والے آدمی کو صالحین کی اتنی ہی سی خدمت کی بناء پر ایک نیک بندے کی شفاعت سے جنت مل گئی اور جہنم سے ہمیشہ کے لیے رہائی حاصل ہوگئی۔حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

شنیدم کہ در روز امید و بیم   بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

یعنی میں نے سُنا ہے کہ قیامت کے دن خداوندِ کریم بہت سے گناہگاروں کو نیکوں کی وجہ سے بخش دے گا۔فقط۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡ اِلَّا بِاللّٰہِ وَھُوَ حَسۡبِیۡ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ بِرَحۡمَتِہٖ وَھُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ۔

تمت بالخیر

دُعا

اے خداوند جہاں اے کردگار | تیری رحمت کا ہوں میں امیدوار
گو کہ میں اک بندۂ ناکارہ ہوں | بیکس و مجبور ہوں بے چارہ ہوں
تیری رحمت سے مگر دل شاد ہوں | نعمتوں کے باغ کا شمشاد ہوں
تو نے ایسا فضل مجھ پر کردیا | رحمتوں سے میرا دامن بھر دیا
میری قسمت اس طرح نوری ہوئی | یہ ''بہشتی کنجیاں'' پوری ہوئی
کس زبان سے شکر تیرا ہو ادا | میں تیرا بندہ ہوں تو میرا خدا
اے خدا جب تک رہیں لیل و نہار | دو جہاں میں ہو یہ میری یادگار
غنچۂ امید کھل کر پھول ہو | نور کی سرکار میں مقبول ہو
آنکھ روشن پڑھ کے ہر دل سیر ہو | اور میرا خاتمہ بالخیر ہو
ہوں مرے ماں باپ یارب جنتی | از طفیل ''رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ''
میرے سب استاد بھی احباب بھی | جنۃ الفردوس پاجائیں سبھی

کر دعائے اعظمیؔ یارب قبول
بہر اصحابِ نبی آلِ رسول

مآخذ ومراجع

نام کتاب	مصنف	مطبوعہ
تفسیر روح البیان	الامام الشیخ اسماعیل حقی البروسوی ۱۱۳۷ھ	کوئٹہ
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیة بیروت
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری ۲۶۱ھ	دارابن حزم بیروت
سنن الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسی الترمذی ۲۷۹ھ	دارالفکربیروت
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی
سنن النسائی	امام ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی ۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیة بیروت
سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللّٰہ محمد بن یزید القزوینی ۲۷۳ھ	دارالمعرفة بیروت
المسند	الامام احمد بن حنبل ۲۴۱ھ	دارالفکربیروت
المستدرک للحاکم	امام ابو عبداللّٰہ محمد بن عبداللّٰہ نیشاپوری ۴۰۵ھ	دارالمعرفة بیروت
المؤطا	الامام الحافظ مالک بن انس ۱۷۹ھ	دار المعرفة بیروت
سنن الدارمی	الامام الحافظ عبد اللہ بن عبدالرحمن الدارمی ۲۵۵ھ	باب المدینہ
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی
الجامع الصغیر	امام ابو عبدالرحمن جلال الدین سیوطی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیة بیروت
کنزالعمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیة بیروت
شعب الایمان	امام ابوبکراحمد بن الحسین البیهقی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیة بیروت
شرح السنة	امام حسین بن مسعود بغوی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیة بیروت
مشکاة المصابیح	الشیخ ولی الدین ابی عبداللّٰہ محمد بن عبداللّٰہ ۷۴۱ھ	دارالکتب العلمیة بیروت
مرقاة المفاتیح	نورالدین علی بن سلطان (ملاعلی قاری) ۱۰۱۴ھ	دارالفکربیروت
شرح صحیح مسلم	الشیخ محی الدین ابو زکریا یحی بن شرف النواوی ۶۷۶ھ	افغانستان
اشعة اللمعات	شیخ عبد الحق محدث الدهلوی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ
دلائل النبوة	الامام ابی بکر احمد بن الحسین البیهقی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیة بیروت
مکاشفة القلوب	حجةالاسلام امام محمد بن محمد الغزالی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیة بیروت
شرح المقاصد	الامام العلامة مسعود بن عمر التفتازانی ۷۹۳ھ	دار الکتب العلمیة بیروت
قصیدہ بردہ	الشیخ الامام محمد شرف الدین البوصیری ۶۹۲ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 127 کتب

شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالی علیہ

اردو کتب:

1......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (حصہ اول) (کل صفحات 250)

2......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِم) (کل صفحات:199)

3......دعاء کے فضائل (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهٗ ذَيْلُ الْمُدَّعَا لِأَحْسَنُ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:140)

4......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)

5......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (إِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِيْ) (کل صفحات:100)

6......ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہیدِ ایمان) (کل صفحات:74)

7......ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ إِثْبَاتِ هِلَالِ) (کل صفحات:63)

8......ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَةُ) (کل صفحات:60)

9......شریعت و طریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِإِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)

10......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيدِ فِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْدِ) (کل صفحات:55)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اعجب الامداد) (کل صفحات 50)

12......معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات:41)

13......راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

14......اولاد کے حقوق (مشعلۃ الارشاد) (کل صفحات 31)

عربی کتب:

15، 16، 17، 18......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّالْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع) (کل صفحات:570، 672، 713، 650)

19...... اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّةِ (کل صفحات:93) 20...... تَمْهِيْدُ الْإِيْمَان ۔ (کل صفحات:77)

21...... كِفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمُ (کل صفحات:74) 22...... اَجْلَى الْإِعْلَام (کل صفحات:70)

23......اِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (کل صفحات:60) 24...... اَلْإِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة (کل صفحات:62)

25......اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِيْ (کل صفحات:46)

﴿شعبہ تراجمِ کتب﴾

1...... جہنم میں لے جانے والے اعمال .جلد اول (الزواجرعن اقتراف الکبائر) (کل صفحات:853)

2......جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات:743)

3......احیاء العلوم کا خلاصہ (لباب الاحیاء) (کل صفحات:641)

4......عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم،حصہ اول) (کل صفحات:412)

5......آنسوؤں کا دریا (بَحْرُالدُّمُوْع) (کل صفحات:300)

6...... الدعوۃ الی الفکر (کل صفحات:148)

7......نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّةُالْعُیُوْنِ وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات:138)

8......مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روشن فیصلے (اَلبَاھِرُفِی حُکْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاھِر) (کل صفحات:112)

9......راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات :102)

10...... دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّھْدُوَ قَصْرُالْاَمَل) (کل صفحات:85)

11......حسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:74)

12......بیٹے کو نصیحت (اَیُّھَاالْوَلَد) (کل صفحات:64)

13...... شاہراہ اولیاء (مِنْھَاجُ الْعَارِفِیْنَ) (کل صفحات:36)

14......سایۂ عرش کس کس کو ملے گا..؟ (تَمْھِیْدُ الْفَرْشِ فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ) (کل صفحات:28)

﴿شعبہ درسی کتب﴾

1...... اتقان الفراسة شرح دیوان الحماسه (کل صفحات: 325)

2......نصاب الصرف (کل صفحات:343)

3...... اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات:299)

4......نحو میر مع حاشیه نحو منیر (کل صفحات:203)

5......دروس البلاغة مع شموس البراعة (کل صفحات:241)

6......گلدسته عقائد و اعمال (کل صفحات : 180)

7...... مراح الارواح مع حاشیةضیاء الاصباح (کل صفحات:241)

8......نصاب التجوید (کل صفحات:79)

9......نزهة النظر شرح نخبة الفكر (كل صفحات:175)

10......صرف بهائى مع حاشيه صرف بنائى (كل صفحات :55)

11 ......عناية النحو فى شرح هداية النحو (كل صفحات:175)

12......تعريفاتِ نحويه (كل صفحات:45)

13......الفرح الكامل شرح مئة عامل (كل صفحات: 158)

14......شرح ماية عامل (كل صفحات:44)

15......الاربعين النووية فى الأحاديث النبوية (كل صفحات:155)

16...... المحادثة العربية (كل صفحات:101)

﴿شعبہ تخریج﴾

1......بہارِ شریعت، جلد اوّل (حصہ اول تا ششم، کل صفحات 1360)

2......جنتی زیور (کل صفحات:679)

3......عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:422)

4......بہارِ شریعت (سولھواں حصہ، کل صفحات 312)

5......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات:274)

6......علم القرآن (کل صفحات:244)

7......جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)

8......اسلامی زندگی (کل صفحات:170)

9......تحقیقات (کل صفحات:142)

10......اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)

11......آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)

12......اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)

13 ......کتاب العقائد (کل صفحات:64)

14......اُمہات المؤمنین (کل صفحات:59)

15 ...... اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56)

16...... حق وباطل کا فرق (کل صفحات:50)

17 تا 23......فتاویٰ اہلِ سنت (سات حصے)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

1......ضیائے صدقات (کل صفحات:408)

2......فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)

3......رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255)

4 ......انفرادی کوشش (کل صفحات:200)

5...... نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات:196)

6 ......تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)

﴿شعبہ امیر اھسلنت دامت برکاتھم العالیہ﴾

﴿شعبہ مدنی مذاکرہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مدنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مدنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ، کالج روڈ۔ فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net